ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوت اسلامی) میں ماہِ ربیعُ الآخر کی مناسبت سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ

ربیعُ الآخر کے 42 مضامین

For Download Visit:
www.dawateislami.net

پیش کش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوت اسلامی)

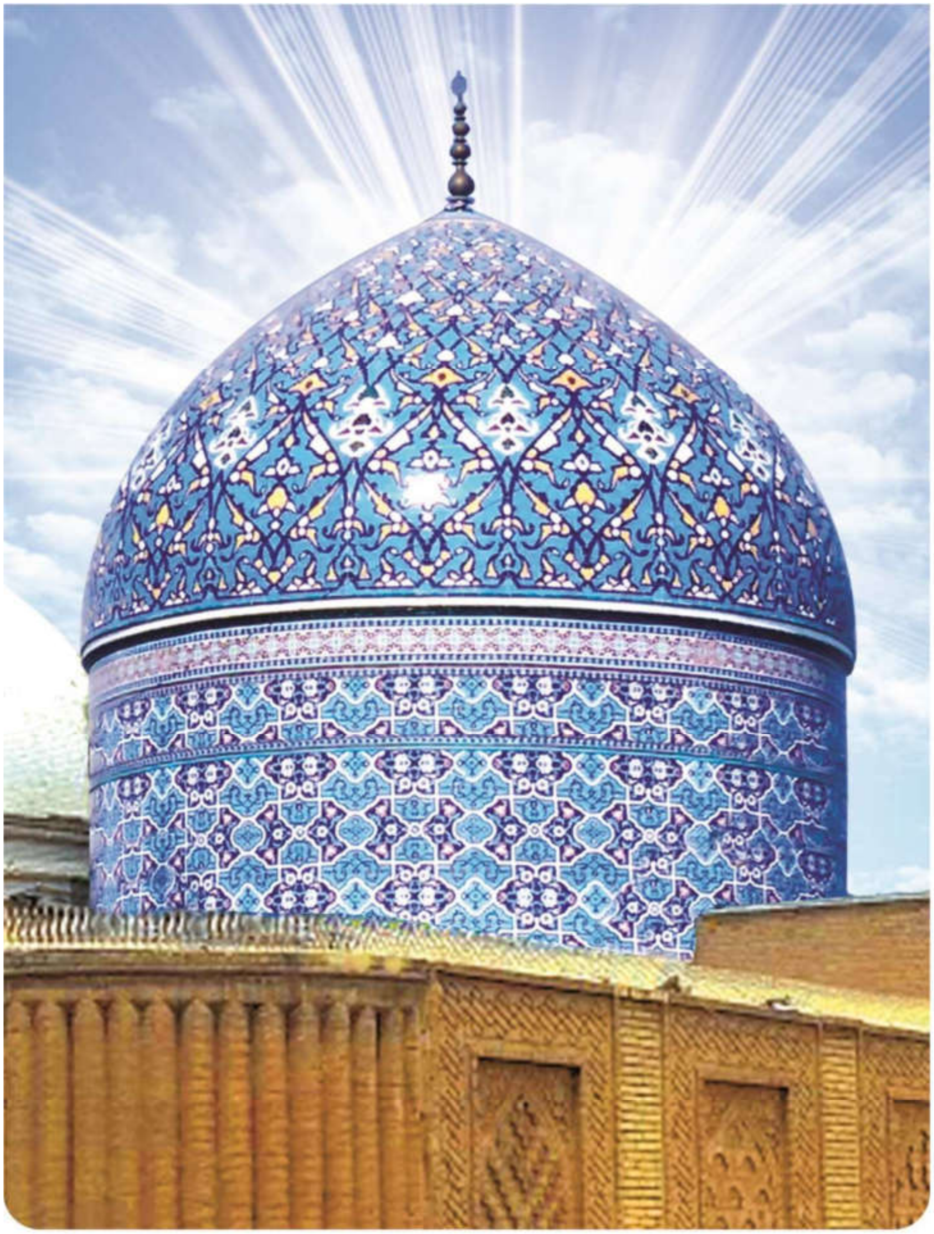

پہلے اسے پڑھئے

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ جب قمری مہینوں کے نام رکھے گئے تب ربیع الآخر کا مہینا موسمِ بہار کے آخر میں پڑتا تھا لہٰذا اسے ربیعُ الآخر نام دیا گیا۔

(غیاث اللغات، باب رائے مہملہ، ص295)

اہلِ اسلام کے نزدیک ربیعُ الآخر سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے بہت معروف ہے کیونکہ اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا۔ (مرآۃ الاسرار (مترجم)، ص571، تاریخ مشائخ قادریہ،1/171)

اس لئے عاشقانِ اولیا حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس ماہ کو ”گیارھویں شریف“ کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (Sale) کا ایک فی صد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم دو فی صد نکالے اور ماہانہ گیارھویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی روزی میں برکت ہو گی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربیع الآخر1440ھ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول اور عاشقانِ اولیا کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ذریعے اولیاء اللہ کی تعلیمات اور شان و عظمت کا پیغام دنیا بھر میں عام کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یوں تو ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ہر شمارہ میں ہی اولیائے امت اور مشائخ عظام کے ملفوظات، تعلیمات، زہد و تقویٰ اور خوفِ خدا و عشقِ رسول پر مشتمل مضامین شامل ہوتے ہیں لیکن ربیعُ الآخر کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں خصوصی طور پر حُضور غوثِ پاک اور اولیائے کرام کی شان

www.dawateislami.net

وعظمت پر لکھا جاتا ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے لئے ایک یہ اعزاز بھی ہے کہ اس کا سب سے پہلا شمارہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ربیعُ الآخر 1438ھ ہی میں شائع ہوا تھا۔

ربیعُ الآخر 1442ھ کے موقع پر عاشقانِ اولیا کی قلبی تسکین اور علمی نفع کے لئے مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی طرف سے یہ اقدام کیا گیا ہے کہ تادمِ تحریر (یعنی 23 ربیعُ الاوّل 1442ھ تک) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں ربیعُ الآخر کی مناسبت سے شائع ہونے والے تمام مضامین، شرعی سوالات اور دلچسپ معلومات کو 71 صفحات پر یکجا کرکے پیش کیا جارہا ہے۔ اس مجموعہ میں اِنْ شَآءَ اللہ آپ

❁ منقبتِ غوثِ اعظم ❁ شانِ اولیاء قراٰن و حدیث کی روشنی میں ❁ سیرتِ غوثِ اعظم ❁ شانِ غوثِ اعظم ❁ بیعت و طریقت ❁ نصائح غوثِ پاک ❁ عقائد و معمولاتِ اہلِ سنّت اور شرعی احکام ❁ تذکرۂ صالحین و صالحات ❁ اَوراد و وظائف ❁ اور متفرق

جیسے 10 اہم عنوانات کے تحت 42 مضامین و مختصر ٹیبلز کا مطالعہ کریں گے۔

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

❁ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ❁ عوام و خواص کے لئے قراٰنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح ❁ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد و معلومات ❁ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، فضائل اور خصائص ❁ علمی، شرعی، اخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات ❁ اولیائے کرام کی تعلیمات و ملفوظات ❁ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب ❁ معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج ❁ معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ❁ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات ❁ بچّوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج ❁ خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سسرالی اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی رہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور تین زبانوں (اُردو، انگلش اور گجراتی) میں شائع ہونے والے میگزین ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے:

Call/WhatsApp

+92313-1139278

ناظم ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی
23 ربیع الاوّل 1442ھ
10-NOV-2020

www.dawateislami.net

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	منقبت غوث اعظم	
1.	طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث	06
	شان اولیا قرآن وحدیث کی روشنی میں	
2.	شان ولی	07
3.	اولیاء کرام کا تقوی	09
4.	دِلوں کی حالتیں	11
5.	جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے	13
6.	اعلان جنگ	15
7.	کرامات اولیاء کا ثبوت	17
	سیرت غوث اعظم	
8.	غوث اعظم کون ہیں؟	19
9.	امی کی نصیحت	20
10.	غوث پاک اور علم دین	21
11.	پیران پیر کی ادائیں	22
12.	سیرت غوث پاک پر کتب ورسائل کا تعارف	23
	شان غوث اعظم	
13.	سب غوثوں کے غوث	24
14.	سلطان الاولیاء غوث اعظم	25
15.	غوث اعظم سب سے آگے	27

www.dawateislami.net

.16	غوث اعظم بحیثیت معلم	28
.17	غوث اعظم بطور خیر خواہ	30
.18	غوث اعظم کی تین کرامات	31
.19	ڈوبی کشتی کنارے لگی	33
.20	مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ	34
.21	بَہْجَت اس سر کی ہے جو بَہْجَۃُ الْاَسْرَار میں ہے	35
.22	اشعار کی تشریح	36

بیعت و طریقت

.23	مرید کو کیسا ہونا چاہئے	37
.24	ایک بندہ دو پیروں کی بیعت کر سکتا ہے؟	39
.25	کیا عورت پیر بن سکتی ہے؟	41
.26	دلوں پر حکومت	42
.27	بزرگوں کا عرس	43

نصائح غوث پاک

.28	غوث اعظم کی 7 نصیحتیں	45
.29	غوث اعظم کی چار نصیحتیں	47
.30	نماز اور گیارھویں والے پیر	49

عقائد و معمولات اہل سنت اور شرعی احکام

.31	گیارھویں کا دنبہ چوری ہو جائے تو؟	51
.32	وسیلہ	52
.33	مزار پر چادر چڑھانے کی منت	53

www.dawateislami.net

.34	غیر اللہ سے مدد مانگنا	54

تذکرہ صالحین وصالحات

.35	حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ عنہ	55
.36	حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ	57
.37	حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	59
.38	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	60

اورادووظائف

.39	ربیع الآخر میں کی جانے والی آسان نیکیاں	66
.40	نیکیاں بڑھانے کا موسم	68
.41	جیلانی نسخہ / بغدادی نسخہ	69

متفرق

.42	دیارِ غوث اعظم کی حاضری	70

ماہِ ربیع الآخر میں ہونے والے مختلف مدنی مذاکرے آڈیو، ویڈیو مفت ڈاؤنلوڈ کرنے اور آن لائن دیکھنے یا سننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا Qr Code اسکین کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (مسند ابی یعلی،5/458، حدیث:6383)

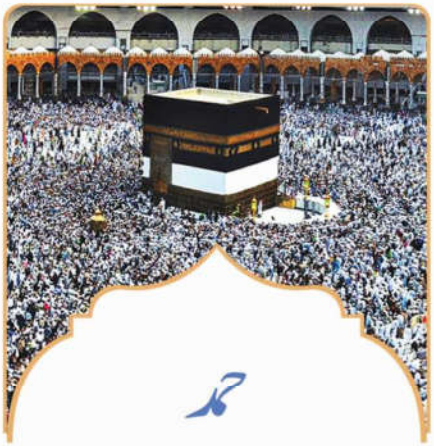

حمد

فِکر اَسْفَل ہے مِری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وَصف کیا خاک لکھے خاک کا پُتلا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اِکّا[1] تیرا

خِیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا
کیجئے کون سی آنکھوں سے نظارہ تیرا

ہیں تِرے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذِکر ترا دَشت میں چرچا تیرا

بے نوا مُفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جُود و کرم وَصْف ہے کس کا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تُو مِرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حَسَن اس کی گلی میں بستر
خُوبرُویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

ذوقِ نعت، ص19
ازبرادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

نعت

محمد مصطفےٰ نورِ خدا نامِ خدا تم ہو
شَہِ خیرُ الوریٰ شانِ خدا صَلِّ عَلٰی تم ہو

غریبوں درد مَندوں کی دوا تم ہو دُعا تم ہو
فقیروں بینَواؤں کی صَدا تم ہو نِدا تم ہو

حبیبِ کبریا تم ہو اِمامُ الْاَنْبِیَآء تم ہو
محمد مُصْطَفےٰ تم ہو محمد مُجْتَبٰے تم ہو

ہمارے مَلْجا و ماوا ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شَہِ ہر دوسَرا تم ہو

غریبوں کی مدد بے بس کا بس رُوحی فِدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

حسینوں میں تمہیں تم ہو نَبِیّوں میں تمہیں تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو نَبِیُّ الْاَنْبِیاء تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دُوسرا کوئی تو اپنا دُوسرا تم ہو

بیاضِ پاک، ص13
از حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

طلب کا مُنھ تو کس قابل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث

دُوہائی یَا مُحِیُّ الدِّین دُوہائی
بَلا اسلام پر نازِل ہے یاغوث

خُدارا ناخدا! آ دے سہارا
ہَوا بگڑی بَھنور حائل ہے یاغوث

غَیُورا[2]! اپنی غیرت کا تَصَدُّق[3]
وُہی کر جو تِرے قابل ہے یاغوث

خدارا مرہمِ خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یاغوث

تو قُوَّت دے میں تنہا کام بِسیار[4]
بدن کمزور دل کاہل ہے یاغوث

رضاؔ کا خاتمہ بِالْخَیر ہوگا
تِری رحمت اگر شامل ہے یاغوث

حدائقِ بخشش، ص261
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

(1) اِکّا: شمعدان جس میں ایک بتّی جلائی جاتی ہے۔ (2) غَیُورا یعنی اے غیرت والے۔ (3) تَصَدُّق یعنی صدقہ۔ (4) بِسیار یعنی بہت زیادہ۔

www.dawateislami.net

تفسیرِ قرآنِ کریم

شانِ ولی

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ-فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ﱡ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُؕ-وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ-وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ(۴۰)﴾

ترجمہ: اُس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کے لئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے۔ (پ19، النمل:40)

تفسیر ان آیات میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ ہُدہُد پرندہ ایک موقع پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے دربار سے غائب تھا۔ جب واپس آیا تو اُس نے اپنی عدمِ موجودگی کا سبب بیان کیا کہ وہ ملکِ سبا گیا ہوا تھا اور پھر اُس نے وہاں کے لوگوں کے حالات بیان کئے کہ وہ سورج کے پجاری ہیں اور اُن کی ملکہ بلقیس کے پاس ایک عَظیم الشّان تخت ہے۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے ہدہد کی سچائی جانچنے کے لئے اور ملکہ بلقیس کو اپنی اطاعت قبول کرنے کے متعلّق ایک خط لکھا۔ ملکہ نے وزیروں سے مشاورت کے بعد آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کو بہت سے تحائف بھیجے تاکہ معلوم ہو کہ آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام بادشاہ ہیں یا اللہ تعالیٰ کے نبی۔

حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے اپنی نبوت کی صداقت پر دلیل دکھانے کے لئے ملکہ کا تخت اس کی آمد سے پہلے منگوانے کا ارادہ کیا اور خود ملکہ کی اپنی ذہانت کا امتحان بھی مقصود تھا کہ اپنے تخت کو کچھ تبدیلی کے بعد بھی وہ پہچانتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے تخت منگوا کر اس میں کچھ تبدیلیاں بھی کروادی تھیں۔ بہر حال تخت منگوانے کے لئے آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا: اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو ان لوگوں کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ یہ سُن کر ایک بڑا طاقتور جن بولا کہ میں وہ تخت آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی خدمت میں آپ کے اِس مقام سے کھڑا ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور میں بڑی قوت والا ہوں اور دیانتدار بھی ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں۔ اس پر آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ایک وزیر آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی (جو کتاب کا علم جانتے تھے) کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا اور پھر یوں ہی ہوا کہ انہوں نے اسمِ اعظم کی برکت سے اُس تخت کو چند لمحوں میں دربار میں پیش کر دیا۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کلماتِ شکر ادا کئے اور لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے جو اُس نے اِس لئے کیا ہے کہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔

اس واقعے میں علم کے بہت سے قیمتی موتی ہیں: (1) جنّات کا وجود قرآن سے ثابت ہے اور یہ انسانوں سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی ایک جداگانہ مخلوق ہے۔ یاد رکھیں کہ جنّات کے وجود کا اِنکار کفر ہے۔ (2) حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی بادشاہت جنّات پر بھی جاری تھی۔ (3) جنّات کو عام انسانوں سے بڑھ کر تصرّفات کی طاقت حاصل ہے۔ (4) علم و فضل والے مسلمان عطائے

www.dawateislami.net

خداوندی سے جنّات سے بڑھ کر طاقت و قوت واختیار و تصرّف و علم رکھتے ہیں۔ (5) کتاب کا علم رکھنے والے سے یہاں مراد حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے، یہی قول زیادہ صحیح ہے اور جمہور مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے۔ (مدارک، ص847) (6) کتاب کے علم سے مراد لوحِ محفوظ اور اسمِ اعظم کا علم ہے۔ (7) صحیح مقصد کے لئے اپنے علم و فضل کے اظہار و بیان میں حرج نہیں، جیسے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی طاقت و قوت و علم کا بیان کیا اور عملی طور پر دکھایا بھی۔ (8) اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کی کرامات حق ہیں۔ اولیاءِ کرام کی کرامات عقلی طور پر ممکن اور نقلی دلائل سے ثابت ہیں۔ عقلی طور پر ممکن اس لئے ہے کہ ولی کی کرامت دَر حقیقت اللہ تعالٰی کی قدرت سے ہوتی ہے اور اللہ تعالٰی ہر شے پر قادر ہے، یہ الگ بات ہے کہ ہم کرامات سے متعلق قوانینِ قدرت کی تفصیل سے واقف نہیں لیکن ہماری عدمِ واقفیت کسی ممکن وموجود شے کو ناممکن و غیر موجود نہیں کر سکتی، جیسے آج سے ہزار سال پہلے پیدا ہونے والا شخص ہوائی جہاز کے اُڑنے کو نہیں سمجھ سکتا تھا بلکہ آج ہی کے زمانے میں اگر کوئی شخص غاروں میں پیدا ہوا ہو اور اس نے کبھی جہاز اُڑتے نہ دیکھا ہو تو وہ اِس بات کا انکار کردے گا کہ لاکھوں ٹَن وزنی لوہے کی شے ہوا میں اُڑ سکتی ہے، لیکن لازمی بات ہے کہ کسی کی لاعلمی سے جہاز کا اُڑنا تو ناممکن نہیں ہو جائے گا۔ کراماتِ اولیاء کی حقانیت تمام اولیاءِ کرام، اکابر علماء، فقہاء اور محدثین کا مذہب ہے، نیز اہلسنّت کے جمہور محقق آئمہ کے نزدیک صحیح و راجح قول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ و السّلام کا معجزہ ہو سکتی ہے، وہ اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے کرامت کے طور پر ممکن ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے نبوت والا چیلنج کرنا مقصود نہ ہو۔ معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی سے صادر ہوتا ہے اور کرامت ولی سے۔ معجزے کے ذریعے کفّار کو چیلنج کیا جاتا ہے جبکہ کرامت میں یہ مقصد نہیں ہوتا۔ اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے کرامات ثابت ہونے پر قرآن پاک اور بکثرت احادیث مبارکہ میں دلائل موجود ہیں۔ حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس بے موسمی پھل آنا، کھجور کا سوکھا تنا ہلانے سے اُن پر پکی ہوئی عمدہ اور تازہ کھجوریں گرنا، اصحابِ کہف رضی اللہ تعالٰی عنہم کا غار میں سینکڑوں سال تک سوئے رہنا اور آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت لانا یہ سب واقعات قرآن پاک میں موجود ہیں اور کراماتِ اولیاء کی روشن دلیل ہیں۔ یونہی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بے شمار کرامتوں کا ظہور احادیث میں موجود ہے جو کرامات کے ثبوت کی واضح دلیل ہے۔ (روض الریاحین، ص38 مع تلخیص وزیادتِ کثیر)

ایک اہم مدنی پھول حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عظیم الشّان تخت کے دور دراز کے علاقے سے چند لمحوں میں پہنچنے کے عظیم واقعے پر فوراً اِس کمال کو اللہ تعالٰی کی رحمت کی طرف منسوب کیا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔ یہی انبیاء و صالحین کی سنّت و عادت ہے اور یہی حکمِ خداوندی ہے کیونکہ بندے کو اپنی کسی خوبی و کمال پر خود پسندی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، یہ خود ایک مذموم صفت ہونے کے ساتھ دیگر کئی خرابیوں کی بنیاد ہے: اِس سے تکبر پیدا ہوتا ہے، آدمی اپنے گناہوں کو بھولنے اور خامیوں کو نظر انداز کرنے لگتا ہے جس سے اِصلاح کی امید کم ہو جاتی ہے، یونہی خود پسند آدمی اپنی عبادات اور نیک اعمال کو یاد رکھتا اور اُن پر اِتراتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالٰی سے غافل ہو جاتا ہے اور اُس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف، اِخلاص سے دور، دوسروں سے تعریف کا طالب ہو کر ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتا ہے۔ الامان والحفیظ۔ قرآن، حدیث اور تاریخ میں انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور سلف صالحین کے حالات وواقعات پڑھیں تو واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کمالات و فضائل کو عطائے خداوندی قرار دیتے تھے اور بزرگانِ دین کا معمول تھا کہ کتاب تصنیف فرماتے تو اس میں ہونے والی خطاؤں کو اپنی طرف منسوب کرتے جبکہ غلطی اور خطا سے محفوظ رہنے کو اللہ تعالٰی کے فضل کی طرف منسوب کرتے۔ اللہ تعالٰی ہمیں قرآن کے علوم و انوار سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔

www.dawateislami.net

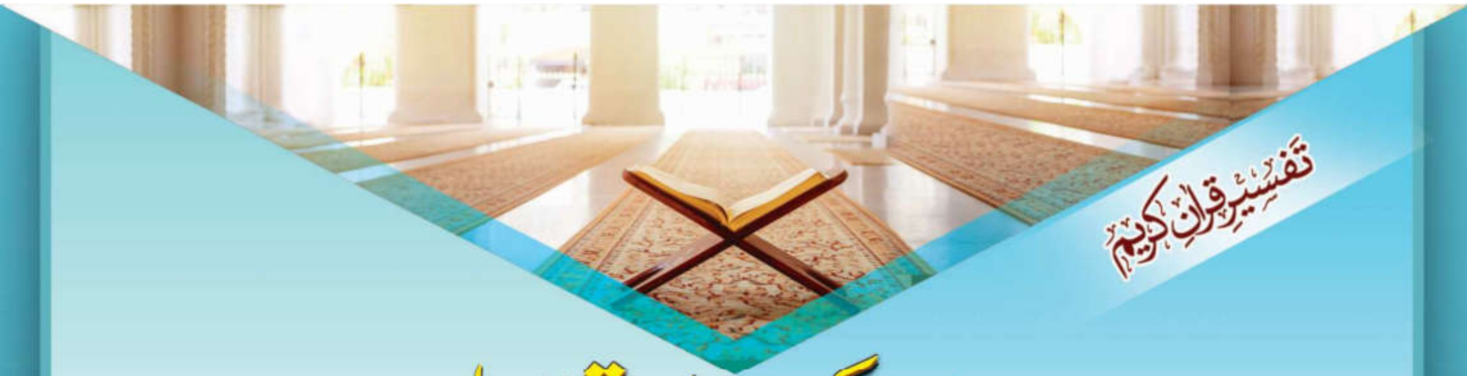

اولیاء کرام کا تقویٰ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ﴾

ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

(پ11، یونس:62،63)

فرمایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں پر بروزِ قیامت نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ وہ حضرات ہیں جو ایمان و تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اولیاءِ کرام کا ذکر کرنے میں یہ بھی مقصود ہے کہ اِن مقربینِ بارگاہِ الٰہ (اللہ پاک کی بارگاہ میں خاص مقام رکھنے والوں) کی عظمت و شان کی معرفت نصیب ہو اور ان کے فیوض و برکات کے حصول کی طلب پیدا ہو نیز یہ مطلوب ہے کہ ان کی سیرت و صفات کا علم حاصل ہو تا کہ لوگ اُن کی راہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ یہاں اولیاءِ کرام کی نمایاں ترین اور بنیادی صفت "تقویٰ" کے متعلق کچھ تفصیل پیشِ خدمت ہے۔ اس کا زیادہ تر استفادہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "منہاج العابدین" سے کیا گیا ہے۔ تقویٰ ایک نادر خزانہ ہے کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کر کے صرف اس ایک خصلت کے تحت رکھ دی گئی ہیں۔ تقویٰ کے فضائل قرآن و حدیث میں بکثرت بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں ان میں سے بارہ بیان کئے جاتے ہیں:

1 اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی یہ شان بیان فرمائی کہ یہ بڑی ہمت والا کام ہے، چنانچہ فرمایا: اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:186) 2 صاحبِ تقویٰ کو حفاظتِ الٰہی نصیب ہوتی ہے، فرمایا: اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (پ4، اٰل عمرٰن:120) 3 اللہ عَزَّوَجَلَّ متقی لوگوں کی مدد فرماتا ہے اور انہیں اپنی معیت و قرب سے سرفراز فرماتا ہے: اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ (پ10، التوبۃ:36) 4 متقی کو تکلیفوں سے نجات اور حلال رزق نصیب ہوتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (پ28، الطلاق:2،3) 5 اُس کے اعمال سنوارے جاتے ہیں، فرمایا: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا۔ (پ22، الاحزاب:70،71) 6 تقویٰ اپنانے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ارشادِ عالی ہے: اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (پ22، الاحزاب:71) 7 متقی خدا کا محبوب بن جاتا ہے، فرمایا: بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ10، التوبۃ:7) 8 متقی کے نیک اعمال مقبول ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔ (پ6، المآئدۃ:27) 9 اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قرب و مرتبہ کا معیار تقویٰ ہے جیسا کہ فرمایا: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (پ26، الحجرات:13) 10 متقی کے لئے دنیا و آخرت میں خوش خبری ہے، فرمایا: وہ جو ایمان لائے اور

www.dawateislami.net

ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔(پ11، یونس:63،64) 11 اہلِ تقویٰ کو اللہ کریم جہنم سے محفوظ رکھے گا، فرمایا: پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے۔ (پ16، مریم:72) 12 اہلِ تقویٰ کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا نصیب ہوتا ہے، فرمایا: وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:133)

خوبصورت استدلال ایک بزرگ نے قرآنِ مجید سے استدلال کرتے ہوئے تقویٰ کی عظمت بہت خوبصورت انداز میں بیان فرمائی، چنانچہ بزرگ سے عرض کی گئی کہ مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں وہ نصیحت کرتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اگلوں پچھلوں کو فرمائی ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے: بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ5، النسآء:131) یعنی آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کو اور اِس امت کو تاکید فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تقویٰ اختیار کرو۔

تقویٰ کی حقیقت تقویٰ کے اتنے فضائل پڑھنے کے بعد دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور ہم اسے کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ لفظ ”تقویٰ“ قرآنِ مجید میں خوف وخشیت، اطاعت وعبادت اور دل کو گناہوں سے بچانے کے معنیٰ میں بیان ہوا ہے اور ان میں تیسرا معنیٰ اس کا حقیقی معنیٰ ہے کیونکہ عربی لغت میں تقویٰ کا معنیٰ تکلیف سے بچانا اور حفاظت کرنا ہے اور چونکہ تقویٰ گناہوں سے حفاظت و بچت کا ذریعہ ہے اس لئے اسے تقویٰ کہتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنا مختار معنیٰ یوں بیان فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تقویٰ ہر اُس چیز سے بچنے کو کہتے ہیں جس سے تمہیں اپنے دین میں نقصان کا ڈر ہو۔

تقویٰ کی اقسام تقویٰ کے معنیٰ سے یہ واضح ہوا کہ شرک، بدعت اور کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے بچنا تقویٰ کے بڑے بنیادی درجے ہیں کہ کفروشرک ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور اس سے بڑھ کر ہلاکت وضرر (نقصان) کیا ہوگا، یونہی کبیرہ گناہ جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور صغیرہ گناہوں میں بھی آخرت کا نقصان ہے لہٰذا اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اِن تین چیزوں سے بچنا حصولِ تقویٰ کے لئے ضروری ہے لیکن اس کے علاوہ مشکوک ومشتبہ چیز ترک کردینا بھی تقویٰ کا اہم درجہ ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو شک وشبہ سے خالی ہے۔ (ترمذی، 4/232حدیث: 2526) نیز فرمایا: جس نے شک وشبہ والی چیزوں سے خود کو بچالیا اس نے اپنے دین و عزت کو بچالیا۔ (بخاری، 1/33، حدیث:52) ان تمام درجاتِ تقویٰ کے بعد ایک اور اعلیٰ درجہ ہے اور وہ یہ کہ حلال میں بھی صرف ضرورت کی حد تک استعمال کرے اور ضرورت سے زائد حلال چھوڑدے۔ یہ بھی تقویٰ ہے کیونکہ ضرورت سے زائد حلال میں مشغول و منہمک ہونا بندے کو حرام کی جانب لے جاتا اور گناہوں پر اُبھارتا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”بندہ اس وقت تک متقین کے مرتبے تک نہیں پہنچتا جب تک یہ نہ ہو کہ ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑ دے۔“ (ترمذی، 4/205، حدیث:2459) یعنی حرام میں مبتلا ہوجانے کے خوف سے زائد از ضرورت حلال کو بھی چھوڑدے۔

تقویٰ کا شرعی حکم گناہ سے بچنے والی صورت میں تقویٰ فرض ہے اور اسے چھوڑنے والا عذابِ نار کا مستحق ہوگا جبکہ دوسری صورت میں تقویٰ بھلائی وادب ہے اور اسے چھوڑنے کی وجہ سے روزِ قیامت روکا جائے گا، حساب ہوگا اور سرزنش و ملامت کی جائے گی۔ لہٰذا جب بندہ اوپر بیان کردہ ہر قسم کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو وہ کامل متقی کہلاتا ہے اور یہیں سے درجۂ ولایت کی ابتدا ہوتی ہے۔

www.dawateislami.net

دِلوں کی حالتیں

قسط:01

مفتی محمد قاسم عطاری*

﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾﴾ ترجمہ: اور مجھے اس دن رُسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا۔(پ19، الشعرآء:87-89)

ان آیات میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا ذکر کی گئی ہے کہ اے میرے رب! مجھے قیامت کے اس دن رُسوا نہ کرنا جس دن سب لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے البتہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور کفر، شرک اور نفاق سے سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا تو اسے راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی نفع دے گا اور اولاد بھی۔

یہاں قلبِ سلیم یعنی سلامتی والے دل کی بات کی گئی۔ دل کی دنیا بہت وسیع ہے جس پر علما، اولیا اور صوفیا نے تفصیلی کلام کیا ہے کیونکہ ظاہر و باطن کی اصلاح، معرفت کا حصول، قُربِ الٰہی کی منازل تک رسائی اور تجلیات و انوارِ الٰہی کا مشاہدہ اِسی قلب کے نور و سلامتی پر موقوف ہے۔ کائناتِ دل کی وسعت کے بارے میں حضرت سلطان باہو عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں:

دل دریا سمندروں ڈونگھے، کون دِلاں دیاں جانے ہُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے، وِچے ونجھ مہانے ہُو
چوداں طبق دِلے دے اندر، جتھے عشق تمبو ونج تانے ہُو
جو دل دا محرم ہووے باہو، سوئی رب پچھانے ہُو

خلاصۂ اشعار: دل دریاؤں اور سمندروں سے بھی زیادہ گہرے ہیں۔ کشتیاں، چپو اور ملاح سب اسی میں ہیں۔ چودہ طبق یعنی تمام کائنات اور تمام جہان دل کے اندر سمائے ہوئے ہیں اور انسانی قلب اللہ کریم کی جلوہ گاہ ہے لیکن ایسے عظیم صلاحیتیں رکھنے والے دل سے ربّ کو وہی پہچان سکتا ہے جو دلوں کی دنیا کے بھید جانتا ہے یعنی وہ مرشدِ کامل جو ساری منزلیں طے کرچکا ہو۔

دل اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح کے دلوں کا بیان فرمایا ہے، برے دلوں کے

www.dawateislami.net

متعلق فرمایا: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا۔(پ1، البقرۃ:10) ایک جگہ فرمایا: تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے۔(پ3، اٰلِ عمران:7) ایک جگہ فرمایا: اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔(پ1، البقرۃ:7) ایک جگہ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں۔(پ1، البقرۃ:74) ان آیات میں بُرے دلوں کو جن الفاظ سے بیان فرمایا گیا ہے، یہ ہیں: مریض دل، ٹیڑھے دل، مہر لگے ہوئے دل اور پتھروں جیسے یا اس سے بھی سخت دل۔ یہ سب بُرے اور خدا کی بارگاہ میں ناپسندیدہ دل ہیں۔

اور اچھے دلوں کے بارے میں فرمایا: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔(پ9، الانفال:2) ایک جگہ فرمایا: جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔(پ19، الشعرآء:88، 89) ایک جگہ فرمایا: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک جائیں۔(پ27، الحدید:16) ان آیات میں اچھے دلوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ خدا کے ذکر پر خوفِ خدا سے لبریز، باطنی عیوب ورذائل سے سلامت اور اللہ کی یاد کیلئے جھکنے والے ہوتے ہیں۔

دل کی بُری حالت ختم کرکے اسے اچھی حالت میں تبدیل کرنا نہایت اہم ہے کیونکہ تمام اعضا کی اصلاح کا دار و مدار دل کی اصلاح پر ہے۔ دل نیک اور متقی ہے تو اعضا بھی نیکی و تقویٰ سے آراستہ ہوں گے اور اگر دل تقویٰ سے خالی ہوا تو ظاہر بھی گناہوں میں لتھڑ جائے گا۔ اسی لئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔(بخاری، 1/20، حدیث:52)

دل کی سب سے اعلیٰ حالت تو یہ ہے کہ وہ پاک صاف، نفسانی خواہشات سے دور، محبتِ الٰہی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کا طلب گار ہو جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔(اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔(پ29، الدھر:8، 9) ایک جگہ فرمایا: جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔(پ7، الانعام:52) اعلیٰ حالت کے مقابلے میں دل کی بدتر حالت یہ ہے کہ یادِ خدا سے غافل، نفسانی خواہشات کا شکار، حلال و حرام کی تمیز سے بے پروا اور گناہوں کی آلودگی میں ڈوبا ہوا ہو۔ تیسری حالت یہ ہے کہ دل مختلف خیالات کے لئے میدانِ جنگ بنا ہوتا ہے، اس میں شیطان اور فرشتوں کی جنگ جاری ہوتی ہے۔ شیطان دنیوی لذتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے کہ دیکھ! لوگ کتنے مزے، عیش اور مستیوں میں مگن ہیں اور تم خواہ مخواہ عبادت کی مشقتوں میں خود کو ہلکان کر رہے ہو اور فرشتہ یاد دلاتا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔(پ21، العنکبوت:57) نیز قبر کا حساب، آخرت میں جواب اور جنت و جہنم کا ٹھکانہ سب معاملات پیش آنے ہیں۔

ان تینوں حالتوں میں سے کسی کو بھی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ نے بندے کے اختیار میں دیا ہے۔ جو بہترین حالت میں ہے وہ اپنی محنت سے ہے، جو بدتر حالت میں ہے وہ اپنے کرتوتوں کے سبب ہے اور جو تردُّد و تذبذب کا شکار ہے وہ بھی اپنی اختیاری کمزوری کی وجہ سے ہے۔ کامل مسلمان کی خواہش یقیناً یہی ہوتی ہے کہ اپنے دل کو بہترین حالت میں رکھے۔ اس کا طریقہ کیا ہے، یہ اِنْ شَآءَ اللہ اگلی قسط میں بیان کیا جائے گا۔

تلفّظ درست کیجئے!

غلط الفاظ	صحیح الفاظ
اِخْتَتَام	اِخْتِتَام
اِجْتَماع	اِجْتِماع
اَحْتُرام	اِحْتِرام
اِحْتُیاط	اِحْتِیاط
آذان/اَذان	اَذَان

(اردو لغت (تاریخی اصول) جلد 1)

www.dawateislami.net

جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے

مفتی ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی*

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اللہ ربّ العزّت کے اَولیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اَلَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ“ یعنی (اَولیاءُ اللہ) وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔ (سنن کبریٰ للنسائی، 10/124، حدیث:11171)

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرتِ سیّدُنا علّامہ عبدُالرّءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالٰی کے ذِکر کو لازم کرلیتے ہیں اور اللہ تعالٰی انہیں عزّت وکرامت سے نوازتا ہے (وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آجائے) یعنی اُن پر ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں کہ جو اللہ تعالٰی کا ذِکر یاد کروا دیتی ہیں، اگر اُن کی طرف نظر کی جائے تو بھلائی یاد آجاتی ہے اور اگر وہ کہیں تشریف لائیں تو (ان کو دیکھتے ہی) لوگوں کی زبانوں پر ذِکر بھی جاری ہوجاتا ہے اور ایسا شخص جو اپنے ربّ اور آخرت کو (ہمیشہ) پیشِ نظر رکھے جب وہ تجھ سے ملے گا تو اللہ کے ذِکر کے ساتھ ہی کلام کرے گا اور جو شخص اپنے نفس اور دنیا کا غلام ہو جب وہ تجھ سے ملے گا تو دُنیاوی کلام ہی کرے گا لہٰذا جس شخص کے دل پہ جو کچھ آشکار ہوا ہے اُسی کے بارے میں تیرے ساتھ بات کرے گا (لہٰذا تم خبردار ہوجاؤ)۔“ (فیض القدیر، 3/105، تحت الحدیث:2810)

حضرت سیّدُنا علّامہ شرف الدّین حسین طِیْبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یہ حدیث دو باتوں کا اِحتمال رکھتی ہے: (1) ایک یہ کہ وہ اللہ تعالٰی کے ایسے خاص لوگ ہوتے ہیں کہ جب اُن کی زیارت کی جاتی ہے تو زیارت کرنے والوں کو اللہ تعالٰی یاد آجاتا ہے کیونکہ اُن میں عبادت کی علامات پائی جاتی ہیں۔ (2) دوسرا یہ کہ جو بھی اِن کو دیکھتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہے۔ (شرح الطیبی، 9/146)

زیارتِ علی کی بَرَکتیں جب حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم لوگوں کے درمیان تشریف لاتے تو لوگ کہتے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ، اِس جوان سے زیادہ سخی کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ بہادر کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ علم والا کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ حِلم والا کوئی نہیں۔ حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کو دیکھنا لوگوں کو کلمۂ توحید پر اُبھارتا تھا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/607، تحت الحدیث:4871)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہت سے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین ایسے گزرے ہیں جن کی صحبت سے لوگوں کے حالات وکیفیات بدل جاتی تھیں، جیسا کہ پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، غوث الصمدانی، حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی صحبت سے نہ صرف گنہگار تائب ہوتے، بلکہ بڑے بڑے اولیا بھی ولایت کے مراتب طے کرلیتے تھے، غیر مسلموں کو ایمان نصیب ہوجاتا تھا، بدنصیبوں کی بگڑی بن جاتی تھی، غریبوں کی جھولیاں مُرادوں سے بھر جاتی تھیں، بدعقیدہ لوگ خوش عقیدہ ہوجاتے تھے، الغرض دین ودنیا کی ڈھیروں بھلائیاں اس پاک بارگاہ سے نصیب ہوتی تھیں۔

موجودہ دور میں شیخِ کامل، امیرِ اَہلِ سُنّت حضرت علّامہ

www.dawateislami.net

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی ہمارے سامنے ہے، جنہوں نے ہمیشہ آخرت کے معاملات کو مقدّم رکھا اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ذریعے فکرِ آخرت کو عام کیا۔ یہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اَوصافِ جمیلہ واخلاقِ حسنہ، علم و عمل، ظاہر و باطن کی موافقت، خشیّتِ الٰہی و عشقِ رسول، اِطاعتِ الٰہی اور اِطاعتِ رسول کی بَرَکت ہے کہ اِنہیں دیکھنے اور ان کی صحبت اِختیار کرنے والے کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے اور نہ صرف اُن کی زبان پر ذِکْرُ اللہ جاری ہوتا ہے بلکہ آپ کی صحبتِ بابرکت کی وجہ سے اُن کی پوری زندگی سنّتوں والی اور شریعتِ مُطَہَّرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتی ہے اور اِس کا واضح مُشاہدہ پوری دنیا کر رہی ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں کی زبانیں ذِکْرُ اللہ و دُرُود شریف سے تر ہیں اور ان کی زندگیاں نماز کی پابندی، نگاہوں کی حفاظت اور حدودُ اللہ کی پاسداری کرتے ہوئے گزر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیائے کرام کے فیوض و برکات سے حصّہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

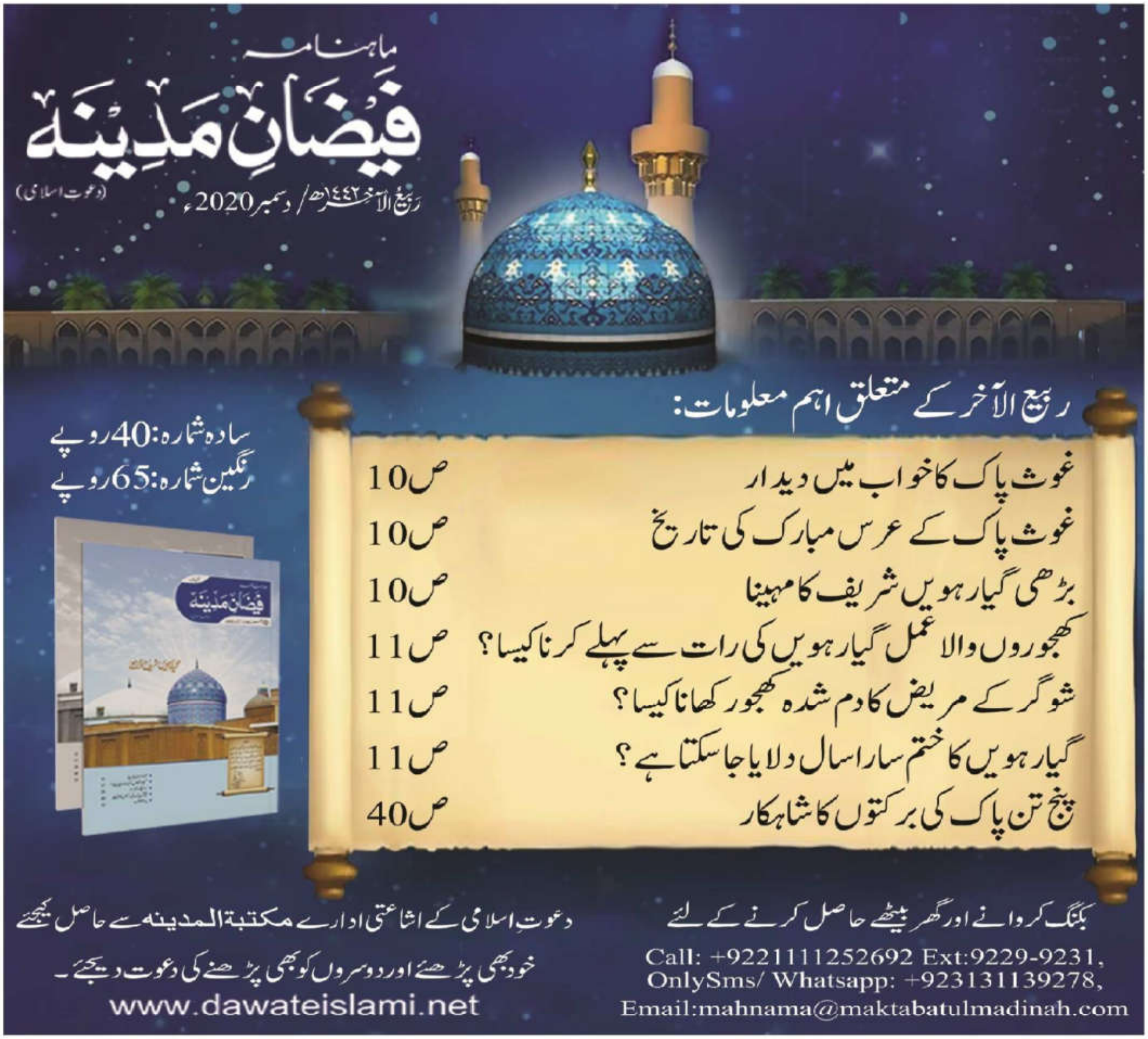

www.dawateislami.net

حدیث شریف اور اس کی شرح

اعلانِ جنگ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا یعنی اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے جنگ کا اِعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔(بخاری،4/248،حدیث:6502)

ولی اللہ کون ہے؟ قراٰنِ عظیم میں اللہ تعالٰی نے اپنے اولیا کی صفات ان کلمات سے بیان فرمائی ہیں: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بےشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

(پ11،یونس:62، 63)

علّامہ بدرُ الدّین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالٰی کی ذات و صِفات کا عالم ہو، ہمیشہ اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالٰی کی عبادت میں مخلص ہو۔(عمدۃ القاری،15/576، تحت الحدیث: 6502)

حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ بندہ ہے جس کا اللہ تعالٰی والی ہوگیا کہ اسے ایک لمحے کے لئے بھی اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا بلکہ خود اس سے نیک کام لیتا ہے اور وہ بندہ ہے جو خود ربّ تعالٰی کی عبادت اور مسلسل اطاعت و فرمانبرداری کا متولّی ہوجائے گُناہوں سے محفوظ رہے، پہلی قسم کے ولی کا نام مجذوب یا مُراد ہے اور دوسرے کا نام سالِک یا مُرید ہے۔(مرقاۃ المفاتیح،5/40، تحت الحدیث:2266)

دشمنِ اولیا سے اللہ تعالٰی کا اعلانِ جنگ اس حدیثِ قُدسی میں اللہ تعالٰی نے دشمنِ اولیا سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے اور قراٰنِ پاک میں سُود خوروں سے بھی جنگ کا اعلان ہے، ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(پ3، البقرۃ:278، 279)

صرف انہی دو اعمال پر ایسی سخت وعید اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں عمل بہت خطرناک ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالٰی کسی بندے سے جنگ فرمائے گا تو اس کا خاتمہ بُرا ہوگا کہ اللہ تعالٰی سے جنگ کرنے والا کبھی فلاح نہیں پاسکتا۔

(مرقاۃ المفاتیح،5/41، تحت الحدیث:2266)

حدیث شریف میں جو اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ”میں اس بندے کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اِلٰی آخِرِہٖ“ اس کی شرح میں علّامہ خَطّابی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں

www.dawateislami.net

اپنے اس بندے کیلئے مذکورہ اعضاء سے مُتَعَلِّقہ افعال کو آسان کر دیتاہوں اور میں اسے ان کاموں کی توفیق دیتاہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح، 5/41، تحت الحدیث:2266)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ولی میں حلول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو کہ خدا تعالیٰ حلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کُفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں: ایک یہ کہ ولی اللہ کے یہ اعضاء گناہ کے لائق نہیں رہتے ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سر زد ہوتے ہیں اس پر عبادات آسان ہوتی ہے گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرارہاہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اعضاء کو دنیا کے لئے استعمال نہیں کرتا، صرف میرے لئے استعمال کرتاہے ہر چیز میں مجھے دیکھتاہے ہر آواز میں میری آواز سنتاہے، یا یہ کہ وہ بندہ فَنَافِی اللہ ہوجاتاہے جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتاہے جو عقل سے وراء ہیں حضرت یعقوب علیہ السّلام نے کَنْعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے چلی ہوئی قمیصِ یوسفی کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان علیہ السّلام نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سن لی حضرت آصف برخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کردیا۔ حضرت عمر نے مدینۂ منوّرہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم ملاحظہ فرمالئے، یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ آج نار (آگ) کی طاقت سے ریڈیو تار، وائرلیس، ٹیلی ویژن عجیب کرشمے دکھارہے ہیں تو نور کی طاقت کا کیا پوچھنا۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیا کے منکر ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/308)

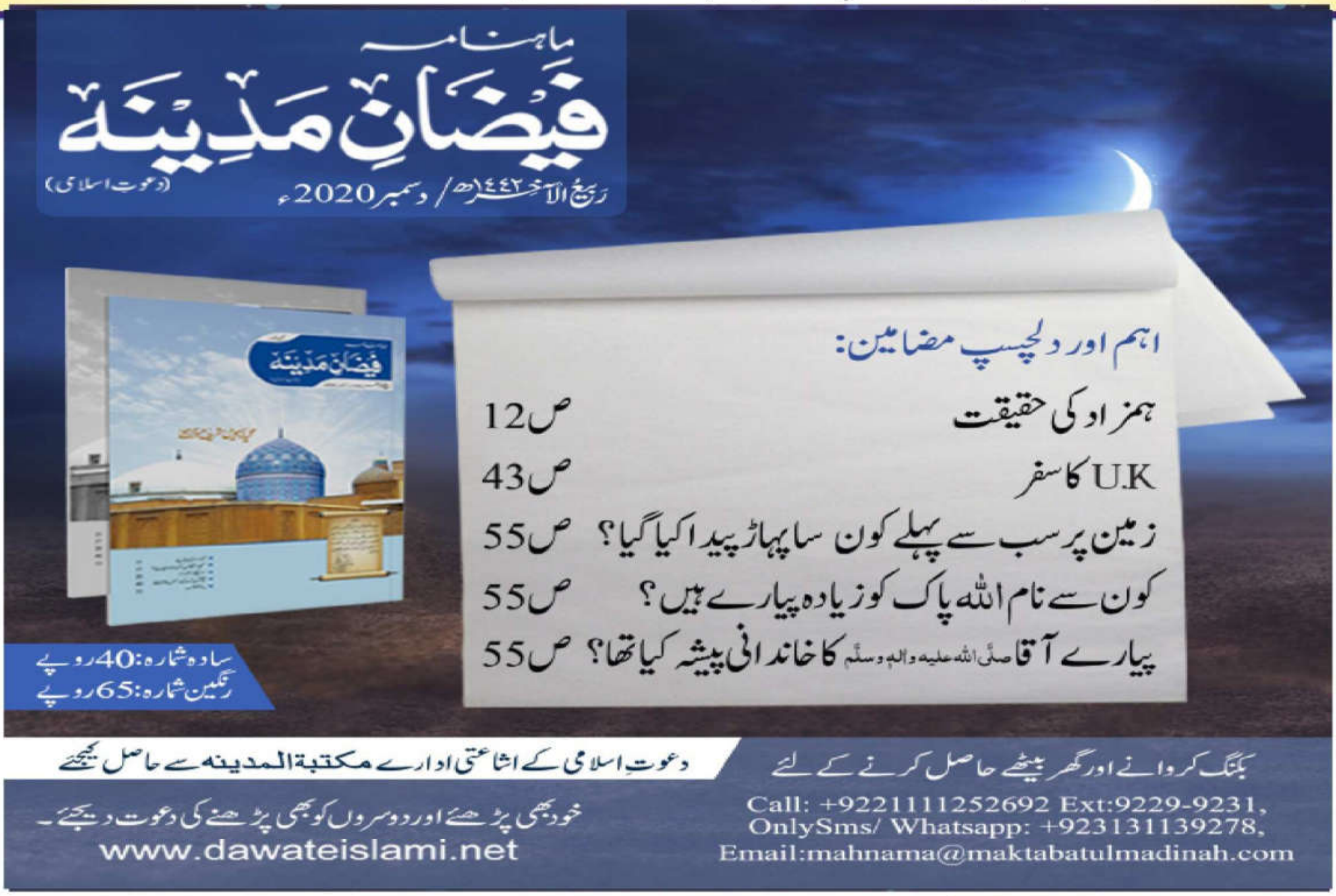

کراماتِ اولیاء کا ثبوت

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

زمانۂ نبوّت سے آج تک اہلِ حق کے درمیان کبھی بھی اِس مسئلے میں اِختلاف نہیں ہوا، سبھی کا عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان اور اَولیائے عِظام رحمہمُ اللہ السَّلام کی کرامتیں حق ہیں۔ ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہوگا۔

کرامت کیا ہے؟ مشہور مُفَسِّر و حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سوا اُس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو جیسے وَحی اور آیاتِ قرآنیہ۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/268)

عقیدہ: امامِ جلیل، مفتیِ جنّ و اِنس، نَجْمُ الْمِلَّةِ وَالدِّین عمر نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ فَتَظْهَرُ الْكَرَامَةُ عَلٰى طَرِيْقِ نَقْضِ الْعَادَةِ لِلْوَلِيِّ مِنْ قَطْعِ مُسَافَةِ الْبَعِيْدَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلافِ عادت طریقے سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً طویل سفر کو کم وقت میں طے کرلینا۔

اس کی شرح میں حضرت امام سَعْدُ الدِّین تَفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے حضرت سیّدُنا سلیمان علیہ السَّلام کے درباری حضرت آصف بن بَرخِیا رضی اللہ عنہ کا طویل مسافت (Long Distance) پر موجود تختِ بِلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آنا۔

(شرح عقائد نسفیہ، ص316تا318)

بعدِ وصال بھی کرامات: اولیاء اللہ سے ان کے وصال (Death) کے بعد بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت امام ابراہیم بن محمد باجُوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اہلِ سنّت کا یہی مؤقّف ہے کہ اولیائے کرام سے ان کی حیات اور بَعْدَ الْمَمَات (یعنی مرنے کے بعد) کرامات کا ظہور ہوتا ہے (فقہ کے) چاروں مَذاہب میں کوئی ایک بھی مذہب ایسا نہیں جو وِصال کے بعد اولیا کی کرامات کا انکار کرتا ہو بلکہ بعدِ وصال کرامات کا ظہور اَولیٰ ہے کیونکہ اس وقت نفس کُدُورَتوں سے پاک ہوتا ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

مُنکرِ کرامات کا حُکم: یہ عقیدہ ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنّت میں سے ہے لہٰذا جو کراماتِ اولیا کا انکار کرے، وہ بدمذہب و گمراہ ہے چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراماتِ اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/324)

شَرح فقہِ اَکبر میں ہے: کراماتِ اولیا قرآن و سنّت سے ثابت ہیں، مُعْتَزِلَہ اور بِدْعَتیوں کے کراماتِ اولیا کا انکار کرنے کا کوئی

www.dawateislami.net

اعتبار نہیں۔(شرح فقہ اکبر، ص141)

کرامت کی قسمیں: حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نَبْہانی رحمۃ اللہ علیہ نے کراماتِ اولیا کے موضوع پر اپنی کتاب ”جامع کراماتِ اولیاء“ کی ابتدا میں کرامت کی ستّر سے زیادہ اقسام (Types) کو بیان فرمایا ہے۔ اولیائے کرام سے ظاہر ہونے والی کرامتوں کی اَقسام اور ان کی تعداد کے متعلّق حضرت علّامہ تاجُ الدّین سُبْکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے خیال میں اولیائے کرام سے جتنی اقسام کی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں ان کی تعداد 100 سے بھی زائد ہے۔(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ،2/78)

کراماتِ اولیا کی چند مثالیں: مُردَہ زندہ کرنا، مُردوں سے کلام کرنا، مادَر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مَشرِق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، دریا کا پھاڑ دینا، دریا کو خُشک کر دینا، دریا پر چلنا، نباتات سے گفتگو، کم کھانے کا کثیر لوگوں کو کِفایَت کرنا وغیرہ۔

قراٰن سے ثبوت: حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں موجود ہوتے۔ (تحفۃ المرید، ص363) حضرت زَکَرِیّا علیہ السّلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ اللہ پاک کی طرف سے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے۔(پ3، اٰل عمرٰن:37)

اصحابِ کہف کا تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پیئے سوئے رہنا بھی (کرامت کی دلیل) ہے۔(تحفۃ المرید، ص363)

حدیث سے ثبوت: کُتُبِ اَحادیث میں کرامات پر بے شمار روایات موجود ہیں، بعض عُلَما و مُحدِّثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ایک روایت ملاحظہ فرمایئے: ہمارے پیارے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کا علمِ غیب دیکھئے کہ اپنی مَوت، نَوعِیَتِ مَوت، حُسنِ خاتمہ وغیرہ سب کی خبر پہلے سے دے دی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غَزْوَۂ اُحُد ہوا میرے والد نے مجھے رات میں بُلا کر فرمایا: میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں پہلا شہید میں ہوں گا۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو۔ مجھ پر قرض ہے تم ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے لئے بھلائی کی وَصِیَّت قبول کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا صبح سب سے پہلے شہید وہی تھے۔

(بخاری، 1/454، حدیث:1351 مختصراً)

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک صالح نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے کہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔(پ27، الرحمٰن: 46) اے نوجوان! بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس صالح نوجوان نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور بُلند آواز سے دو مرتبہ جواب دیا: میرے رب نے مجھے یہ دونوں جنّتیں عطا فرما دیں۔(حجۃ اللہ علی العالمین، ص612)

حضرت سیّدُنا سفینہ رضی اللہ عنہ کی کرامت بھی بہت مشہور ہے کہ یہ رُوم کی سَرزمین میں دورانِ سفر اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے۔ لشکر کی تلاش میں جا رہے تھے کہ اچانک جنگل سے ایک شیر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے شیر کو مخاطب کر کے کہا: اے شیر! اَنَا مَولٰی رَسُولِ اللّٰہِ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم یعنی میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا غلام ہوں، میرا معاملہ اِس اِس طرح ہے۔ یہ سُن کر شیر دُم ہلاتا ہوا ان کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب کوئی آواز سنتا تو اُدھر چلا جاتا، پھر آپ کے بَرابَر چلنے لگتا حتّٰی کہ آپ لشکر تک پہنچ گئے پھر شیر واپس چلا گیا۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/400، حدیث:5949)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟

محمد عباس عطّاری مدنی*

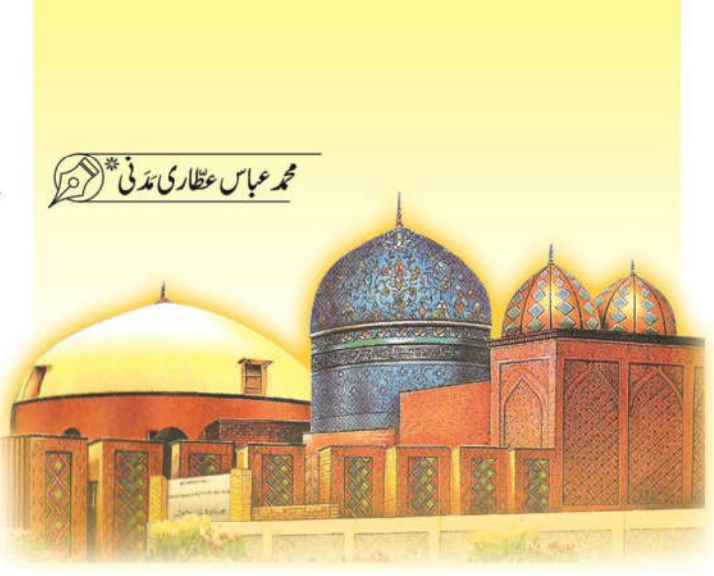

کچھ دوست رات کے وقت فُٹ پاتھ (Footpath) پر بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتیں کررہے تھے اور ساتھ ہی مسجد میں محفلِ نعت کا سلسلہ جاری تھا دورانِ بیان امام صاحب نے کہا: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔“ حمّاد کہنے لگا: تم لوگوں نے سنا امام صاحب نے کیا کہا؟ سب نے کہا: نہیں، **حمّاد:** امام صاحب نے کہا کہ غوثِ اعظم کہتے ہیں: ”میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔“ تو یہ غوثِ اعظم کون ہیں؟ **طاہر:** حماد! مجھے بھی نہیں پتا، دوسروں نے بھی یہی جواب دیا، اگلے دن شام کے وقت اسی مسجد کے امام صاحب مسجد کی طرف جارہے تھے، اکبر نے کہا: حمّاد! غوثِ اعظم کے بارے میں امام صاحب سے پوچھ لیتے ہیں، حماد نے اپنے دوستوں سمیت امام صاحب سے ملاقات کی اور سوال کرنے کی اجازت مانگی، **امام صاحب:** جی بیٹا! بولیں، **حمّاد:** امام صاحب! غوثِ اعظم کون ہیں؟ **امام صاحب:** غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالمِ دین اور اللہ کے بہت بڑے ولی تھے، آپ کا نام عبدُالقادِر، کنیت ابو محمد اور لقب مُحیُ الدّین ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 470ھ بروز پیر صبحِ صادق کے وقت بغداد شریف کے علاقہ جیلان میں پیدا ہوئے اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حَسَنی اور حُسینی سیّد تھے، **اُسامہ:** حَسَنی اور حُسینی سیّد سے کیا مراد ہے؟ **امام صاحب:** حضورِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اس لئے آپ کو حسنی حسینی سَیِّد کہا جاتا ہے۔ (ملفوظات امیر اہلسنت، قسط:18، ص12 ملخصا) **طاہر:** امام صاحب! ہمیں غوثِ پاک کے بارے میں اور بھی بتائیے۔ **امام صاحب:** طاہر بیٹا! غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں قُبول ہوتی تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی کثرت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں حاضرین کی تعداد 70 ہزار تک بھی ہوا کرتی تھی، **حمّاد:** 70 ہزار؟ **امام صاحب:** جی ہاں، **حمّاد:** ماشآءَ اللہ، اچھا امام صاحب! یہ بتائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدُ القادر ہے تو پھر انہیں ”غوثِ اعظم“ کیوں کہتے ہیں؟ **امام صاحب:** حمّاد بیٹا! غوث کا معنیٰ ہے ”فریاد کو پہنچنے والا“ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں اس لئے لوگ آپ کو ”غوثِ اعظم“ کے لَقَب سے یاد کرتے ہیں۔ **حمّاد:** جَزَاکَ اللہُ خَیْراً۔ امام صاحب نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزید فضائل بیان کرتے ہوئے کہا: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عِشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ (15) سال تک ہر رات میں ایک قراٰنِ پاک ختم کیا کرتے تھے ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نمازوں کی پابندی اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہئے۔ سب نے ایک آواز ہو کر کہا: ہم سب ایسا ہی کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ

www.dawateislami.net

امّی کی نصیحت

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

بیل نے کیا کہا؟ ولیوں کے سُلطان، حضرتِ سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں عَرَفہ (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃ الحرام) کے دن گاؤں گیا اور ایک بیل کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، اچانک بیل میری طرف دیکھ کر بولا: اے عبدُ القادر! آپ کو اِس قسم کے کاموں کے لئے نہ تو پیدا کیا گیا ہے اور نہ ہی اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ بیل کو بولتا دیکھ کر میں گھبرا گیا اور لَوٹ کر گھر آ گیا، گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے میدانِ عَرَفات نظر آنے لگا (حالانکہ جیلان سے میدانِ عرفات بہت دور ہے)۔

امّی حضور سے اجازت مانگی میں اپنی امّی جان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ مجھے راہِ خدا میں وَقْف کر دیجئے اور علمِ دین حاصل کرنے کے لئے بغداد جانے کی اِجازت بھی عطا فرما دیجئے۔ امّی جان نے سبب دریافت فرمایا تو میں نے بیل کی گفتگو اور میدانِ عَرَفات نظر آنے کا واقِعہ سُنا دیا۔ میری بات سُن کر امّی جان نے سونے کے 40 سِکّے میری قمیص میں سی دیئے اور بغداد جانے کی اِجازت عطا فرماتے ہوئے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لے کر مجھے اَلْوَداع کہا۔

ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے سے قافِلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، راستے میں 60 ڈاکو ہمارے قافِلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافِلہ لُوٹ لیا لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: سونے کے 40 سِکّے۔ ڈاکو بولا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: قمیص کے اندر سِلے ہوئے ہیں۔ ڈاکو اِس بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا، اِس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور وہ بھی پوچھ گچھ کرنے کے بعد چلا گیا۔ جب یہ ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور اُسے میرے بارے میں بتایا تو اُس نے مجھے بلا لیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہ لُوٹا ہوا مال آپس میں بانٹ رہے تھے۔ سردار نے بھی مجھ سے رقم کا پوچھا اور میں نے وہی جواب دیا جو پہلے کو دیا تھا، چُنانچہ سردار کے حکم پر میری تلاشی لی گئی اور سونے کے 40 سِکّے بَرآمد ہو گئے، سردار نے حیران ہو کر کہا: تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: امّی جان نے مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لیا تھا اور میں وعدہ خِلافی نہیں کر سکتا۔ میرا جواب سُن کر سردار رو پڑا اور کہنے لگا: تم نے اپنی ماں کے وعدہ کی خِلاف ورزی نہیں کی، جبکہ میں کئی سالوں سے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ اِس کے بعد سردار نے میرے ہاتھ پر توبہ کی، جب بقیہ ڈاکوؤں نے یہ منظر دیکھا تو بولے: آپ ڈکیتی میں ہمارے سردار تھے اب توبہ کرنے میں بھی ہمارے سردار ہیں، چنانچہ بقیہ ڈاکوؤں نے بھی توبہ کر لی اور قافِلے والوں کا مال بھی واپس کر دیا۔ یوں یہ پہلا گروہ تھا جس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ (بہجۃ الاسرار، ص167)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے! امّی جان کا حکم ماننے اور سچ بولنے کی بَرَکت سے نہ صرف رقم محفوظ رہی بلکہ ڈاکو توبہ کر کے نیک بن گئے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مدرسے میں پڑھتے ہوئے بھی نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص167)

ہمیں بھی چاہئے کہ گھر ہو یا اسکول اور مدرسہ ہمیشہ ہر جگہ سچ بولیں نیز امّی ابّو کا ہر وہ حکم فوراً مان لیں جو شریعت سے نہ ٹکراتا ہو، کیونکہ اِسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

www.dawateislami.net

فیضانِ جامعۃ المدینہ

غوثِ پاک اور علمِ دین

غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق 18 سال کی عمر میں بغداد تشریف لائے اور اُس وقت کے شیوخ و ائمہ کرام، بزرگانِ دین اور محدِّثین کی خدمت کا قصد فرمایا۔ اوّلاً قراٰن کو رِوایت و دِرایت اور تجوید و قراءت کے اَسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدِّثین اور اَہلِ فضل و کمال اور مستند عُلَمائے کِرام سے سِماعِ حدیث فرما کر علوم کی تحصیل و تکمیل فرمائی، حتّٰی کہ تمام اُصولی، فروعی، مذہبی اور اَخلاقی علوم میں عُلَمائے بغداد سے ہی نہیں بلکہ تمام ممالکِ اِسلامیہ کے عُلَما سے سبقت لے گئے اور سب نے آپ کو اپنا مرجَع بنالیا۔ (اخبار الاخیار، ص36 ملخصاً)

حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسے میں لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، علمُ الکلام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد مختلف قراءتوں کے ساتھ قراٰنِ مجید پڑھاتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص225 ملخصاً)

علامہ شیخ عبدُالحق محدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عِلمی کمالات کے متعلق ایک رِوایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس میں قراٰنِ مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اُس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک پھر دو اور اِس کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے عِلم کے مطابق گیارہ معنی اور دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد 40 تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضِرین متعجب ہوگئے۔ (اخبار الاخیار، ص11)

(اُمِّ خضر عطّاریہ مدنیہ، جامعۃُ المدینہ للبنات)

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنت سے مدنی مذاکرے میں پوچھا گیا ایک سوال اور اس کا جواب

غوثِ پاک کے بھائی

سوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے بھائی تھے؟

جواب: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صرف ایک بھائی تھے جن کا نام سیّد ابو احمد عبداللہ تھا اور یہ غوثِ پاک سے ایک سال چھوٹے تھے، جوانی ہی میں ان کا انتقال ہوا اور جیلان میں ان کی تدفین ہوئی۔ (مرآۃ الجنان، 3/265 ملخصاً۔ مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1439ھ)

پیرانِ پیر کی ادائیں

محمد آصف خان عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیرِ لاثانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ صَمَدانی، قطبِ ربّانی، شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو حُسنِ اخلاق سے نوازا تھا ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے ● مخلوقِ خدا کی خیر خواہی کرتے، مہربان، شفیق اور مہمان نواز تھے ● بَہجَۃُ الْاَسرار میں ہے: آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے سخی تھے ● سوالی کو خالی ہاتھ نہ لَوٹاتے تھے ● مساکین اور غُرَبا پر بے حد شفقت فرماتے ● ضعیفوں کے ساتھ بیٹھا کرتے ● بیماروں کی عِیادت فرماتے تھے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَصحاب میں سے کوئی حاضرِ خدمت نہ ہوتا تو اس کی خبر گیری فرماتے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہم نشین کی عزّت کرتے اور اس کے ساتھ خَندہ پیشانی سے پیش آتے، جب اُسے مَغْمُوم دیکھتے تو اس کے غم دُور فرمادیتے ● آپ کا ہر ہم نشین یہی سمجھتا کہ وہی آپ کے نزدیک مُکَرَّم ہے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہر رات دستر خوان بچھانے کا حکم دیتے اور مہمانوں کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے ● جب آپ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو حاضرین میں تقسیم کر دیتے ● ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا عِوض (یعنی بدلہ) عطا فرماتے ● اپنے نفس کے لئے غصّہ نہ کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص199 تا 201، ملتقطاً) ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خاموشی آپ کے کلام سے زیادہ ہوتی تھی۔ (قلائد الجواہر، ص6) ● سلام میں پہل فرمایا کرتے۔ ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کبھی اُمَرا و رُؤَسا کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوئے اور نہ ہی وُزَرا و سلاطِین کے دروازے پر گئے۔

(قلائد الجواہر، ص19، ملتقطاً)

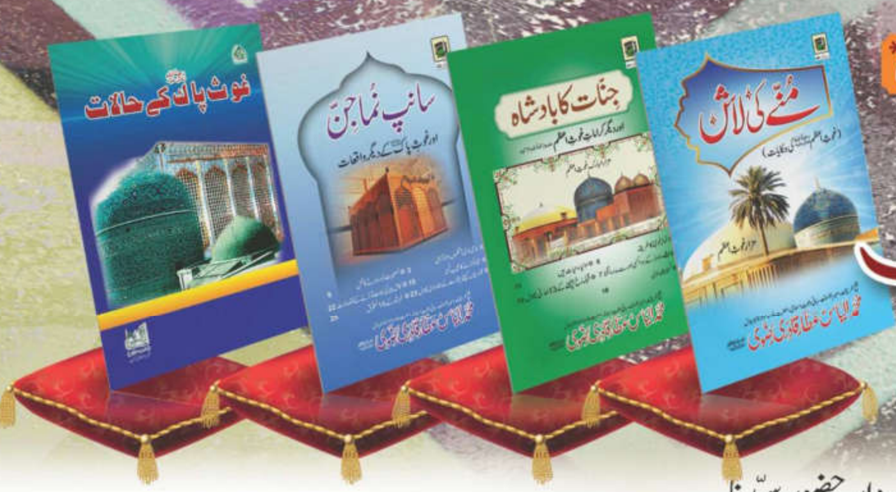

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

کُتُب کا تعارف

صالحین کے تاجدار، اولیائے کرام کے سردار حضور سیّدنا غوثِ اعظم سیّد ابو محمد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی شخصیت بلاشبہ اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السلام میں منفرِد مقام رکھتی ہے۔ دنیا بھر میں آپ کا فیضِ عام ہے۔ شَرق و غَرب، عرب و عجم میں آپ جہاں عاشقانِ اولیا کو دیکھیں گے وہیں آپ کو عاشقانِ غوثِ پاک ملیں گے۔ قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فضائل و مناقب اور کرامات پر عاشقِ غوثِ اعظم، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تین رسائل تحریر فرمائے ہیں: **(1) مُنّے کی لاش** 18 صفحات کے اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارک بچپن کی 7 کرامات کے ساتھ دیگر کئی کرامات ذکر کی گئی ہیں۔ معجزہ، اِرْہاص، کرامت اور اِسْتِدْراج کی تعریفات بھی درج ہیں۔ اس کا ترجمہ 14 زبانوں میں ہو چکا ہے۔ **(2) جنّات کا بادشاہ** یہ رسالہ 20 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامات کے ساتھ اللہ والوں سے مدد مانگنے کا ثبوت، اولیاء اللہ کی حیات کے دلائل، قبلہ رُو بیٹھنے کے فضائل اور جیلانی و بغدادی نسخہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ 18 مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔ **(3) سانپ نُما جن** 28 صفحات پر مشتمل اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر آنے والی آزمائشوں اور ان پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صبر کا تذکرہ ہے۔ جس میں مبلّغین کے لئے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ آخر میں مرشدِ کامل کی ضرورت و اہمیت پر قیمتی معلومات درج کی گئی ہیں۔ نیز پیرِ کامل کی بلا اجازتِ شرعی بیعت توڑنے کے نقصانات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ 8 مختلف زبانوں میں یہ رسالہ دستیاب ہے۔

یہ رسائل مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ سکتے ہیں نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کر سکتے ہیں۔

غوثِ پاک کے حالات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ کے تعاون سے مکتبۃُ المدینہ نے غوثِ پاک کے حالات کے نام سے 106 صفحات پر مشتمل کتاب بھی شائع کی ہے۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فضائل و مناقب و کرامات کے ساتھ آپ کی سیرتِ مبارکہ کو درج کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علمی اور عملی کمالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کے زُہد و تقویٰ اور ملفوظات شریف بھی کتاب کی زینت ہیں۔ آپ کے بارے میں اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السَّلام کے تأثرات بھی مذکور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مریدوں سے آپ کی محبت کا ذکر بھی درج کیا گیا ہے۔ **"نمازِ غوثیہ کا طریقہ"** بھی مذکور ہے۔ آخر میں حدائقِ بخشش، ذوقِ نعت، سامانِ بخشش، قبالۂ بخشش اور وسائلِ بخشش سے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شانِ مبارَکہ میں لکھی گئی مناقب بھی درج کی گئی ہیں۔

www.dawateislami.net

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

سب غوثوں کے غوث

سوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" آپ کا یہ فرمان آپ سے پہلے والے اولیا کیلئے ہے یا صرف بعد والے اولیا کیلئے یا سب کے لئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے حضور (یعنی غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) امام حسن عسکری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد سے سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالَم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاءُ اللہ کے سردار ہیں اور ان سب کی گردن پر ان کا قدمِ پاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/559)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مِرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص23)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گیارھویں شریف کی حقیقت

سوال: گیارھویں شریف کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: غوثُ الاغواث، قطبُ الاقطاب حضرتِ سیّدنا غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ماہِ فاخر ربیعُ الآخر میں دنیا سے پردہ (یعنی انتقال) فرمایا، اس کی یاد میں گیارھویں شریف منائی جاتی اور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزّاق کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی طرف سے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ذکرِ خیر کیلئے اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے جن کے ذریعے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے اور اسی گیارھویں شریف کی نسبت سے ربیعُ الآخر کی چاند رات سے گیارھویں رات تک روزانہ مدنی مذاکروں کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

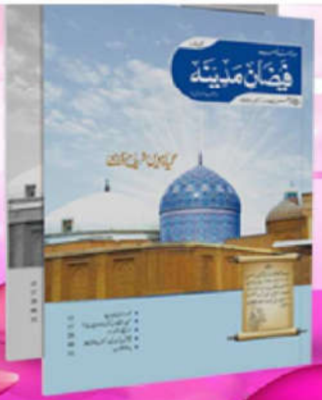

بکنگ کروانے اور گھر بیٹھے حاصل کرنے کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231,
OnlySms/ Whatsapp: +923131139278,
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

سادہ شمارہ: 40روپے
رنگین شمارہ: 65روپے

خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی دعوت دیجئے۔
www.dawateislami.net

سلطان الاولیا حضور غوث الاعظم

ابو عبید عطاری مدنی

ایک قافلہ جیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے آگے بڑھا اور کوہستانی سلسلہ میں داخل ہوا تو ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے اس قافلہ پر حملہ کر کے اہلِ قافلہ کے مال واسباب کو لُوٹنا شروع کر دیا۔ قافلے کے ہر فرد پر خوف وہراس چھایا ہوا تھا، کسی میں ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر ان خونخوار لٹیروں کا مقابلہ کر سکے، اس قافلے میں لگ بھگ 18 سالہ ایک خوبرو نوجوان بھی تھا، جس کے چہرے پر نہ خوف تھا نہ پریشانی کی کوئی علامت، اطمینان و سکون کا نور اس کے چہرے سے چھلک رہا تھا۔ ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان بولا: میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ راہزن نے تیز لہجے میں کہا: مذاق نہ کرو، سچ سچ بتاؤ؟ نوجوان نے کہا: میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو! میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا، پھر اس نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا: نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں، مگر تم نے کسی دباؤ کے بغیر ہی اپنی دولت ظاہر کر دی؟ نوجوان نے کہا: میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔ بس! میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔ نوجوان کا یہ جملہ تاثیر کا تیر بن کر لٹیروں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے، اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، لہٰذا کہنے لگا: صاحبزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پروا کئے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوقِ خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لُوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔ (قلائد الجواہر، ص:9)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18 سالہ یہ خُوبرو نوجوان کوئی اور نہیں حضور غوثُ الاعظم حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ طبقۂ اولیا کے سردار ہیں، چمنستانِ صوفیا کے مہکتے پھول ہیں، اس نورانی قافلہ کے سپہ سالار ہیں جس کا ہر مسافر وفادار اور قدرت کے رازوں کا پاسدار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ابو محمد، نام عبد القادر جبکہ مُحیُ الدین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثُ الثقلین وغیرہ مشہور القابات ہیں۔ غوثیت بزرگی کا ایک خاص درجہ ہے، لفظِ غوث کے لغوی معنی ہیں "فریاد رس" یعنی فریاد کو پہنچنے والا چونکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں، بے کسوں اور حاجت مندوں کے مدد گار ہیں، اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو غوثِ اعظم کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔ عقیدت مند آپ کو **"پیرانِ پیر دستگیر"** کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔ (غوث پاک کے حالات، ص:15، ملتقطاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قد درمیانہ، بدن نحیف، سینہ چوڑا، داڑھی گھنی، رنگ گندمی، گردن اونچی، آنکھیں سیاہ تھیں جبکہ ابرو ملی ہوئیں تھیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص۱۹)

حضور غوثِ اعظم کی ولادتِ باسعادت یکم رمضان 470 ہجری کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پہلے دن ہی سے روزہ رکھا چنانچہ آپ سحری سے لے کر افطاری تک اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:171، 172)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان میں حاصل کی، پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488 ہجری میں بغداد تشریف لائے اور اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور ائمہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علومِ قرآن کو روایت و درایت اور تجوید و قراءت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہلِ فضل و کمال و مُستند علمائے کرام سے حدیث کا سماعت فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل و تکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا بلکہ ان کے بھی مَرجع بن گئے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ۲۰ بتغیر)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیرہ (13) علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جگہ علامہ عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ ان سے مختلف علوم و فنون پڑھا کرتے تھے۔ دوپہر سے

www.dawateislami.net

پہلے اور بعد دونوں وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد مختلف قراءتوں کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھاتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۱۷۹) بلادِ عجم سے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کررہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟ اس سوال سے علماءِ عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم کو پورا کرے۔ اس شافی جواب سے علماءِ عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہوگئے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:226) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا چالیس سال تک یہ معمول رہا کہ عشاء کے لئے وضو کرتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:164) پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص: 118) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان آج بھی آپ کے کروڑوں عقیدت مندوں اور مریدوں کی توجہ کا مرکز اور محور ہے کہ جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کردوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:197) ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا کہ شکر کیا ہوتا ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسان کو مانے اور اپنا یہ ذہن بنائے کہ شکر کرنے کا حق ادا نہیں کرپایا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:234) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 11 ربیع الثانی 561 ہجری میں 91 برس کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ پُرانوار آج بھی بغدادِ معلّٰی میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۱۷۸)

علم و حکمت کے مدنی پھول

مسواک شریف کے فضائل پر 10 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ مسواک کر کے دو۲ رَکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[۱]

﴿۲﴾ مسواک کے ساتھ نَماز پڑھنا بغیر مسواک کے نَماز پڑھنے سے 70 گُنا اَفضل ہے[۲] ﴿۳﴾ چار چیزیں رَسولوں کی سُنَّت ہیں: (۱) عِطْر لگانا (۲) نِکاح کرنا (۳) مسواک کرنا اور (۴) حَیا کرنا[۳] ﴿۴﴾ مسواک کرو! مسواک کرو! میرے پاس پیلے دانت لے کرنہ آیا کرو[۴] ﴿۵﴾ مسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفا ہے[۵] ﴿۶﴾ اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت ودشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وُضُو کے ساتھ مسواک کرنے کا حُکم دیتا[۶] ﴿۷﴾ مسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی ہے اور یہ ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے[۷] ﴿۸﴾ وُضُو نِصْف (یعنی آدھا) اِیمان ہے، اور مسواک کرنا نِصْف (یعنی آدھا) وُضُو ہے[۸]

﴿۹﴾ بندہ جب مسواک کرلیتا ہے پھر نَماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فِرِشتہ اُس کے پیچھے کھڑا ہو کر قِراءت (قِرا۔ءَت) سنتا ہے، پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ دیتا ہے[۹] ﴿۱۰﴾ ”جس شخص نے جُمُعے کے دِن غُسْل کیا اور مسواک کی، خُوشبو لگائی، عُمدہ کپڑے پہنے، پھر مسجِد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، بلکہ نَماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد (یعنی خُطبے میں اور) نَماز سے فارِغ ہونے تک خاموش رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے تمام گُناہوں کو جو اُس پورے ہفتے میں ہوئے تھے، مُعاف فرما دیتا ہے۔“ (مُسندِ احمد بن حنبل ج ٤ ص ١٦٢ حدیث ١١٧٦٨) (مسواک شریف کے فضائل، ص2، از امیرِ اہلسنّت)

مـــــــــــــــــدینہ

[۱]: اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۸ [۲]: شعب الایمان ج ۳ ص ۲۶ حدیث ۲۷۷٤ [۳]: مُسندِ احمد بن حنبل ج ۹ ص ۱٤۷ حدیث ۲۳٦٤۱
[٤]: جَمْعُ الْجَوامِع ج ۱ ص ۳۸۹ حدیث ۲۸۷٥ [٥]: جامعِ صغیر ص ۲۹۷ حدیث ٤۸٤۰ [٦]: بُخاری ج ۱ ص ٦۳۷ [۷]: مُسندِ احمد بن حنبل ج ۲ ص ٤۳۸ حدیث ٥۸٦۹
[۸]: مُصَنَّف ابنِ آبی شیبہ ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۲۲ [۹]: البحر الزخار ج ۲ ص ۲۱٤ حدیث: ٦۰۳

www.dawateislami.net

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

غوثِ اعظم سب سے آگے

(1) تمام کاملین حضرات سَیْر فی اللّٰہ (یعنی معرفتِ الٰہی) میں غوثِ اعظم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی سَیْر فی اللّٰہ (یعنی معرفتِ الٰہی) سے بہت پیچھے ہیں، اسی لئے آپ کا قدم (ان کی) گردنوں پر ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 7/657)

مزاراتِ اولیا کی طرف سفر کرنا جائز ہے

(2) محبوبانِ خدا کی طرف جانا اور بَعدِ وصال اُن کی قُبور کی طرف چلنا دونوں یکساں (یعنی برابر ہیں) جیسا کہ سیّدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزارِ فائِضُ الْاَنوار کے ساتھ کیا کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/607)

عملِ صالح کے لئے دوسری جگہ

(3) جہاں انسان سے کوئی تَقْصِیْر (خطا) واقع ہو عملِ صالح وہاں سے ہَٹ کر کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/609)

صِدقِ نیّت ضروری ہے

(4) سوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توفیقِ جماعت (یعنی نمازِ باجماعت پانے) کی دعا اور اس پر سچا توکُّل (کر) مولیٰ تبارَک وتعالیٰ جب تیرا حُسنِ نیّت وصِدقِ عزیمت (یعنی اِرادے کی سچائی) دیکھے گا (تو) ضرور تیری مدد فرمائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/90)

والدین کی اصلاح کیسے کریں؟

(5) ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں تو ان سے بہ نرمی وادب گزارش کرے اگر مان لیں بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ غَیبت (یعنی غیر موجودگی) میں ان کے لئے دعا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/157)

حرام جائز نہیں ہو سکتا

(6) حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا، جس وقت جائز ہوتا ہے اس وقت وہ حرام نہیں رہتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/225)

شمسی تاریخ کا اعتبار

(7) شرعِ مُطَہَّر میں تاریخِ قَمری (یعنی چاند کی تاریخ) مُعْتَبَر ہے نہ کہ شَمسی (عیسوی تاریخ)، علماء نے فرمایا: اپنے معاملات میں بھی مسلمانوں کو اس کے اِعتبار کی اِجازت نہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 21/265)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

حرکت میں برکت

(1) حرکت میں بَرکت ہے کہ جو پانی چلتا ہے وہ تازہ رہتا ہے اور جو رُکا رہتا ہے خراب ہو جاتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 9 ربیعُ الاوّل 1438ھ)

عالم بیٹے پر بھی والد کا احترام لازم ہے

(2) بیٹا عالِم ہو اور باپ غیرِ عالِم، پھر بھی بیٹے پر اپنے باپ کا اِحترام لازم ہے، اِحترام کرے گا تو دونوں جہاں میں سعید (یعنی خوش نصیب) ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مَدَنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1436ھ)

عمامے کی برکت

(3) عمامہ شریف باندھنے والا اس کی بَرَکت سے گناہوں سے باز رہتا ہے اور اس کے کردار میں بھی نکھار آجاتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 21 صفر المظفر 1436ھ)

مکان کہاں خریدا جائے؟

(4) ایسے محلّے میں مکان لینا چاہئے جہاں مسجد گیارھویں و بارھویں منانے والوں کی ہو۔ (مَدَنی مذاکرہ، 2 ربیعُ الآخر 1437ھ)

مَدَنی انعامات کی بَرَکات

(5) مَدَنی انعامات، رُوحانیّت پانے کا نسخہ ہیں، اِن پر عمل کرنے سے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ حاصل ہوتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 12 ربیعُ الاوّل 1436ھ)

بزرگانِ دین کا فیض کیسے پائیں؟

(6) اگر آپ بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین کا فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اِن کی سیرت پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِتنا فیض ملے گا کہ آپ دوسروں کو تقسیم کریں گے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 8 ربیعُ الآخر 1436ھ)

www.dawateislami.net

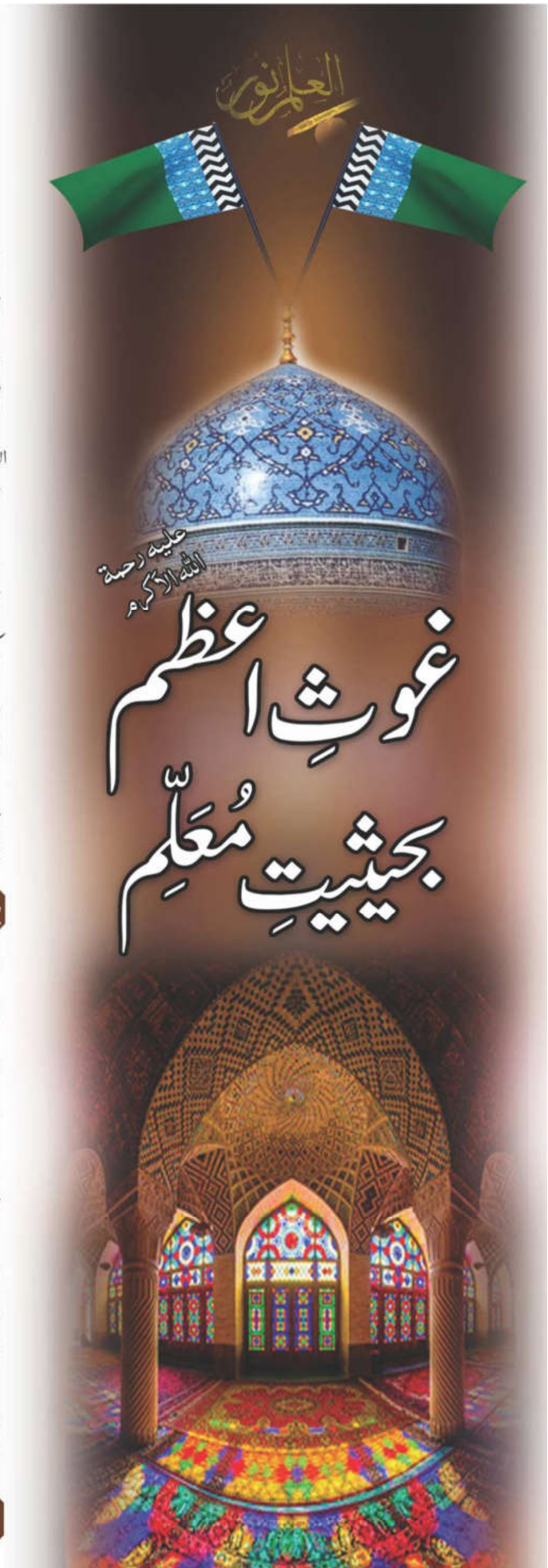

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم بحیثیتِ مُعلّم

محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

بیان و تدریس کے ذریعے نئی نسل میں علمِ دین کی لازوال دولت منتقل کی جاتی ہے جس کی بدولت عقائد و اعمال میں پختگی آتی ہے، اخلاق و کردار نکھرتے ہیں، معاشرے سے جہالت کے اندھیرے دور ہوتے ہیں نیز متقی، پرہیز گار اور ماہر استاد کی زیرِ تربیت رہنے والے طلبہ جس میدان میں قدم رکھتے ہیں کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے۔ شہنشاہِ ولایت حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے علمِ دین کی تکمیل اور زُہد و مجاہدہ کے طویل سفر کے بعد وعظ و تدریس کا آغاز استادِ گرامی حضرت ابو سعد مُخَرِّمِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قائم کردہ مدرسہ سے کیا۔ غوثِ پاک کے وعظ و تدریس کی شہرت کے سبب عاشقانِ علمِ دین کی تعداد اس قدر بڑھی کہ یہ مدرسہ انہیں سمونے سے قاصر رہا اسی لئے مدرسے کی توسیع کی گئی۔(المنتظم، 18/173) حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فقہ، حدیث، تفسیر، نحو جیسے 13 مضامین (Subjects) کی تدریس فرماتے۔ بعدِ نمازِ ظہر قراءتِ قراٰن جیسا اہم مضمون پڑھاتے۔ (قلائد الجواہر، ص 38) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اکتسابِ فیض کرنے والے طلبہ کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے جن میں فُقَہا کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ (مراۃ الجنان، 3/ 267)

صحبتِ غوثِ اعظم کی برکت حضرت سیّدنا عبدُاللہ خشّاب علیہ رحمۃ اللہ الوَہّاب علمِ نحو پڑھ رہے تھے، درسِ غوثِ اعظم کا شہرہ بھی سُن رکھا تھا، ایک روز آپ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے درس میں شریک ہوئے جب آپ کو نحوی نکات نہ ملے تو دل میں وقت ضائع ہونے کا خیال گزرا، اسی وقت غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم آپ کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہماری صحبت اختیار کرلو ہم تمہیں (علمِ نحو کے مشہور امام) سِیْبَوَیہ (کا مثل) بنادیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عبدُ اللہ خشّاب نحوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے درِ غوثِ اعظم پر مستقل ڈیرے ڈال دیئے جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نحو کے ساتھ ساتھ علومِ نقلیہ و عقلیہ پر مہارت حاصل ہوئی۔ (قلائد الجواہر، ص32، تاریخ الاسلام للذھبی، 39/267) حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے علمی موتیوں کی یہ شان تھی کہ 400 عُلَما آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زبان سے ادا ہونے والے علم و حکمت کے لازوال موتیوں کو محفوظ کرنے کے لئے حاضر رہتے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر مع الطریقۃ القادریۃ، ص210)

ایک آیت کی چالیس تفاسیر بیان فرمادیں ایک مرتبہ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

www.dawateislami.net

کسی آیت کی تفسیر بیان فرمارہے تھے، امام ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی اِس درس میں شریک تھے۔ حضورِ غوثِ پاک نے چالیس تفاسیر بیان فرمائیں جس میں سے 11 تفاسیر امام ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے علم میں تھیں جب کہ 29 تفاسیر پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تعجّب اور لاعلمی کا اظہار کیا پھر جب غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ اب ہم قال سے حال کی طرف چلتے ہیں، تو لوگ بہت زیادہ مُضْطَرِب ہو گئے۔ (قلائد الجواھر، ص 38) حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آخری وقت تک تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عہدِ تدریس 33 سال پر محیط ہے۔ (المنتظم، 18/ 173، سیر اعلام النبلاء، 15/ 183، الشیخ عبد القادر الجیلانی، ص 172)

تدریسِ غوثِ اعظم کے نتائج و اثرات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تلامذہ (شاگرد) بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے مثلاً سلطان نورُ الدّین زنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تلمیذِ غوثِ اعظم حضرت حامد بن محمود حرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو حَرّان میں قضا (Justice) اور تدریس (Teaching) کا منصب سونپا۔ تلمیذِ غوثِ اعظم حضرت زینُ الدّین علی بن ابراہیم دمشقی علیہ رحمۃ اللہ القوی سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مُشیر رہے۔ (الشیخ عبد القادر الجیلانی، ص 198) حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے طریقۂ تدریس اور اندازِ تربیت سے طلبہ میں دعوتِ دین کا جذبہ پیدا ہوا اسی جذبے کا نتیجہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگرد مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، تزکیۂ نفس فرمانے اور جہالت کی تاریکی مٹانے کے لئے عالَم میں پھیل گئے۔ فیضانِ غوثِ اعظم کو دنیا بھر میں عام کرنے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تلامذہ و خُلَفا نے بھرپور کردار ادا کیا۔ (مراۃ الجنان 3/ 267، الشیخ عبد القادر الجیلانی، ص 172، 196)

سِلکِ عرفاں کی ضِیا ہے یہی دُرِّ مختار
فخرِ اشباہ و نَظائر بھی ہے عبدُ القادر

(حدائقِ بخشش، ص 69)

ربیع الآخر کے سابقہ شمارے ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا یہ QR CODE اسکین کیجئے

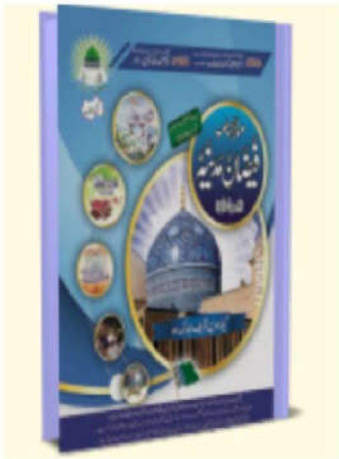

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاَکرم بطورِ خیر خواہ

محمد عباس عطاری مدنی*

دَر و دیوار پَر نُور کی چادر تنی تھی، ہدایت کے تارے صحابۂ کرام، ماہِ رسالت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گِرد جُھرمٹ کئے تھے، نُورانی زبان سے نُورانی ارشاد ہوا: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ یعنی دین خیر خواہی ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کی۔(السنۃ لابن ابی عاصم، ص255، حدیث:1127)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل خیر خواہی میں سے یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھیں، اسلامی حُکّام کی جائز اطاعت، علما کی تعظیم اور مسلمانوں کی خدمت کریں۔(مراٰۃ المناجیح،6/557-558، ماخوذاً)

مسلمانوں کے عظیم خیر خواہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے ملنے والے "خیر خواہی" کے قیمتی موتیوں کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین نے اپنے اعمال و کردار کی زینت بنائے رکھا، ان موتیوں کی چمک اُن کے اخلاق وعادات سے جھلکتی رہی اور ان کی روشنی سے ہر زمانے کے ہر طبقے کے افراد فائدہ اٹھاتے رہے۔ حُضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاَکرم بھی مسلمانوں کے عظیم خیر خواہ اور بڑے ہمدرد تھے، آپ کی سیرتِ مبارکہ میں مسلمانوں کی خیر خواہی و ہمدردی کے کئی واقعات ملتے ہیں **(1)بھٹکے ہوؤں کی خیر خواہی** غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاَکرم خود فرماتے ہیں:"**اللہ** تعالٰی نے چاہا کہ میرے ذریعے مخلوقِ خدا کو نفع ملے چنانچہ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زیادہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا، ایک لاکھ سے زیادہ لُٹیروں اور دھوکے بازوں نے توبہ کی۔"(قلائد الجواہر، ص19) **(2)دینی طلبہ کی خیر خواہی** حضرت ابن قدامہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی بیان کرتے ہیں کہ ہم علمِ دین کی غرض سے حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آخری عمر میں حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے اپنے مدرسے میں ہماری رہائش کا بندوبست کیا۔ آپ ہمارا بہت خیال رکھتے تھے، کبھی ایسا ہوتا کہ اپنے بیٹے حضرت یحییٰ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو بھیج کر ہمارے لئے روشنی و چراغ کا انتظام کر دیا کرتے تھے اور بعض اوقات تو خاص اپنے گھر سے ہمارے لئے کھانا بھجوا دیا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء،15/183)

(3)غریب کی خیر خواہی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ایک محلّے میں جانا ہوا، آپ نے وہاں کے سب سے غریب گھر میں قیام فرمایا، معزّزینِ محلّہ نے بہت اصرار کیا کہ "حضور! ہمارے گھر کو رونق بخشیں" لیکن آپ وہیں مقیم رہے، چنانچہ اِرادت مندوں نے نذرانے پیش کئے، گائے، بکریاں، غلّہ، سونا، چاندی اور بہت سارا سامانِ زندگی وہاں جمع ہو گیا، آپ یہ سارا سامان اُنہی غریب میزبانوں کو عطا فرما کر تشریف لے گئے اور وہ غریب گھرانہ آپ کے قدموں کی برکت سے محلّہ کا امیر گھرانہ ہو گیا۔(بہجۃ الاسرار، ص198، ملخصاً) **(4)محنت کشوں کی خیر خواہی** غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں سونا نذر کیا جاتا تو اُسے خادِم کے ہاتھوں لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے اور فرماتے:"سبزی فروش کو دے دو! نانبائی کو دے دو۔" (بہجۃ الاسرار، ص199) **(5)بھوکوں کی خیر خواہی** آپ کے گھر کے دروازے پر غلام روٹیوں کا تھال لے کر کھڑا ہو جاتا اور آواز لگاتا تھا کہ کس کو کھانا چاہئے؟ کس کو روٹی چاہئے؟ (الروض الزاہر، ص71)

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو ابنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص20)

www.dawateislami.net

غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی تین کرامات

ابو عبید عطاری مدنی*

اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اس پر اپنا خاص فضل فرما کر ولایت سے سَرفراز فرماتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی مَحبّت پیدا کر دیتا ہے پھر یہی مَحبت مخلوقِ خدا کو کھینچ کر ولایت کے ان دَرَخْشاں ستاروں کے دَر پر لے آتی ہے جہاں خَلْقِ خدا کو اپنی حاجت روائی، مشکل کشائی، راہ نُمائی اور قربِ الٰہی پانے کے مختلف راستے نظر آتے ہیں، اولیائے کرام اللہ تعالٰی کی عطا سے مخلوقِ خدا کو فیض اور برکات پہنچاتے ہیں اور اسے اللہ تعالٰی سے ملا دیتے ہیں۔ خلقِ خدا کبھی اس فیض و برکت کو وَعْظ و نصیحت سے پاتی ہے، کبھی اولیاءُ اللہ کے حسنِ اخلاق اور عمل سے اپنے باطن کو روشن کرتی ہے تو کبھی یہی مخلوق اس فیض کو کرامات کی صورت میں دیکھتی ہے اور اپنے ایمان کی کَلی کے کِھلنے اور عقیدت کی گرہ کے مضبوط ہونے کا سامان کرتی ہے۔ غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی، مَحبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ذاتِ گرامی سے بھی بے شمار افراد نے فیض پایا ہے، پارہے ہیں اور تا قِیامت پاتے رہیں گے بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت بھی فیوض و برکات سے حصّہ پائیں گے۔ آپ کی ذات سے بے شمار کرامتوں کا صدور ہوا ہے ان میں سے تین کرامتیں ملاحَظہ کیجئے۔ **(1) ہوا میں اڑ کر غائب ہوگیا** شیخ عبد اللہ محمد حُسینی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور شیخ علی بن ہِیْتی علیہ رحمۃ اللہ القوی حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو دیکھا کہ ایک جوان دروازے پر پڑا ہے، اس نے ہمیں دیکھتے ہی کہا: میرے لئے حضور غوثِ اعظم سے سفارش کر دینا، جب ہم اندر پہنچے تو حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم سے شیخ علی بن ہِیْتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس شخص کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اسے تمہیں دے دیا۔ شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس جوان سے آکر یہ بیان کیا کہ میری سفارش تمہارے حق میں قبول ہوگئی ہے، وہ شخص فوراً ہَوا میں اُڑ کر غائب ہوگیا، پھر ہم نے حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: وہ مرد صاحبِ حال تھا، اِدھر سے گزرا اور دل میں یہ خیال لایا کہ میری مثل یہاں کوئی نہیں ہے، ہم نے اس کا حال سَلَب کر لیا (چھین لیا) اگر شیخ علی بن ہِیْتی نہ آتے تو وہ یوں ہی پڑا رہتا۔ (بہجۃ الاسرار، ص142، برکاتِ قادریت، ص57) **(2) اللہ کے حکم سے مر جا** حضرتِ سیّدُنا ابو العباس احمد بن محمد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم جامع مسجد منصوری تشریف لے گئے جب واپس آئے تو چادر مبارک اُتاری اور ایک بچھو کو نکالا اور فرمایا: مُوْتِیْ بِاِذْنِ اللہِ تَعالٰی یعنی اللہ کے حکم سے مر جا، اسی وقت وہ مر گیا، پھر ارشاد فرمایا: اے احمد! جامع مسجد منصوری سے یہاں تک اس نے مجھے 60 مرتبہ ڈنک مارا ہے۔ (برکاتِ قادریت، ص66) **(3) قافلہ ڈاکوؤں سے بچ گیا** حضرتِ سیّدُنا ابو عَمْرو عثمان اور حضرتِ سیّدُنا ابو محمد عبد الحق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں کہ ہم حُضُور سیّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے دربار میں حاضِر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُضو کر کے کھڑاویں (لکڑی کی بنی ہوئی چپلیں) پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعدِ سلام ایک زور دار نعرہ لگایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی، دونوں چپلیں آناً

www.dawateislami.net

فاناًہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں، پھر تشریف فرما ہوئے، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جُرّأت نہ ہوئی، کچھ دن کے بعد عَجَم سے ایک قافلہ حاضرِ بارگاہ ہوا اور کہا: اِنَّ مَعَنَا لِلشَّیْخِ نَذْرًا یعنی ہمارے پاس شیخ عبد القادر کی ایک نذر ہے، ہم نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اس نذر کے لینے میں اِذن طَلَب کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لے لو۔ تاجروں نے ایک مَن ریشم، کچھ کپڑے کے تھان، سونا اور حُضُور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وہ چپلیں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں۔ ہم نے حیرت سے پوچھا: یہ چپلیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا: ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن (یعنی ڈاکو) جن کے دو سردار تھے ہم پر آپڑے ہمارے مال لُوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اُترے، ہم نے (آپس میں) کہا: بہتر ہو کہ اس وقت ہم اپنے شیخ حضور غوثِ اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر ان کیلئے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضورِ غوثِ پاک کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا، ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے، وہ آکر ہم سے بولے، آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی ہے، وہ ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مَرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک چپل پانی سے بھیگی رکھی ہے، پھر ڈاکوؤں نے ہمارا سارا مال لوٹا دیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص132 ملخصاً)

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یاغوثِ اعظم

(ذوق نعت، ص126)

شاہ زیب عطاری مدنی*

ڈوبی کشتی کنارے لگی

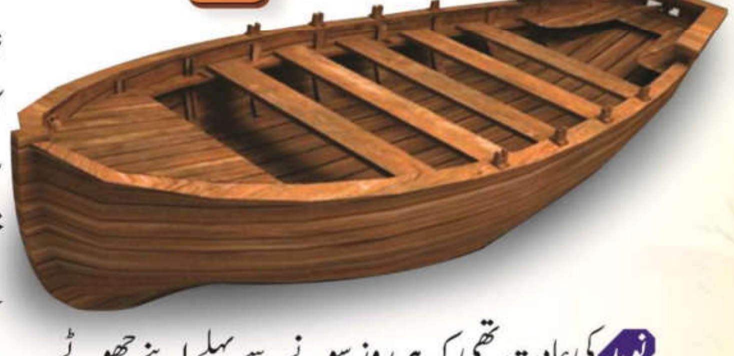

نوید کی عادت تھی کہ ہر روز سونے سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی **جمیل** کے پاس جاتا اور اس سے اچّھی اچّھی باتیں کرتا۔ آج بھی وہ حسبِ معمول چھوٹے بھائی کے پاس گیا اور سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! **جمیل** وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! سلام کا جواب دیتے ہی جمیل نے کہا: بھائی! آج کلاس میں ٹیچر نے اللہ پاک کے ایک وَلی کے بارے میں بڑی پیاری سچّی حکایت سنائی تھی۔ **نوید** اچھا! وہ حِکایَت مجھے بھی سنائیں۔ **جمیل** ضَرور! ٹیچر نے بتایا تھا کہ چَھٹی صَدی ہجری میں اللہ پاک کے ایک ولی تھے، جن کا نام عبدُ القادر اور لَقَب غوثِ اعظم تھا۔ وہ ایک بار دریا کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک 90 سال کی بُڑھیا کو دیکھا جو رو رہی تھی۔ آپ کے ایک مُرید نے کہا: حضور! اس بڑھیا کا ایک ہی بیٹا تھا، بے چاری نے اس کی شادی کرائی، جب دولہا نِکاح کرکے دُلہن کو اسی دریا سے کشتی کے ذریعے اپنے گھر لا رہا تھا کشتی اُلٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعہ کو آج 12 سال گزر چکے ہیں مگر ماں بے چاری کا غم جاتا نہیں، روزانہ دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پاکر رو رو کر چلی جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس بڑھیا پر بڑا تَرس آیا اور آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔ آپ کی دُعا کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کشتی اپنے تمام تر سامان، دولہا، دُلہن اور باراتیوں کے ساتھ پانی پر نظر آنے لگی اور چند ہی لمحوں میں کنارے پر آپہنچی۔ تمام باراتی سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر جا پہنچے۔ آپ کی اس کرامت کو سُن کر کئی کُفّار نے اسلام قبول کرلیا۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص 63)

نوید واہ بھئی! یہ تو بہت اچّھی حِکایت ہے، میں آپ کو اُن بزرگ کے بارے میں کچھ اور باتیں بتاؤں جو شاید آپ کو ابھی تک پتا نہ ہوں؟ **جمیل** ہاں! کیوں نہیں! **نوید** سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے جیسا کہ 1 آپ کی عادت تھی کہ جب بے وُضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نمازِ نَفْل پڑھ لیتے 2 15 سال تک ہر رات میں پورا قراٰنِ پاک ختم کرتے رہے 3 آپ عشا کی نماز کے لئے وُضو کرتے اور پوری رات عبادت کرتے رہتے پھر اسی وُضُو سے ہی فجر کی نماز پڑھتے اور اسی طرح 40 سال تک کرتے رہے 4 بچپن ہی میں اپنی والدہ کی اجازت سے دین سیکھنے کے لئے اپنے گھر سے دُور بغداد تشریف لے گئے۔ **جمیل** آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ان کے بارے میں ایسی پیاری پیاری باتیں بتائیں، لیکن یہ بھی تو بتائیں کہ آپ کو یہ سب باتیں کہاں سے پتا چلیں؟ **نوید** یہ سب باتیں اور بہت کچھ میں نے ایک کتاب سے پڑھا ہے جس کا نام ہے ”غوثِ پاک کے حالات“ اسے مکتبۃ المدینہ نے چھاپا ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ **جمیل** آپ مجھے وہ کتاب دے دیں تاکہ میں بھی اسے پڑھ سکوں۔ **نوید** کیوں نہیں! لیکن ابھی آپ سو جائیں صُبْح فَجْر کی نماز کے بعد لے کر پڑھ لیں۔

www.dawateislami.net

اشعار کی تشریح

ابو الحسّان عطاری مدنی*

ماہِ فاخر ربیعُ الآخر کی گیارہ تاریخ کو حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا عرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جسے عوامی زبان میں **"گیارھویں شریف"** بھی کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان **"قبالۂ بخشش"** سے منقبت کے دو اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

> مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
> قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

الفاظ و معانی: مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ: اے میرے مرید! خوف نہ کر۔ **بندہ:** غلام۔

شرح: حضور سیّدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے غلاموں کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

> مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
> عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

(قصیدۂ غوثیہ، مدنی پنج سورہ، ص264)

میرے مرید! خوف نہ کر، اللہ میرا رب ہے، اس نے مجھے ایسی بلندی عطا فرمائی کہ میں اپنے مقاصد کو پہنچ گیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے ایک شعر میں اس مبارک فرمان کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

> لَا تَخَفْ حشر میں کہتے ہوئے آجانا تم
> جیسے دنیا میں یہ ارشاد سنایا یاغوث

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص541)

> شفا پاتے ہیں صد ہا جاں بلَب اَمراضِ مُہلِک سے
> عجب دارُ الشِّفاء ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

الفاظ و معانی: صدہا: سینکڑوں۔ **جاں بلَب:** مرنے کے قریب۔ **اَمراضِ مُہلِک:** ہلاک کرنے والی بیماریاں۔ **دارُ الشِّفاء:** شِفاخانہ۔

شرح: حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا آستانۂ عالیہ ایک ایسا شِفا خانہ ہے جس کی برکت سے سینکڑوں ہزاروں بیماروں کو شِفا حاصل ہوتی ہے جن میں قریبُ الموت (مرنے کے قریب) لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

ایک بار بغدادِ مُعلّٰی میں طاعون (Plague) کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے سرکارِ بغداد حضور سیّدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اس مصیبت سے نجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ ارشاد فرمایا: ہمارے مدرسے کے اِرد گرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرسے کے کنوئیں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ ہر مرض سے شفا پائے گا۔ چنانچہ گھاس اور کنوئیں کے پانی سے شِفا ملنی شروع ہوگئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے طاعون ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر مترجم، ص105 ملخصاً، منے کی لاش، ص7)

www.dawateislami.net

اشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مدنی*

ربیعُ الآخر کے مہینے میں مسلمان عقیدت و احترام کے ساتھ حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کا سالانہ عُرس مبارک (یعنی گیارھویں شریف) مناتے ہیں۔ اس مناسبت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کا ایک شعر ضروری وضاحت کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

بَہجَت اس سِر کی ہے جو بَہجَۃُ الْاَسْرار میں ہے
کہ فلک وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا

الفاظ و معانی بَہجَت: خوشی۔ سِر: راز۔ بَہجَۃُ الْاَسْرار: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے حالات پر لکھی گئی اَوَّلین اور مُسْتَنَد ترین کتاب۔ فلک وار: آسمان کی طرح۔

شرح بَہجَۃُ الْاَسْرار نامی کتاب میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے کہ "میرا دستِ حمایت میرے مریدوں پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر۔" اس مبارک فرمان کو سُن کر آپ کے مُرید بہت خوش ہیں۔

بَہجَۃُ الْاَسْرار کے مصنف اس مبارک کتاب کے مصنّف حضرت سیّدنا امام اَبُوالْحَسَن علی بن یوسف لَخْمی شَطَّنَوفی شافِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین و بزرگ اور بِالخصوص فنِّ قِراءَت کے امام تھے۔ بڑے بڑے ائمہ وعُلَما نے ان کی شاگردی اختیار کی۔

کتاب کی اہمیت بَہجَۃُ الْاَسْرار و مَعْدَنُ الْاَنْوار حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے حالاتِ زندگی سے متعلّق اِبتدائی کتابوں میں سے ایک نہایت مُسْتَنَد کتاب ہے۔ دو وُجوہات کی بِنا پر اس کتاب کو اہمیّت حاصل ہے۔ (1) اس کتاب کے مُصنّف زمانۂ اقدس حضور پُرنور غوثُ الثَّقَلین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے نہایت قریب ہیں۔ ان کے اور غوثِ پاک کے درمیان صرف دو واسطے ہیں اور آپ غوثِ پاک کے پوتے کے فیض یافتہ ہیں۔ (2) حدیث کی کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی روایات کو سَنَد سے بیان کیا گیا ہے یعنی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منسوب اقوال اور واقعات مُصنّف تک جن لوگوں کے ذریعے پہنچے ہیں ان کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ حالاتِ غوثِ پاک پر لکھی جانے والی اکثر کتابوں میں بَہجَۃُ الْاَسْرار سے اِستِفادہ کیا گیا ہے۔

مُریدوں کے لئے بِشارتیں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کے مذکورہ شعر میں جس فرمانِ عالیشان کی طرف اشارہ ہے، "غوث" کے 3 حروف کی نسبت سے اس سمیت تین فرامینِ غوثیہ ملاحظہ فرمائیے: (1) مجھے تاحدِّ نظر وسیع ایک رجسٹر دیا گیا جس میں میرے اَصْحاب اور قِیامت تک ہونے والے مُریدین کے نام تھے اور کہا گیا: ان سب کو تمہارے حوالے کر دیا گیا (2) مجھے میرے رب کی عزّت وجَلال کی قسم! بیشک میرا ہاتھ میرے مُرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر (3) اگر میرا مُرید اچّھا نہیں تو کیا ہوا، میں تو اچّھا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ص193)

بَلِیّات و غم واَفکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

www.dawateislami.net

اشعار کی تشریح

حیدر علی مدنی*

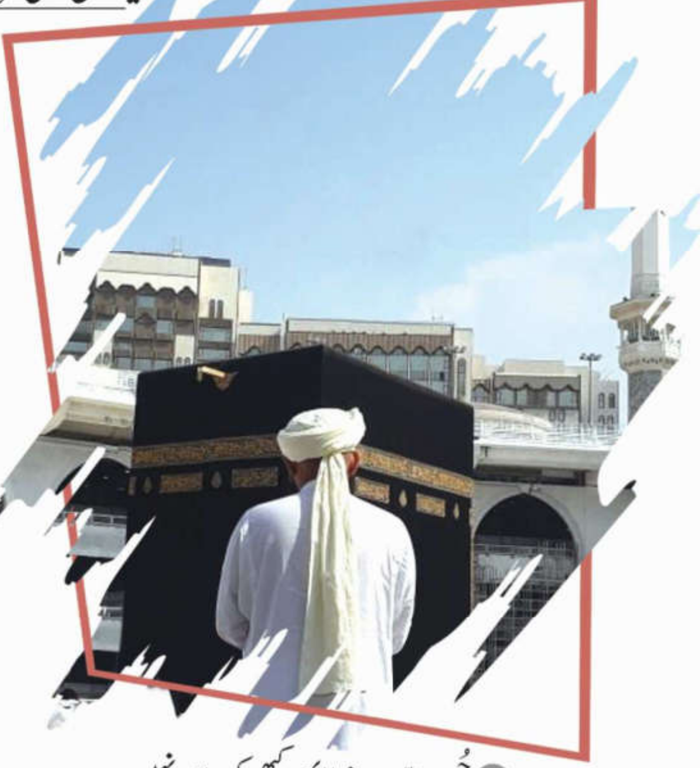

① حُسنِ نیّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا(1)

الفاظ و معانی: حُسنِ نیّت: نیک نیتی، خلوصِ دل۔ دوگانہ: نماز کی دو رکعتیں (نمازِ غوثیہ مراد ہے)۔

شرح: یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھنا رائیگاں نہیں جاتا بلکہ جس مقصد کیلئے پڑھی جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔

نمازِ غوثیہ کا طریقہ: حنفیوں کے بہت بڑے امام حضرت علّامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ نمازِ غوثیہ کی ترکیب نقل فرماتے ہیں: دو رَکْعت نَفْل یوں پڑھے کہ ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے، سلام پھیر کر گیارہ مرتبہ دُرود و سلام پڑھے، پھر بغداد کی طرف (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرب و شمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) گیارہ قدم چل کر غوثِ پاک کا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِنْ شَآءَ اللہ وہ حاجت پوری ہو گی۔ (نزھۃ الخاطر، ص67)

نمازِ غوثیہ مجرّب عمل ہے: حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا فَصَحَّ یعنی بارہا نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا گیا، دُرُست نکلا (یعنی مقصد پورا ہوا)۔ (نزھۃ الخاطر، ص67)

② قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

شرح: یاغوث پاک! خدائے کریم آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ عہد و اِقرار لے کر آپ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پہلے مصرعے میں در اصل سیّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول مبارک کی طرف اشارہ ہے۔

فرمانِ غوثِ پاک: شیخ نورُ الدّین علی بن یوسف شَطَّنَوفی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: یُقَالُ لِی یَاعَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّیْ عَلَیْکَ کُلْ، بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اِشْرَبْ یعنی (حضرت سیّدُنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) مجھے کہا جاتا ہے کہ عبد القادر! تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم! پی لے۔ (بہجۃ الاسرار، ص49)

شانِ مصطفےٰ کے مَظْہَر: شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ　　عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

یعنی ہر ولی کسی نبی علیہ السّلام کے قدم پر ہوتا ہے اور بے شک میں نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدمِ اقدس پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کمال (یعنی مکمّل چاند) ہیں۔ (شرح قصیدہ غوثیہ، ص278)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے بارے میں فرماتے ہیں: یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیُسْقِیْنِیْ یعنی میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (مسلم، ص429، حدیث: 2566)

بے شک ہمارے حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ حُضور خاتَمُ النَّبِیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جمال و کمال کے مَظْہَر تھے جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ عبد القادر! تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم! پی لے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(1) یہ دونوں اشعار سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لئے گئے ہیں۔

www.dawateislami.net

قسط: 1

مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟

راشد علی عطاری مدنی*

کیسا ہونا چاہئے؟

بیعت کیا ہے؟ کسی پیر کامل (1) کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کا اِرادہ کرنے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت کا ذریعہ بنانے کا نام بیعت ہے۔ (پیری مریدی کی شرعی حیثیت، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ص3) **مقصدِ بیعت** مرید ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان مُرشِدِ کامل کی راہنمائی اور باطنی توجہ کی برکت سے سیدھے راستے پر چل کر اپنی زندگی شریعت و سنّت کے مطابق گزار سکے۔ پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کے لئے کچھ آداب ہیں جن کا خیال رکھنا مرید کے لئے بے حد ضروری ہے، **"مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟"** اس بارے میں چند مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں:

1 ہمیشہ پیر و مُرشد کا باادب رہے کہ باادب ہی بانصیب ہوتا ہے اور بے ادبی کرنے والا شخص کبھی فیض نہیں پا سکتا۔ حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مِصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔" (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص319) 2 مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے اس کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسا لینا ضروری ہے، جیسا کہ غوثِ زماں حضرت سیّدنا شیخ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مرید پیر کی محبت سے کامل نہیں ہوتا کیونکہ مُرشِد تو سب مریدوں پر یکساں شفقت فرماتے ہیں بلکہ یہ مرید کی مُرشِد سے محبت ہوتی ہے جو اسے کامل کے درجے پر پہنچاتی ہے۔ (کامل مرید، ص21، الابریز، 2/73، 74، 77 ملخصاً) 3 مرید اپنے مُرشِد کے ہاتھ میں "مُردہ بدستِ زندہ" (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) 4 مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے ضروری ہے کہ کبھی بھی خود کو علم و عمل میں مُرشِد سے فائق (اعلیٰ) نہ جانے اگرچہ علمائے زمانہ میں شمار کیا جاتا ہو، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: لینے والے کو چاہئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو، اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑ دے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا سمجھے گا تو: ع "انائے کہ پر شد دگر چون پرد" "یعنی بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص142) 5 مُرشِد کی رِضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، مُرشِد کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی جانے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) 6 اپنے پیر پر کبھی اعتراض نہ کرے بانیِ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ حضرت سیّدنا شہابُ الدین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: پیر پر اعتراض کرنے سے ڈرنا چاہئے کہ یہ مریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے، شاید ہی کوئی مرید ہو جو پیر پر اعتراض کرنے کے باوجود فلاح پا جائے۔ (عوارف المعارف، ص62) 7 اپنے مُرشِد اور پیر بھائیوں سے مَحبّت کرے۔ حضرت شیخ عبد الرحمٰن جیلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مُرشِد اور اپنے پیر بھائیوں کی مَحبّت سے رُوگردانی کرنے (منہ پھیرنے) والا پائے تو اسے جان لینا چاہئے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دُھتکارا جا رہا ہے۔ (آدابِ مُرشدِ کامل، ص53)

(بقیہ آئندہ شمارے میں)

(1) پیر کی چار شرائط ہیں: (1) صحیح العقیدہ سنّی ہونا (2) ضروری علم کا ہونا (3) کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا (4) اجازتِ صحیح متصل ہونا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/491)

www.dawateislami.net

مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟

(دوسری اور آخری قسط)

راشد علی عطاری مدنی*

کیسا ہونا چاہئے؟

(8) پیر و مُرشِد کے خلاف نہ خود بولے اور نہ ہی کسی کی بات سنے، چنانچہ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: مُرید کو چاہئے کہ اپنے مُرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان بند کرلے (یعنی مرشد کے خلاف باتیں کرنے والے کی گفتگو سُننا تو دُور کی بات اُس کے سائے سے بھی بھاگے) اور مرید کسی بھی مَلامَت کرنے والے کی مَلامَت کو نہ سنے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مُرشِد سے نفرت دلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر (یعنی مرید کو مُرشِد سے دور کرنے پر) قدرت نہ پاسکیں۔ (انوارِ قدسیہ، جزء ثانی، ص3، کامل مرید، ص30) (9) پیر و مُرشِد کی کسی بات پر "کیوں" نہ کہے اور عمل کرنے میں دیر نہ کرے بلکہ سب کاموں پر اسے تَقدِیم (یعنی اَوّلیَّت) دے۔ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کو کبھی "کیوں" نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مُرید نے اپنے مُرشِد کو "کیوں" کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔ (انوارِ قدسیہ، ص26)

(10) اپنے پیر کو اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر جانے۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے ارشاد فرمایا: جب تک مُرید یہ اعتقاد (یعنی یقین) نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اَولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے، نَفع (یعنی فیض) نہ پائے گا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص402) (11) یَكْ دَرگِیرمُحکَم گِیر (یعنی ایک دروازہ پکڑ، مضبوطی سے پکڑ) پر عمل کرتے ہوئے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے تب بھی اپنے مُرشِد کے سِوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملخصاً) (12) اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو اسے بھی اپنے مُرشِد ہی کی عطا اور انہی کی نَظرِ توجّہ کا صدقہ جانے۔ (ایضاً) (13) مال، اولاد، جان، سب ان پر تصدُّق کرنے (یعنی لُٹانے) کو تیّار رہے۔ (ایضاً) (14) ان کے حضور بات نہ کرے، ہنسنا تو بڑی چیز ہے۔ ان کے سامنے آنکھ، کان، دل ہَمہ تَن (یعنی مکمّل طور پر) انہی کی طرف مصروف رکھے۔ (ایضاً) (15) پیر و مُرشِد کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، اِن کی اولاد، ان کے مکان، ان کے مَحلّے، اِن کے شہر کی تعظیم کرے۔ اِن کی غَیْبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی اِن کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے۔ اگر وہ زِندہ ہیں تو اِن کی صحت و سلامتی و عافیت کی دُعا روزانہ بکثرت کرتا رہے اور اگر وصال ہو گیا تو روزانہ اِن کو ایصالِ ثواب پہنچائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملخصاً) اگر مُرید ان مَدَنی پھولوں کے مطابق زندگی گزارے گا تو ہر وَقت اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و مشائخِ کِرام علیہم الرَّحمۃ کی مدد زندگی میں، نَزع میں، قَبر میں، حَشر میں، مِیزان پر، پُل صِراط پر، حوضِ کوثر پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "آدابِ مُرشِدِ کامل" اور رسائل "کامل مرید" اور "پیر پر اعتراض منع ہے" پڑھئے۔

www.dawateislami.net

آپ کے سوالات کے جوابات

مفتی ابوالحسن فضیل رضا عطّاری*

ایک پیر کا مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی بیعت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی کسی پیر کا مُرید ہو اور اب دوسرے سلسلے میں مُرید ہونا چاہتا ہو تو کیا وہ دوسرے سلسلے میں مُرید ہو سکتا ہے؟

(سائل: قاری "ماہنامہ فیضانِ مدینہ")

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوسرے سلسلے میں مُرید ہونے سے مراد اگر پہلے جامع شرائط پیر کی بیعت ختم کر کے، دوسرے سے مُرید ہونا ہے تو یہ ناجائز ہے، کہ کسی شرعی ضرورت کے بغیر پیر بدلنا جائز نہیں اور ضرورتِ شرعی سے مراد پہلے پیر کا جامعِ شرائط نہ ہونا ہے۔ اسی طرح پہلے جامعِ شرائط پیر صاحب سے اپنی بیعت قائم رکھتے ہوئے دوسری جگہ مُرید ہونے کی بھی اجازت نہیں، اس سے بھی ضرور بچنا چاہئے کیونکہ دو جگہ مُرید ہونے والا کسی طرف سے بھی فیض نہیں پاتا۔

البتہ ایک پیر کا مُرید رہتے ہوئے دوسرے پیر سے طالب ہو سکتے ہیں اور طالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جامعِ شرائط پیر ہی کا مُرید رہے اور دوسرے جامعِ شرائط پیر سے بھی فیض حاصل کرنے کے لئے طالب ہو جائے۔ ہاں یہ ضَروری ہے کہ اُس سے جو کچھ حاصل ہو اُسے اپنے پیر ہی کی عطا جانے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ پیر کی چار شرائط ہیں: " 1 سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو 2 اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے 3 فاسقِ مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو 4 اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تک متّصل ہو۔" ان میں سے ایک بھی کم ہو تو بیعت کرنا اور اس سے طالب ہونا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

دیور اور جیٹھ سے پردے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دِین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دیور اور جیٹھ سے پردے کا کیا حکم ہے؟ اور جوائنٹ فیملی کہ جس میں سب دیور اور جیٹھ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں، اس صورت میں ان سے پردہ کیسے کیا جائے؟ بیان فرمادیں۔

(سائلہ: بنتِ بشیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دیور، جیٹھ وغیرہ غیر مَحارِم رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے بلکہ پردہ کے معاملے میں ان سے زیادہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جان پہچان اور رشتہ داری کی وجہ سے ان کے درمیان جھجک کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایک بالکل ناواقف اجنبی کے بمقابلہ ان سے فتنوں کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے۔ نیز جوائنٹ فیملی ہونے کی صورت میں بھی عورت کو ان سے احتیاط کرنی ہوگی، پانچ اعضاء یعنی چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ بقیہ تمام اعضاء کا مکمل پردہ کرنا ہوگا۔ ان کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی میں جمع ہونا یا ان کے سامنے اس حالت میں آنا کہ بال، گردن، ہاتھوں کی کلائی، پاؤں کی پنڈلی، پیٹ یا پیٹھ وغیرہ اعضائے سَتْر میں سے کچھ ظاہر ہو سخت حرام و گناہ ہے، یونہی ایسے باریک کپڑے پہن کر ان کے سامنے آنا کہ جن سے اعضائے سَتْر کی رنگت ظاہر ہو، یہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ان سے حاجت ہو تو گفتگو کی جائے اور اس میں بھی سخت احتیاط کی جائے، ہنسی مذاق دَر کنار بات چیت میں بے تکلفی بھی ہر گز نہ برتی جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اور مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے

گیارھویں شریف، عرس منانا، اللہ کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعا مانگنا، مزارات پر حاضری دینا، گھر میں غوث پاک کی تصویر لگانا اور دیگر بہت سے اہم موضوعات پر

سوالات کے جوابات اور شارٹ کلپس دیکھنے سننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر media library وزٹ کیجئے:

www.dawateislami.net/medialibrary:

یا یہ Q.R Code اسکین کیجئے۔

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے اور اس سے عورتیں بیعت ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پیر کا مرد ہونا ضرور ہے لہٰذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت پیر نہیں بنی، اس لئے عورت کو پیری، مریدی کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی خاتون کی مریدنی بنے، لہٰذا خواتین کو بھی چاہیے کسی جامع شرائط پیرِ کامل مرد سے بیعت ہوں۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصدِّق	مُجِیب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی

www.dawateislami.net

فرد

دِلوں پر حکومت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

اللہ پاک کی عطا سے ہمارے غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق پیدائشی ولی تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بے شمار کرامتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ لوگوں کے دل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قبضے میں تھے، چنانچہ شیخ شہابُ الدّین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القَوی فرماتے ہیں: مجھے علمِ کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں بھی حفظ کرلیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا۔ میرے چچا مجھے اس سے روکا کرتے۔ ایک دن وہ مجھے بارگاہِ غوثیت میں لے گئے اور راستے میں فرمایا: اے عمر! ہم اِس وقت اُن کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جن کا دل اللہ تعالٰی کی طرف سے خبر دیتا ہے لہٰذا اُن کے سامنے احتیاط کے ساتھ حاضر ہونا تاکہ ان کے دیدار کی برکتیں پاؤ۔ وہاں پہنچ کر میرے چچانے غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق سے عرض کی: میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علمِ کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں مگر نہیں مانتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علمِ کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینے پر پھیرا، خدا کی قسم! ہاتھ ہٹنے نہ پایا تھا کہ مجھے اُن کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور اُن کے تمام مَطالب اللہ تعالٰی نے مجھے بُھلا دیئے اور میرے سینے میں فوراً علمِ لَدُنّی بھر دیا، تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس سے علمِ الٰہی کا گویا (بیان کرنے والا) ہو کر اُٹھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے بعد عراق میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص70) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اس سے بڑھ کر دِلوں پر قابو اور کیا ہوگا کہ ایک ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر مَحْو فرما دیں (یعنی مٹا دیں) کہ نہ ان کا ایک لفظ یاد رہے اور نہ اس علم کا کوئی مسئلہ اور ساتھ ہی علمِ لَدُنّی سے سینہ بھر دیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/390)

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ بندہ مجبور ہے خاطِر پہ ہے قبضہ تیرا (حدائقِ بخشش، ص30)

(یعنی میں اپنا مطلب اور غرض حضور غوث پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں کیونکہ آپ کا غلام (احمد رضا) مجبور ہے اور اس کے دل پر آپ کا قبضہ و حکومت ہے۔)

کرامت کسے کہتے ہیں؟ ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/58) کرامت کی دو قسمیں ہیں: (1) محسوسِ ظاہری (2) معقولِ معنوی۔ عوام صرف کراماتِ محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اُڑنا، صدہا منزل (ہزاروں میل) زمین ایک قدم میں طے کرنا اور آنکھوں سے چُھپ جانا کہ سامنے موجود ہو اور کسی کو نظر نہ آئیں جبکہ کراماتِ معنویہ کو صرف خَواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر شریعت کے آداب کی حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں (اوصاف) حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے، تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر اِلتِزام (استقامت) رکھے، ان کرامتوں میں مَکر و اِستِدْراج (دھوکا دہی) کو دَخْل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مَکْرِ نِہاں (چھپے ہوئے دھوکے) کی مُداخلَت ہوسکتی ہے پھر یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں اِستقامت کا نتیجہ ہوں یا خود اِستقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/549تا550)

میرا تمام عاشقانِ رسول کو **مَدَنی مشورہ** ہے کہ وہ حضور غوثِ اعظم، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، محبوبِ سُبحانی، شہبازِ لامَکانی حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیں اور امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخل ہو جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں فیضانِ غوثِ اعظم سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

روشن مستقبل

بزرگوں کا عُرس

خضر حیات عطاری مَدَنی*

داؤد صاحب بازار (Market) جانے لگے تو حَسَن رَضا بھی اپنے ابّو جان کے ساتھ ہولیا۔ آج خلافِ معمول داؤد صاحب نے دودھ زیادہ خریدا تو حسن رضا نے پوچھا: ابّو جان! آج اتنا زیادہ دودھ کیوں خرید لیا ہے آپ نے؟ ابّو جان: بیٹا! آج 11 ربیعُ الآخر ہے اور اس دن سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے تو ان کے عُرس کے سلسلے میں ہم بھی اپنے گھر میں نیاز (لنگر) کا اہتمام کریں گے، اس لئے آج دودھ زیادہ خریدا ہے۔

حَسن رضا: ابّو جان! یہ ”عُرس“ کیا ہوتا ہے؟ ابّو جان: بیٹا! ویسے تو عُرس عربی زبان میں شادی (Marriage) کو کہا جاتا ہے، اور اسلام میں بزرگانِ دین کی سالانہ فاتحہ کی محفل جو ان کی تاریخِ وفات پر ہو اسے بھی عرس کہتے ہیں، کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں جب سوالات کرنے والے فرشتے میّت کا امتحان لیتے ہیں اور وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْس لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَہْلِہٖ اِلَیْہ یعنی اُس دُلہن کی طرح سوجا کہ جس کو اس کے گھر والوں کے سوا کوئی نہیں جگاتا۔ (ترمذی، 2/337، حدیث: 1073) تو چونکہ فرشتوں نے ان کو عَرُوس کہا ہوتا ہے اس لئے وہ دن عُرس کہلاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/134)

اسی وجہ سے جس تاریخ کو صحابۂ کرام، تابعین، عُلَمائے دین اور اولیائے کرام میں سے کوئی اس دنیا سے رُخصت ہوئے ہوتے ہیں اس تاریخ کو عقیدت مندوں کی ایک تعداد ان کے مزارات پر حاضری دیتی ہے اور فیض یاب ہوتی ہے، ان سے محبّت رکھنے والے مسلمان ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مزارات کے قریب اور دیگر مقامات پر دِینی محافل کا اہتمام کرتے ہیں جن میں تلاوت و نعت اور ذِکر و اَذْکار کے علاوہ عُلَما و مُبَلِّغِیْن بیانات کے ذریعے اللہ پاک کے اَحکامات، اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں، صاحبِ مزار کا تعارف، ان کی سِیرت کے بارے میں بتاتے اور بزرگوں کی تعلیمات لوگوں میں عام کرتے ہیں۔ انہی محفلوں کو ”بزرگوں کا عُرس“ کہا جاتا ہے۔ 11 ربیعُ الآخر کو سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر سیدنا غوثِ اعظم عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کا عُرس مبارک بڑے ہی ادب و احترام سے منایا جاتا ہے، کئی عاشقانِ غوثِ اعظم اس کو بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں۔ ابّو جان! عُرس منانے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ حَسن رضا نے سوال کیا۔

ابّو جان: آپ نے بہت ہی اچّھا سوال کیا، حسن بیٹا! اللہ پاک کے نیک بندوں کا عرس منانے کے ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں: (1) سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس سے

www.dawateislami.net

ہم پر اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے، روایت میں ہے: اللہ کے نیک بندوں کے ذِکر کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء،7/335،رقم:10750) 2 ان کا ذکرِ خیر کرنے اور سننے سے ہمارے دل میں نیک بندوں کی مَحبّت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کل قیامت میں ہم اللہ کے ان پیاروں کے ساتھ ہوں گے کیونکہ جو اللہ کی رضا کے لئے کسی سے مَحبّت رکھے وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔ 3 عرس منانے کی برکت سے ہمیں بزرگوں اور نیک بندوں کی زندگی کے بارے میں معلومات (Information) حاصل ہوتی ہیں کہ انہوں نے کس طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی زندگی گزاری 4 اسی طرح ان کے تقویٰ و پرہیز گاری اور علم و عمل کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی تقویٰ و پرہیز گاری اور علم و عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں بھی بزرگوں سے مَحبّت کا اظہار اور ان کی برکتیں پانے کے لئے ان کا عرس منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

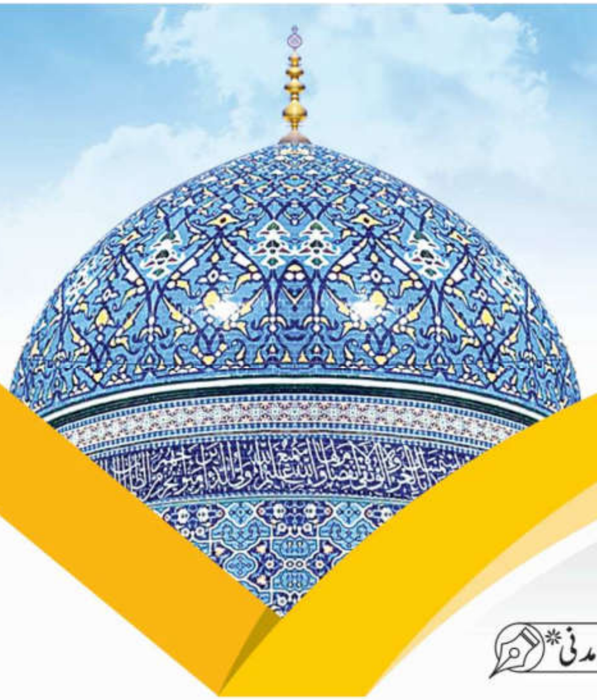

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی 7 نصیحتیں

اویس یامین عطاری مدنی*

محبوبِ سبحانی، قُطبِ ربّانی، حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اللہ کریم کی عبادت اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے گزری ہے۔ آپ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات (Sayings)، تالیفات (Books) اور بیانات (Speeches) کے ذریعے لوگوں کو گُمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامْزَن فرماتے رہے، چنانچہ ”اَخْبَارُ الْاَخْیَار“ میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر مُبارک کے 33 سال دَرْس وتَدریس اور فتویٰ نَویسی میں بَسَر فرمائے، جبکہ 40 سال مخلوقِ خدا کو وَعظ ونصیحت فرماتے رہے۔ (اخبار الاخیار، ص9)

شیخ عبدُالحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت شیخ (عبدُالقادر جیلانی) رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں غیر مسلم، آپ کے دَسْتِ مبارک پر دولتِ ایمان سے مُشَرَّف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گُمراہ اور بَدمذہب اَفراد، آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے۔ جب پانچ سو(500) سے زیادہ غیر مسلم اور لاکھوں سِیاہ کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور بداَعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے؟ (یعنی ہر ایک ہی آپ کے فرامینِ مُبارکہ سے مُسْتَفِیْد ہوتا تھا) (اخبار الاخیار، ص13)

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ملفوظات ہر عام و خاص کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، آیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے 7 فرامین ملاحظہ کرتے ہیں:

1 رضائے الٰہی پر راضی رہئے: ایک مسلمان کو اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنا چاہئے کہ نعمتیں بھی اُسی کی دی ہوئی ہیں اور آزمائشیں بھی اُسی کی طرف سے آتی ہیں، مگر انسان نعمتیں سمیٹتے وقت تو ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتا ہے لیکن آزمائش کے وقت شِکْوَہ و شکایت زبان پر لے آتا ہے۔ حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے کے بارے میں فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندے!) اگر تیری قسمت میں نعمت کا ملنا ہے تو وہ تجھے ضرور مل کر رہے گی، چاہے تُو اس کو طلب کرے یا ناپسند کرے! اور اگر تیری قسمت میں مصیبت وتکلیف ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، تُو خواہ اسے ناپسند کرے یا اس سے بچنے کی دعا کرے تو بھی وہ مصیبت تجھ پر آکر رہے گی۔ اپنے تمام اُمور اللہ پاک کے حوالے کر دے، اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر ادا کر اور اگر آزمائش کا سامنا ہو تو صبر کر۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص24 ماخوذاً)

2 خوفِ خدا: پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کے لئے خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضَروری ہے، کیونکہ جب تک خوفِ خدا نہیں ہو گا گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال کرنا دُشوار ہے۔ حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو اللہ کریم سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ پاک جنّت اور جہنم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی

www.dawateislami.net

مستحق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔ اس کی اطاعت کر، اس کے احکام بجالا اور اس کی ممنوعات (یعنی منع کردہ کاموں) سے باز رہ، تُو اس کی بارگاہ میں توبہ کر اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گریہ وزاری کر اور جب تُو صِدقِ دل سے توبہ کرے گا اور اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کرے گا تو اللہ کریم تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔(الفتح الربانی، ص75 ملخصاً)

3 **مبلغ کو با عمل ہونا چاہئے:** اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خود باعمل ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر ہو گا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہو گی۔ حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: خود عمل کئے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اہمیت (Importance) نہیں رکھتا۔ خود عمل نہ کرکے دوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، ص78 ملخصاً)

4 **فکرِ آخرت:** فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: (اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشقّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی فانی نعمتوں کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ کریم کے پاس ہے (اور ہمیشہ رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟ (الفتح الربانی، ص222 ملخصاً)

5 **توبہ:** انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اس کو غنیمت سمجھو کہ وہ عنقریب تم پر بند کردیا جائے گا، جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو، اس کو غنیمت سمجھو اور جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اسے غنیمت سمجھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ (الفتح الربانی، ص29)

6 **خوابِ غفلت سے بیداری:** موت سے غافل اور لمبی امیدیں لگائے رکھنے والے شخص کو حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ پاک کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر! اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ! اور دنیا سے رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھا کر) یاد رکھ! مؤمن کے لئے یہ مُناسب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصِیّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔ اے بندے! تیرا کھانا پینا، اہل وعیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحْباب سے مِلنا مِلانا ایک رخصت ہونے والے شخص کی طرح ہونا چاہئے، اس لئے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں تو اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہئے۔ (الفتح الربانی، ص220 ملخصاً)

7 **نفس کی ہلاکتوں سے کیسے بچیں:** نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے حُضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فِطرت (Nature) ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اِصلاح پذیر ہو گا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وقت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو (یعنی اس کی مخالَفت پر کمربستہ رہو)۔ اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لئے وَبال ثابت ہو گی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضَروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔ جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا، اسے اللہ کریم کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنے نَفْس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر دے، جبھی تیرا نَفْس تیرا مُطیع ہو گا۔

(الفتح الربانی، ص139، 140 ماخوذاً)

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فرامین پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی چار نصیحتیں

بلال حسین عطاری مدنی*

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المُبین کے فرامین ہمارے لئے زندگی کے کثیر شعبہ جات میں راہنمائی مہیا کرتے ہیں، ان نفوسِ قُدسیہ کی طویل زندگیاں دنیا کے نَشیب وفَراز سے گزری اور دینداری سے واقفیت میں بِیتی ہوتی ہیں، اسی لئے ان کے فرامین بھی سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوتے ہیں، آیئے حضور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق کے چار فرامین پڑھتے اور نصیحت حاصل کرتے ہیں:

(1) لوگوں کی چار قسمیں

لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں:

ایک وہ جن کے پاس نہ زَبان ہوتی ہے (جس کے ساتھ حکمت کی باتیں کرسکیں) نہ دل (جو علم ومعرفت اور اسرارِ الٰہی کا محل ہو)، ایسے عامی، غافل، غَبی اور ذلیل شخص کی اللہ پاک کے یہاں کوئی قدرومنزلت نہیں، ایسے لوگ تو بُھوسے کی مانند ہیں۔ ان کی صُحبت سے بچنا لازم ہے ہاں اگر تم عالمِ دین اور نیکی کی دعوت دینے والے مُبلّغ ہو تو بیشک ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو، انہیں اللہ پاک کی اطاعت کی دعوت دو اور گُناہوں سے ڈراؤ تو تم مجاہد قرار پاؤ گے۔ رسولِ صابر وشاکِر، محبوبِ ربِّ قادِر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذَریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مسلم، ص1007، حدیث:6223)

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زَبان تو ہے لیکن دل نہیں، علم وعمل کی نصیحت کے سلسلے میں بڑی حکیمانہ گفتگو کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں لیکن خود اُس (کے حکم پر عمل) سے بھاگتے ہیں، غیبت کی مذمّت کرتے ہیں لیکن خود اس میں مشغول رہتے ہیں، لوگوں کے سامنے اپنی پارسائی کا اظہار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں بڑے بڑے گُناہ کرکے اللہ پاک سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں، ایسے لوگ دَرحقیقت انسانی لباس میں مَلبوس بھیڑیئے ہیں، ایسوں سے دُور بھاگو اور ان کے شَر سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرو۔

تیسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جن کے دل تو ہیں لیکن زَبانیں نہیں (یعنی ان کے دل علم وعرفان کے انوار سے روشن ہیں لیکن وہ ان کی تشریح کے مجاز نہیں بلکہ منہ پر خاموشی کا تالا لگا ہوا ہے تاکہ لوگوں کے اختلاط اوران سے گفتگو سے محفوظ رہیں)۔ یہ ایمان دار لوگ ہیں، اللہ پاک نے انہیں مخلوق سے چُھپا رکھا ہے اور ان پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انہیں ان کے نفس کے عُیوب سے آگاہ فرمادیا ہے اور عُجب ورِیا کی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے دِلوں کو روشن کردیا ہے۔ انہیں یقین ہوچکا ہے کہ خاموشی اور گوشہ نشینی میں ہی سلامتی ہے۔ ایسے لوگوں کی صُحبت اور خدمت کولازِم پکڑلو اللہ تعالٰی تمہیں بھی اپنے نیک لوگوں میں شامل کرلے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

www.dawateislami.net

چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زَبان اور دل دونوں موجود ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں اُن رازوں پر آگاہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہیں اور انہیں انبیا و مرسلین علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالتَّسلیم کا جانشین ہونے کا مرتبہ حاصل ہے۔ ان حضرات کو وہ بُلند و بالا مقام حاصل ہے جس سے اوپر صرف مقامِ نُبُوّت ہے۔

میں نے انسانوں کی چاروں قسمیں تمہارے سامنے بیان کردی ہیں، اگر تم صاحبِ فکر و نظر ہو تو ان میں غور کرو۔

اللہ پاک ہمیں ایسی باتوں کی توفیق عطا فرمائے جو دنیا و آخرت میں اس کی محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص356 ملخصاً)

(2) فرائض کو چھوڑ کر نوافل پر توجہ نہ دے

ارشادِ غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: مؤمن کو چاہئے کہ پہلے فرائض وواجبات ادا کرے پھر سُنّتوں میں مشغول ہو، اس کے بعد نوافل کی طرف توجّہ کرے۔ فرائض نہ پڑھنا اور سُنن و نوافل میں مصروف ہونا حَماقت اور رَعُونَت ہے۔ اگر فرائض چھوڑ کر سُنن و نوافل بجالائے گا تو نامقبول ہوں گے بلکہ اسے ذلیل کیا جائے گا۔ اس آدمی کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت پر مامور کرے لیکن وہ اسے چھوڑ کر اس کے غلام کی خدمت میں مشغول ہو جائے۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص511)

(3) زیادہ سونے کی مذمت

غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیداری کے بجائے نیند کو اختیار کرے وہ نہایت اَدْنیٰ اور ناقص چیز کو پسند کرتا ہے، نیند چونکہ موت کی بہن ہے اس لئے وہ تمام مصلحتوں سے بے خبر ہو کر مُردوں سے ملنا چاہتا ہے۔ اللہ پاک نیند سے پاک ہے کیونکہ وہ تمام نقائص سے پاک ہے، ملائکہ بھی بارگاہِ ربُّ العزّت کے قریب ہونے کی وجہ سے نیند سے دور ہیں نیز جنّتیوں پر بھی نیند طاری نہیں ہوگی سب بھلائیاں بیداری میں اور سب بُرائیاں اور مصلحتوں سے بے خبری نیند میں ہے۔ جو شخص اپنی خواہش کے مُطابق ضَرورت سے زیادہ کھانے پینے اور نیند میں مصروف رہے گا تو اس کے ہاتھ سے بہت سی بھلائیاں نکل جائیں گی۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص518 ملخصاً)

دن لَہْو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(4) دُعا مانگنے کی ترغیب

گیارھویں والے پیر غوثِ اعظم دستگیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: یہ نہ کہو کہ میں خُدا سے دُعا نہیں مانگتا کیونکہ اگر وہ چیز میری قسمت میں ہے تو مل ہی جائے گی دُعا کروں یا نہ کروں! اور اگر وہ چیز میری قسمت میں نہیں تو میرا سوال مجھے وہ چیز نہیں دِلا سکتا۔ دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جس چیز کی ضرورت ہو اس کا سوال کرو جب کہ وہ چیز حرام یا باعثِ فساد نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کی ترغیب دلائی ہے۔ قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ24، المؤمن:60) نیز فرمایا گیا: ﴿وَسْــٴَـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(پ5، النسآء:32)(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص666 ملخصاً)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کا عکس

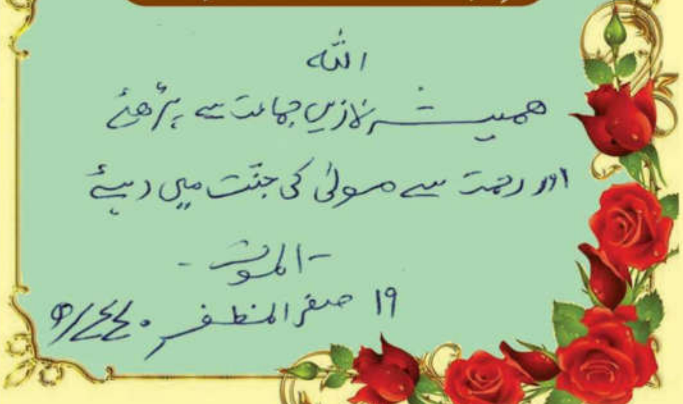

www.dawateislami.net

تذکرۂ صالحین

نماز اور گیارھویں والے پیر

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

ایمان اور عقائد کی دُرستی کے بعد تمام فَرائض میں نہایت اَہم و اَعظم نماز ہے۔[1] قراٰن و حدیث اس کی اَہمیّت سے مالامال ہیں۔ ایک روایت کے مطابق قِیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔[2] قراٰنِ پاک میں جابجا اس کی تاکید آئی ہے۔ ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نماز سے بہت محبت تھی۔ امام بَیْہَقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے روایت کیا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: اسلام میں اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں ادا کرنا، جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا سُتون ہے۔[3]

سیِّدُ الاَتْقِیاء، غوثِ اعظم، پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی سیرتِ مبارَکہ میں بھی نماز سے محبت جابجا ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارک زندگی میں نماز کا کتنا اہتمام ہوتا تھا۔ اس سے متعلّق چند واقعات درج ذیل ہیں۔ **عشا کے وضو سے فجر کی نماز** ابوالفتح ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں چالیس سال رہا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ عشا کے وُضو سے فَجْر کی نماز پڑھتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب وُضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وُضو فرمالیتے اور وُضو کرکے دو رکعت تَحِیَّۃُ الْوُضو ادا فرماتے اور رات کو عشا کی نماز پڑھ کر اپنے خَلْوَت خانے میں داخل ہوتے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں سے نکلا کرتے۔[4] اَللہُ اَکْبَر! غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نماز سے کتنی محبت تھی۔ اے کاش! ہمیں بھی غوثِ پاک کے صدقے نمازوں کی پابندی نصیب ہو جائے اور فَرائض کے ساتھ ساتھ ہم نَفْل نماز کے بھی عادی ہو جائیں۔ **روزانہ ایک ہزار نوافل** ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرماتے۔[5] **نماز میں مشغولیت** امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سانپ نُما جن" میں یہ حِکایَت نَقْل کرتے ہیں کہ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں "جامع منصور" میں مصروفِ نماز تھا کہ ایک سانپ آگیا۔ اس نے میرے سجدے کی جگہ سر رکھ کر اپنا منہ کھول دیا۔ میں نے اسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لِپَٹ گیا۔ پھر وہ میری ایک آستین میں گُھسا اور دوسری سے نکلا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز میں پھر اُسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جنّ ہے۔ وہ جنّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے رُوپ میں بہت سارے اولیاءُ اللہ رحمھم اللہ تعالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جنّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ مبارک پر تائب ہو گیا۔[6]

اللہ تعالٰی ہمیں حقیقی معنوں میں حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا غلام اور ان کی سیرت پر چلنے والا بنائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بہارِ شریعت، 1/433 (2) ابن ماجہ، 2/183، حدیث:1426 (3) شعب الایمان، 3/39، حدیث: 2807 (4) قلائد الجواہر، ص76 (5) تفریح الخاطر، ص45 (6) بہجۃ الاسرار، ص169

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ انگریزی زبان میں بھی شائع ہوتا ہے، سابقہ تمام شمارے مفت ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے:

www.dawateislami.net

یا یہ Q.R Code اسکین کیجئے۔

Monthly Magazine Faizan-e-Madina Rabi...

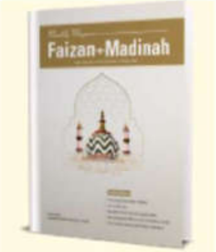
Magazine Faizan e Madinah Safar ul Mu...

Mahnama Faizan-e-Madina Zil Hijja 144...

Mahnama Faizan-e-Maidna Muharram ul h...

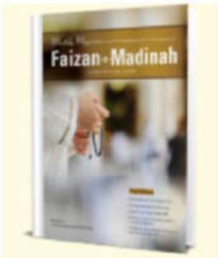
Mahnama Faizan-e-Madina Zul Qadah 144...

Mahnama Faizan Madina Shawwal-ul-Muka...

Mahnama Faizan-e-Madina Apirl/May-202...

Mahnama Faizan-e-Madina Shaban ul mua...

Monthly Magazine Faizan-e-Madina Marc...

Mahnama Faizan-e-Madina Jamadi-ul-Akh...

Mahnama Faizan-e-Madina Jamad-ul-Aawa...

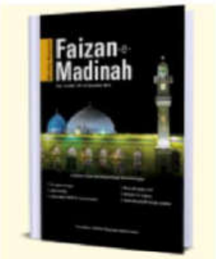
Mahnama Faizan-e-Maidinah Rabi-ul-Akh...

Mahnama Faizan-e-Madina Rabi-Ul-Awwal...

Mahnama Faizan-e-Madinah Safar-ul-Muz...

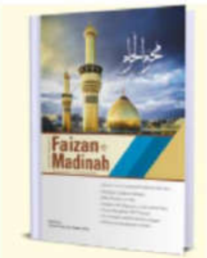
Mahnama Faizan-e-Madinah Muhram ul Ha...

Mahnama Faizan-e-Madina Zil Hajj 1440...

Mahnama Faizan Madina Zil Qadh 1440 J...

Mahnama Faizan Madina Shawal-ul-Mukar...

Mahnama Faizan Madina Ramzan-ul-Mubar...

Mahnama Faizan madina Shaban ul muaza...

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

1 گیارھویں شریف کا دُنبہ چوری ہو جائے تو کیا کریں؟

سوال: ہم نے گیارھویں شریف کرنے کی نیت سے دُنبہ پالا تھا مگر وہ چوری ہو گیا تو اب ہم کیا کریں؟

جواب: صبر کریں اور (مشورہ ہے کہ) اس پر ملنے والے اَجر کو غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کر دیں، نیز اللہ پاک نے آپ کو وُسعت دی ہے تو (بہتر ہے کہ) نیّت پوری کرنے کے لئے ایک اور دُنبہ لے کر گیارھویں شریف کر لیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیعُ الآخر 1439ھ)

2 ہمیشہ سچ بولیں

سوال: غوثِ پاک کی سیرت پر بچے کس طرح عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: بچوں کو چاہئے کہ جب وہ سات سال (7 Years) کے ہو جائیں تو نمازیں پڑھنا (اور طاقت ہو تو روزہ رکھنا) شروع کر دیں کہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا، جب وعدہ کریں تو پورا کریں کہ ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ وعدہ پورا کیا کرتے تھے اور ہمیشہ سچ بولیں کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سچ بولتے تھے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سچ بولنے کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے 60 ساتھیوں سمیت توبہ کی اور نیکی کا راستہ اختیار کیا تھا۔ لہٰذا بچّوں کو چاہئے بلکہ بڑوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولیں، کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں۔ اگر آپ نے اپنے کسی بھائی یا بہن کی کوئی چیز فریج وغیرہ سے نکال کر چوری چھپے کھالی تو امّی یا کسی اور کے پوچھنے پر سچ سچ بتادیں کہ سانچ کو آنچ نہیں! (یعنی سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا) جھوٹے کا منہ کالا اور سچے کا منہ اُجیالا!

اللہ پاک ہم سب کو سچ بولنے کی اور جھوٹ بولنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(البتہ یہ یاد رکھئے کہ بھائی بہن یا کسی اور کی کوئی چیز چوری چھپے بھی نہیں اور چھین کر بھی نہیں کھانی چاہئے۔) (مدنی مذاکرہ، 11 ربیعُ الآخر 1439ھ)

(غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"غوث پاک کے حالات"** پڑھئے۔)

9 بیعت ٹوٹنے کی صورتیں

سوال: کیا بیعت ٹُوٹ بھی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! ٹُوٹ جاتی ہے، مثلاً پیر صاحب سے عقیدت ختم ہو جائے یا پیر صاحب کی گستاخی کی جائے یا مُرید خود ہی کہہ دے کہ میں نے بیعت توڑ دی یا مَعَاذَ اللہ مُرید (یا پیر) اسلام سے خارج ہو گیا تو ان سب صورتوں میں بیعت ٹوٹ جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیعُ الآخر 1439ھ)

(پیری مریدی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"آدابِ مرشدِ کامل"** پڑھئے۔)

www.dawateislami.net

سید سجاد رضا عطاری مدنی*

وسیلہ کیا ہے؟

بارگاہِ الٰہی میں نیک بندوں کا وسیلہ پیش کرنا دعاؤں کی قبولیت، مشکلات کے حل، مصائب و آلام سے چھٹکارے اور دینی و دُنیوی بھلائیوں کے حُصول کا آسان ذریعہ ہے۔ قراٰن و حدیث اور اَقوال و اَفعالِ بُزرگانِ دین سے وسیلہ اِختیار کرنے کا ثُبوت ملتا ہے چنانچہ اللہ ربُّ العزّت کا فرمان ہے: ﴿ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (پ6، المآئدۃ: 35) نیز ہمارے پیارے مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمان فقرا کے وسیلے سے دعا فرمایا کرتے تھے چنانچہ طَبرانی شریف میں ہے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ وَيَسْتَنْصِرُ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ: نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمان فقرا کے وسیلے سے فتح و نصرت طلب فرماتے تھے۔ (معجم کبیر، 1/292، حدیث: 859)

وسیلے سے دعا کرنا جائز و مستحسن ہے
علّامہ بدر الدین عینی حنفی (سالِ وفات 855ھ) علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مشکل گھڑی میں اپنے نیک اَعمال کے وسیلے سے دعا کرنا مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، 8/529، تحت الحدیث: 2215) امام تقیُّ الدّین سُبْکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات 756ھ) لکھتے ہیں: ”نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے دعا کرنا جائز و مستحسن ہے، چاہے ولادتِ باسعادت سے قبل ہو، حیاتِ ظاہری میں ہو یا وِصالِ مبارک کے بعد ہو۔ اسی طرح آپ علیہ السَّلام سے خاص نسبت رکھنے والے بُزرگوں کو وسیلہ بنانا بھی جائز و مستحسن ہے۔ (شفاء السقام، ص358، 376)

حضرت آدم علیہ السَّلام نے کس کے وسیلے سے دعا کی؟
حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلاۃ والسَّلام نے حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے دعا کی تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: بے شک! محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اب کہ تو نے ان کے حق کے واسطے سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کر دی اور اگر محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/489) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ آپ ہی وہ ہستی ہیں کہ جب جدِّ اعلیٰ آدم علیہ السَّلام نے لَغزش کے سبب آپ کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہوئے۔ (مجموعۂ قصائد، ص40)

بنی اسرائیل کا تابوتِ سکینہ کے وسیلے سے دعا کرنا
تابوتِ سکینہ میں انبیائے کرام علیہم السَّلام کے تبرکات تھے، بنی اسرائیل مشکل وقت میں اُس تابوت کے وسیلے سے دعا کرتے اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح پاتے۔

www.dawateislami.net

(جلالین، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 248، 1/142) **دعائے مصطفٰے** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی والدہ کے لئے یوں دعا کی: اِغْفِرْ لِاُمِّی فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ، وَلَقِّنْھَا حُجَّتَھا، وَوَسِّعْ عَلَیْھَا مَدْخَلَھَا، بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِی۔ ترجمہ: (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کی مغفرت فرما اور انہیں ان کی حجت سکھا اور میرے اور مجھ سے پہلے نبیوں کے حق کے وسیلے سے اس کی قبر کو وسیع فرما! (معجم کبیر، 24/351، حدیث: 871) **بزرگانِ دین اور وسیلہ** بُزرگانِ دین بھی اپنی دعاؤں میں وسیلہ اِختیار کیا کرتے تھے، مثلاً (1) امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ قحط کے وقت یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے ہم تیرے نبی کے وسیلے سے دعا کرتے تھے، اب اپنے نبی کے چچا عباس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں، ہمیں بارش عطا فرما! (بخاری، 1/346، حدیث: 1010) (2) حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیّدنا ابنِ اَسْوَد جُرَشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگا کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 7/309 ملخصاً) (3) علّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، امام اعظم اور دیگر صالحین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین کے وسیلے سے دعا کرتے تھے۔ (ردالمحتار، 1/18 ملخصاً)

فرمانِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللہِ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ حَاجَتُہ جو مجھے وسیلہ بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی حاجت طَلَب کرے اس کی حاجت پوری کی جاتی ہے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص67)

میرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خُلد میں بسانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص429)

دارالافتاء اہلسنّت
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) مزار پر چادر چڑھانے کی منّت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے ولیُّ اللہ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت مانی ہو تو کیا اسے پورا کرنا واجب ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت کوئی شَرعی منّت نہیں کہ اس کی جنس سے کوئی واجبِ شرعی نہیں لہٰذا اس کا پورا کرنا واجب نہیں، البتہ بزرگانِ دین کے مزارات پر چادر ڈالنا بقصدِ تبرّک مستحسن و بہتر ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ
محمد ہاشم خان العطاری المدنی

www.dawateislami.net

(3) غیرُاللہ سے مدد مانگنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا مندرجہ ذیل اشعار پڑھنا شرک ہے کہ اس میں غیرُاللہ سے مدد مانگی گئی ہے؟

اِمداد کُن اِمداد کُن از بَندِ غم آزاد کُن
دَر دِین و دُنیا شاد کُن یاغوثِ اَعظم دَستگِیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور اشعار پڑھنا شرعاً جائز ہیں، ان میں ہرگز شرک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن و احادیث شاہد ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ(۵۵)﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

(پ6، المائدۃ:55)

علّامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات: 1241ھ) تفسیرِ صاوی میں آیت ﴿وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: "المراد بالدعاء العبادة وحينئذ فليس في الآية دليل على ما زعمه الخوارج من ان الطلب من الغير حيا او ميتا شرك فانه جهل مركب لان سؤال الغير من حيث اجراء الله النفع او الضر على يده قد يكون واجبا لانه من التمسك بالاسباب ولا ينكر الاسباب الا جحود او جهول" ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیرِ خدا سے خواہ زندہ ہو یا مردہ کچھ مانگنا شرک ہے خارجیوں کی یہ بکواس جہلِ مرکب ہے کیونکہ غیرِ خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طلبِ اسباب سے ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔ (تفسیر صاوی، 4/1550)

غیرُاللہ سے مدد مانگنے کا جواز سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اطلبوا الخير والحوائج من حسان الوجوه ترجمہ: خیر اور حاجتیں طلب کرو نیک و خوبصورت چہرے والوں سے۔ (معجم کبیر، 11/81، حدیث:11110)

حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اذا نفرت دابة احدكم او بعيره بفلاة من الارض لا يرى بها احدا، فليقل: اعينوني عباد الله، فإنه سيعان ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔" (مصنف ابن ابی شیبہ، 6/103)

امام شیخُ الاسلام شہاب رَملی انصاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی (سالِ وفات: 1004ھ) کے فتاویٰ میں ہے: "سئل عما يقع من العامة من قولهم عند الشدائد يا شيخ فلان و نحو ذٰلك من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا ؟فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين جائزة وللانبياء والرسل والاولياء والصالحين اغاثة بعد موتهم" یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا و مرسلین و اولیا و صالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یارسولَ اللہ، یاعلی، یاشیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیا بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا و مرسلین و اولیا و علما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعدِ انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رملی، 4/382)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

www.dawateislami.net

حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما

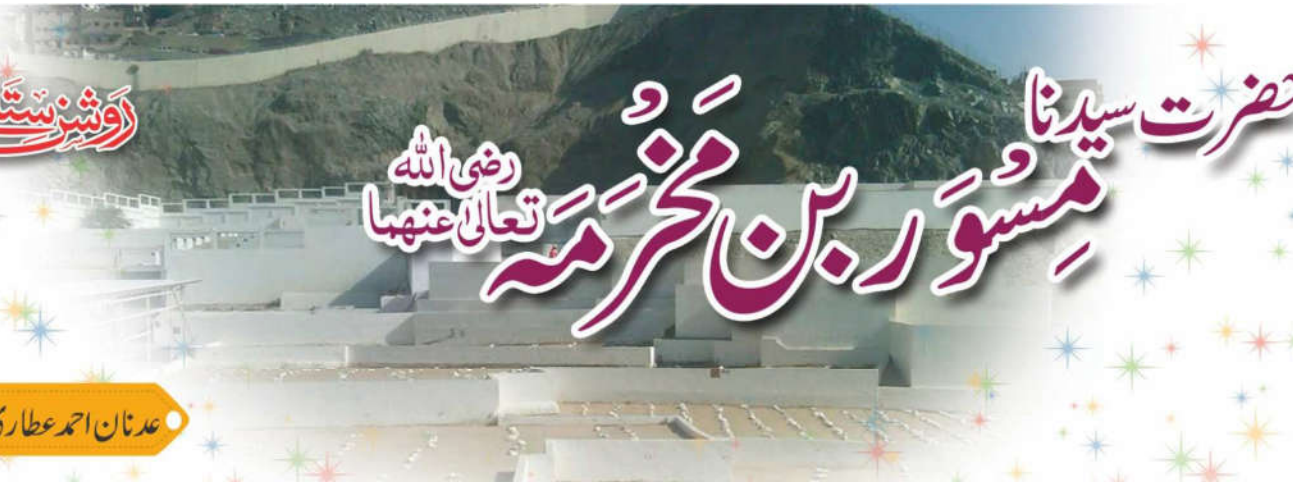

عدنان احمد عطاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرت سیّدنا ابوعثمان مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی پیدائش سن 2 ہجری میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ عشرۂ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بھانجے ہیں۔ سن 8 ہجری میں آپ مدینۂ منورہ آگئے۔ **بارگاہِ رسالت میں گزرنے والے لمحات** رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے وقت آپ کی عمر تقریباً 8 سال تھی (شرح ابی داؤد للعینی، 5/166-تاریخ ابن عساکر، 58/164) مگر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گزارے ہوئے پُرکیف لمحات کو بے قراری کے ساتھ یاد کیا کرتے، چنانچہ فرماتے ہیں: (1) ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وضو فرما رہے تھے اور میں پیچھے کھڑا تھا، (گزشتہ آسمانی کتابوں میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف مبارکہ لکھے ہوئے تھے اور یہود اُن اوصاف کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تلاش کرتے تھے لہٰذا) ایک یہودی نے کہا: اپنے نبی کی پیٹھ سے کپڑا ہٹاؤ، میں نے آگے بڑھ کر کپڑا ہٹایا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے منہ پر پانی چھڑک دیا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/267) (2) رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک تھال میں کھجوریں عطا فرمائیں، (اس وقت) میرے پاس تمہارے اس مٹی کے برتن جیسا بھی برتن نہ تھا۔ (مستدرک، 4/671، حدیث: 6284) **تربیت یافتہ نوجوان** ایک مرتبہ یمن سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس کچھ چادریں آئیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان چادروں کو لوگوں میں تقسیم کردیا مگر ایک چادر جو بہت عمدہ تھی کسی کو نہ دی، پھر پوچھا: تم لوگ مجھے قریش کے کسی نوجوان کے بارے میں بتاؤ جس نے اچھی تربیت پائی ہو؟ لوگوں نے "حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمہ" کا نام لیا تو حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ چادر آپ کو عطا فرمادی۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/165 ملخصاً) **امامت کا حقدار** ایک مرتبہ حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما تجارت کا سامان لے کر عُکاظ کے بازار میں پہنچے تو وہاں ایک شخص کو امامت کرتے دیکھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پیچھے کرکے دوسرے کو کھڑا کردیا، وہ شخص حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: حضرت مِسْوَر نے میری جگہ دوسرے آدمی کو امام بنادیا ہے، حضرتِ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بلوا کر وجہ پوچھی تو آپ نے وضاحت کی: بازارِ عُکاظ میں ایسے لوگ بھی آتے ہیں جنہوں نے قراٰن پہلے نہیں سنا اور یہ شخص تَوتلا ہے اس کے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے لہٰذا مجھے ڈر ہوا کہ لوگ اس کی زبان سے قراٰن سُن کر (اسلام کے) قریب نہیں آئیں گے، یہ سوچ کر اسے پیچھے کردیا اور صحیح قراٰن پڑھنے والے کو اس کی جگہ کھڑا کردیا۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: جَزَاکَ اللہُ خَیْراً، اللہ عزَّوجَلَّ تمہیں اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/166 ملخصاً) **نیکی کی دعوت** ایک مرتبہ حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ایک شخص کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا جیسے مرغا ٹھونگیں مارتا ہے (یعنی وہ شخص جلدی جلدی نماز پڑھ رہا تھا جس کی وجہ سے نماز صحیح ادا نہیں ہو رہی تھی) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: کھڑے ہوجاؤ اور نماز پڑھو، اس نے کہا: میں نماز پڑھ چکا ہوں! فرمایا: خدا کی قسم! تم نے نماز (صحیح) نہیں

www.dawateislami.net

پڑھی، چنانچہ اس شخص نے دوبارہ نماز (صحیح طریقے سے) پڑھی، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے جسم میں طاقت ہو تو تم لوگ ہماری نظروں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرسکتے۔(الزہد لابن مبارک، ص:486) **عبادت و ریاضت** حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما جتنے دن مکّہ سے باہر گزارتے، واپس آکر ہر دن کے حساب سے کعبۃُ اللہ شریف کا طواف کرکے 2 رکعت نماز پڑھتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/480) **خوفِ خدا** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ رہتا تھا کہ قراٰن مجید سننے کی تاب نہ لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو چیخ نکل جاتی اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش رہا کرتے۔(احیاء العلوم، 4/227) **خیر خواہی** حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک کامیاب تاجر تھے مگر مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دیکھئے کہ ایک مرتبہ بہت سارا غلّہ جمع کیا مگر موسمِ خزاں کے بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ دیا (اور غلّہ کے دام بڑھ گئے) یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: اب مسلمانوں سے نفع لینا مجھے ناگوار گزر رہا ہے، جو میرے پاس آئے گا میں اُسے اسی قیمت پر بیچوں گا جس پر خریدا ہے۔(الزہد لاحمد، ص 220) **اہلِ بیت کی خدمت اور حضرت امیر معاویہ سے محبت** شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ جب یزید کے پاس سے لوٹ کر مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچے تو حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ان کے پاس گئے اور کہا: اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور حکم دیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب بھی حضرتِ سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تذکرہ کرتے ان کے لئے دعائے رحمت ضرور کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، 4/480 ملتقطاً) **مجاہدانہ کارنامے** 27 ہجری کو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جہاد میں شرکت کے لئے مصر تشریف لے گئے (تاریخ ابن عساکر، 58/163) اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سربراہی میں افریقہ کی فتوحات میں پیش پیش رہے۔(اعلام للزرکلی، 7/225) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت تک مدینۂ منوّرہ میں رہائش رکھی پھر مکّۂ مکرّمہ میں رہائش اختیار کرلی۔(اسد الغابہ، 5/185) مکّۂ مکرّمہ میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما آپ سے مشاورت کئے بغیر کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/481) **واقعۂ شہادت** سن 64 ہجری 5 ربیعُ الاوّل یا ربیعُ الآخر منگل کے دن یزیدی فوج نے مکّۂ مکرّمہ پر منجنیق (پتھر پھینکنے کے آلے) کے ذریعے پتھر برسائے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پتھر کا کچھ حصہ ٹوٹ کر آپ کے سیدھے رُخسار اور کنپٹی پر لگا، آپ زخمی ہو کر زمین پر تشریف لے آئے اور بے ہوش ہوگئے جونہی اِفاقہ ہوا فوراً زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔ پانچ دن تک زخمی رہے اور اسی حالت میں خالقِ حقیقی سے جاملے۔(تاریخ ابن عساکر، 58/173، 175، 176 ملخصاً) ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے آپ کے سامنے (یہ) دو آیتیں پڑھیں ﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے (پ16، مریم: 85، 86) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: پھر پڑھو، اس شخص نے دونوں آیتیں دوبارہ پڑھیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک زور دار چیخ ماری اور روحِ اقدس عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔(احیاء العلوم، 4/227 ملخصاً) **نمازِ جنازہ اور تدفین** آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے پڑھائی، قبر مبارک مکّۂ مکرّمہ کے مشہور قبرستان جَنّۃُ المَعْلٰی میں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر 62 برس تھی۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/176) **کتنی احادیث روایت کیں؟** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 22 ہے چار حدیثیں امام بخاری نے اور ایک حدیث امام مسلم نے روایت کی ہے جبکہ دو حدیثیں مُتَّفَقٌ عَلَیہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں موجود) ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، 5/166)

www.dawateislami.net

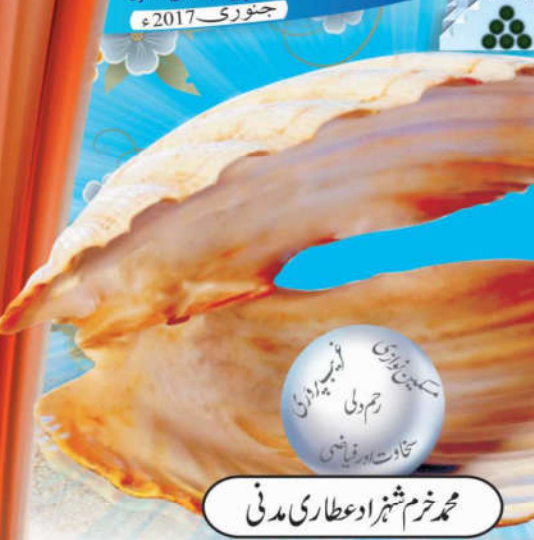

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا
زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

محمد خرم شہزاد عطاری مدنی

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار تاریخ کی ان نامور ہستیوں میں ہوتا ہے، جو غریب پروری، مسکین نوازی، رحم دلی، سخاوت اور فیاضی جیسے اوصاف میں نہایت بلند مقام پر فائز ہیں۔ سخی اور فیاض طبیعت نیز یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آنے اور انہیں کثرت سے کھانا کھلانے کے باعث آپ کا لقب ہی اُمُّ المساکین (مسکینوں کی ماں) مشہور ہوگیا تھا۔ حضرت سیّدنا علّامہ احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”وَكَانَتْ تُدْعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ اُمَّ الْمَسَاكِيْنَ لِاِطْعَامِهَا اِيَّاهُمْ یعنی مساکین کو کھانا کھلانے کے باعث زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمُّ المساکین کے لقب سے پکارا جانے لگا تھا۔“ (المواہب اللدنیہ، ۱/۴۱۱)

نام و نسب: آپ کا نام زینب ہے۔ کہتے ہیں کہ زینب ایک خوب صورت اور خوشبودار درخت کا نام ہے، اسی نسبت سے عورتوں کا یہ نام رکھا جاتا ہے۔ (تہذیب اللغہ، ۱۳/۲۳۰)

آپ کے والد خُزیمہ بن حارث ہیں۔ حضرت مُضَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں جاکر آپ کا نسب سرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ اس لیے آپ قریشی ہیں۔

نکاح: سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حبالۂ عقد میں آنے سے پہلے اَصَح قول کے مُطابق آپ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج میں منسلک تھیں۔ (المواہب اللدنیہ، ۱/۴۱۱) یہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اور قدیم الاسلام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ ارقم (مکۂ مکرمہ) میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ غزوۂ بدر واُحد میں شرکت کی اور اُحد میں ہی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (اسد الغابہ، ۳/۱۹۵)

حضرت عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد آپ نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کا شرف پایا اور اُمُّ المؤمنین کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئیں۔ اس وقت حرمِ نبوی میں تین 3 ازواجِ مطہرات حضرت عائشہ صِدّیقہ، حضرت سودہ اور حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پہلے سے موجود تھیں جبکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کم و بیش چھ 6 برس پہلے انتقال ہوچکا تھا۔ روایت میں ہے کہ جب سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنا مُعاملہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

کے سپرد کردیا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمالیا اور ساڑھے بارہ اوقیہ مہر نکاح مقرر فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۱)

آپ ان صحابیات میں سے ہیں، جنہوں نے اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہبہ کر دی تھیں اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔

چنانچہ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جو اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بخش دیتی تھیں۔ میں کہتی تھی: کیا عورت اپنی جان بخشتی ہے؟ پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ (یعنی مذکورہ بالا) آیت اُتاری تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ (بخاری، ۳/۳۰۳، حدیث: ۴۷۸۸)

سفرِ آخرت: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے فقط آٹھ۸ ماہ بعد ہی ربیعُ الآخر چار۴ ہجری میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اپنے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر مُبارک 30 برس تھی۔ (زرقانی علی المواہب، ۴/۴۱۸) سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کی۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۲)

واضح رہے کہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے صرف دو۲ ازواج ایسی ہیں، جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں انتقال فرمایا:

(۱)... اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

انہوں نے اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رَمَضان المبارک میں انتقال فرمایا۔ (مدارج النبوت، ۲/۴۶۵) ان کی تدفین مکہ مکرمہ میں واقع حجون کے مقام پر ہوئی جو اہلِ مکہ کا قبرستان ہے۔ اب اسے جَنَّۃُ الْمَعْلٰی کہا جاتا ہے۔

(۲)... اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

ان کا انتقال مدینہ مُنَوَّرہ میں ہوا اور جَنَّۃُ الْبَقِیْع شریف میں تدفین ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۲) ان سے پہلے جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تھا، اس وَقْت نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا، اس لئے ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۶۹) لہٰذا ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے صرف آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بہت کم عرصہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت میں گزارا، جس کی وجہ سے آپ کے حالاتِ زندگی بھی بہت کم منقول ہیں، لیکن آپ کا لقب ہی آپ کی پاکیزہ حیات کی عکاسی کرتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دل غریبوں اور مسکینوں کی محبت سے لبریز تھا اور ان کی مدد و اعانت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا محبوب عمل تھا۔ آپ کی سیرت کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ہمیں بھی فقرا اور مساکین کے ساتھ مہربانی و احسان کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور صدقہ وخیرات میں خوب کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّت ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

حضرتِ نظامُ الدّین اَولیا علیہ رحمۃ اللہ الکبریاء

اعجاز نواز عطاری مدنی*

مزار شریف حضرت سیّدنا نظام الدّین اولیاء علیہ رحمۃ اللہ الکبریاء

سرزمینِ ہند پر اللہ تعالیٰ نے جن اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو پیدا فرمایا اُن میں سے ایک سِلسِلۂ چشتیہ کے عظیم پیشوا اور مشہور ولیُ اللہ حضرت سیّدنا خواجہ نظامُ الدِین اَولیا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی ہیں۔ **ولادت اور نام و نسب:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام محمد اور اَلقابات شیخ المشائخ، سلطانُ المشائخ، نِظامُ الدّین اور محبوبِ الٰہی ہیں، آپ نَجِیبُ الطَّرَفَین (یعنی والد اور والدہ دونوں کی طرف سے) سیّد ہیں، آپ کی ولادت 27صفر المظفر 634ھ بدھ کے روز یُوپی ہند کے شہر بدایوں میں ہوئی، والد حضرت سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مادَرزاد (پیدائشی) ولی تھے، والدہ بی بی زُلیخا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا بھی اللہ کی ولیہ تھیں۔(محبوبِ الٰہی، ص90، 91، شانِ اولیاء، ص383)

تعلیم و تربیت: ناظرہ قراٰنِ پاک و ابتدائی تعلیم اپنے محلّے سے ہی حاصل کی، پھر بدایوں کے مشہور عالمِ دِین مولانا علاءُ الدّین اُصُولی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے بعض عُلوم کی تکمیل کی اور انہوں نے ہی آپ کو دستار باندھی، بعد ازاں بدایوں و دِہلی کے ماہرینِ فن عُلَما اور اَساتذہ کی درسگاہوں میں تمام مُرَوَّجہ عُلوم وفنون کی تحصیل کی۔ (سیر الاولیاء، ص167، محبوبِ الٰہی، ص94، 225) **بیعت و خلافت:** مختلف مَقامات اور شُیوخ سے عُلوم و مَعرِفَت کی مَنازِل طے کرتے ہوئے آپ حضرت سیّدنا بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی بارگاہ میں پہنچے اور پھر اِسی دَر کے غلام ومُرید ہوگئے، جب رُوحانی تربیَت کی تکمیل ہوئی تو پیر و مُرشد نے خلافت سے نوازا۔(سیر الاولیاء، ص195، محبوبِ الٰہی، ص115، ملخصاً) **اخلاق و کردار:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی پوری زندگی طلب علم، عبادت و رِیاضت، مُجاہَدہ اور لوگوں کی تربیت و اِصلاح میں گزار دی، آپ نہایت متقی، سخی، اِیثار کرنے والے، دِل جوئی کرنے والے، عَفوو دَرگزر سے کام لینے والے، حلیم و بُردبار، حُسنِ سُلوک کے پیکر اور تارکِ دُنیا تھے۔ (محبوبِ الٰہی، ص208تا250، ماخوذاً) منقول ہے کہ چھجو نامی ایک شخص کو خواہ مخواہ آپ سے عَداوت (یعنی دشمنی) تھی، وہ بلاوجہ آپ کی برائیاں کرتا رہتا، اس کے اِنتقال کے بعد آپ اس کے جنازے میں تشریف لے گئے، بعدِ دفن یوں دعا کی: یااللہ! اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا یا میرے ساتھ کیا ہے میں نے اس کو معاف کیا، میرے سبب سے تُو اس کو عذاب نہ فرمانا۔(سیرت نظامی، ص111، ملخصاً) **کرامت:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک مشہور کرامَت یہ بھی ہے کہ ایک دن آپ کے کسی مُرید نے محفل مُنعقد کی، جس میں ہزاروں لوگ اُمنڈ آئے جبکہ کھانا پچاس ساٹھ افراد سے زائد کا نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خادمِ خاص سے فرمایا: لوگوں کے ہاتھ دُھلواؤ، دَس دَس کے حلقے بنا کر بٹھاؤ، ہر روٹی کے چار ٹکڑے کرکے دَسترخوان پر رکھو، بِسْمِ اللہ پڑھ کر شروع کرو۔ ایسا ہی کیا گیا تو نہ صرف ہزاروں لوگ اُسی کھانے سے سَیر ہوگئے بلکہ کچھ کھانا بچ بھی گیا۔(محبوبِ الٰہی، ص280، 281ملخصاً، شانِ اولیاء، ص387) **چند ملفوظات:** ❁ کچھ مِلے تو جمع نہ کرو، نہ مِلے تو فکر نہ کرو کہ خدا ضرور دے گا۔ ❁ کسی کی بُرائی نہ کرو۔ ❁ (بلاضرورت) قرض نہ لو۔ ❁ جَفا (ظلم) کے بدلے عطا کرو، ایسا کروگے تو بادشاہ تمہارے دَر پر آئیں گے۔ ❁ فَقر وفاقہ رَحمتِ اِلٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا وہ شب اُس کی شبِ مِعراج ہے۔ ❁ بلاضرورت مال جمع نہیں کرنا چاہئے۔ ❁ راہِ خدا میں جتنا بھی خرچ کرو اِسراف نہیں اور جو خدا کیلئے خرچ نہ کیا جائے اِسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔ (شانِ اولیاء، ص402، محبوبِ الٰہی، ص293) **وِصال و مزارِ پُراَنوار:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وِصال 18 ربیعُ الآخر 725 ہجری بروز بدھ ہوا، سیّدنا ابوالفتح رُکنُ الدّین شاہ رُکنِ عالَم سُہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے نمازِ جنازہ پڑھائی، دِہلی میں ہی آپ کا مزار شریف ہے۔(محبوبِ الٰہی، ص207 ملخصاً)

www.dawateislami.net

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

وہ بزرگانِ دین جن کا وصال/عرس ربیعُ الآخر میں ہے۔

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس مہینے میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 16 کا مختصر ذکر پانچ⁵ عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابیات و صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا زینب بنتِ خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی سخی، فیاض، غُرَبا و مساکین سے ہمدردی کرنے والی اور کھانا کھلانے والی تھیں، اسی لئے آپ کو اُمُّ المَساکِین کہا جاتا تھا۔ آپ کا وصال ربیع الآخر 4ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوا اور تدفین جنتُ البقیع میں کی گئی۔ (شرح الزرقانی، 4/416) (2) **امیرُ التوّابین** حضرتِ سلیمان بن صُرَد خُزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاضل، عبادت گزار، سردارِ قوم اور مجاہد تھے، آپ کوفہ میں مقیم ہونے والے اَوّلین صحابۂ کرام میں سے ہیں، آپ کی شہادت ربیعُ الآخر 65ھ کو عَینُ الوَرْدَہ (رأس العین، شام) کے مقام پر ہوئی۔ (معرفۃ الصحابۃ، 2/461)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام (3) صاحبِ نحو میر، سیّدُ المُحَقِّقِین میر سید شریف علی بن محمد حنفی جُرجانی کی ولادت 740ھ جرجان (صوبہ گلستان) ایران میں ہوئی۔ آپ متکلم، منطقی، حکیم، صوفی، مترجم، ادیب، شاعر، مفسر، مدرس، مناظر اور شارح و حاشیہ نویس بزرگ تھے۔ آپ نے 6 ربیعُ الآخر 816ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شیراز (صوبہ فارس) ایران میں مرجعِ خلائق ہے (ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، ص12 تا 15) (4) خاتمُ الفقہاء علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی قادری نقشبندی کی ولادت 1198ھ میں دمشق شام میں ہوئی۔ آپ حافظُ القرآن، جامع علوم فقہ وحدیث، مرجع العلماء، امام العصر، مصنّفِ کتب، قطب شام اور عظیم حنفی فقیہ تھے، 21 ربیعُ الآخر 1252ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک قبرستان باب الصغیر دِمَشق (شام) میں ہے۔ اپنی کتاب فتاویٰ شامی کی وجہ سے عالمی شہرت پائی۔ (جد الممتار علی رد المحتار، 1/196 تا 205)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام (5) بانیِ سلسلۂ صوفیہ علویہ مغربیہ حضرت مولائی سیّد اِدْریس الاوّل حسنی کی ولادت 127ھ مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ عالم دین، سخی، زاہد، مجاہد، ولی کامل اور تبع تابعی تھے۔ مغرب (مراکش) 172ھ میں سلطنتِ ادریسہ کی بنیاد رکھی۔ یکم ربیعُ الآخر 177ھ کو مرکز سلطنت ولیلی (Volubilis) میں شہید ہوئے، مزار مبارک زَرْھون المغرب (مراکش) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 1/279، زیاراتِ مراکش، ص96) (6) استاذ الصوفیاء حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قشیری کی ولادت 376ھ میں ہوئی اور وفات 17 ربیعُ الآخر 465ھ کو فرمائی، آپ کا مزار مبارک نیشاپور (ضلع خراسان) ایران میں اپنے پیرو مرشد شیخ ابو علی دَقّاق کے پہلو میں ہے۔ آپ عالم، فقیہ، ادیب، شاعر، صوفی، واعظِ شیریں بیاں اور مفسرِ قراٰن تھے، آپ کی تصنیف رسالہ قشیریہ کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 16/2، ص 168، 169) (7) شیخِ اکبر

مزار شریف حضرت علامہ ابنِ عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ الشّامی

مزار شریف حضرت خواجہ غلام فرید علیہ رحمۃ اللہ العزیز

مزار شریف حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری علیہ رحمۃ اللہ البارِی

مزار شریف حضرت علامہ محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

www.dawateislami.net

حضرت شیخ محی الدین محمد ابنِ عربی قادری کی ولادت 560ھ کو مُرسِیہ (اَنْدُلُس) میں ہوئی۔ 2ربیعُ الآخر 638 ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک جبلِ قاسیون دمشق شام میں ہے، آپ شریعت وطریقت کے جامع، صاحبِ اسرار و معرفت اوراکابر اولیا سے ہیں۔ آپ کی کتب فُصُوْصُ الْحِکَم اور فتوحاتِ مکیّہ بہت مشہور ہیں۔(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1/605، مرآۃ الاسرار، ص624) (8) شیخِ وقت، ولی کامل حضرت سید محمد شاہ دولہا سبز واری کی ولادت ساتویں صدی ہجری میں بخارا (ازبکستان) میں ہوئی۔ کچھ عرصہ سبزوار (صوبہ ہرات ،افغانستان) میں رہے پھر بابُ المدینہ کراچی کو اپنا مسکن بنایا، آپ کا وصال 17ربیعُ الآخر 701ھ کو ہوا، مزارِ مبارک کھارادر (اولڈ سٹی) بابُ المدینہ کراچی میں قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔(تذکرہ بخاری شاہ، ص19 تا22) (9) محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سید محمد بخاری چشتی کی ولادت 634ھ کو بدایوں (یوپی) ہند میں ہوئی، 18ربیعُ الآخر 725ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک دہلی میں زیارت گاہِ خلق ہے۔ آپ عالمِ دین، ولی کامل اور شیخِ طریقت تھے۔ آپ کی تصانیف میں "مجموعۂ ملفوظات" اور "فوائد الفواد" اپنی مثال آپ ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص776) (10) امامُ الاولیاء حضرت علامہ سید ابراہیم ایرچی حسینی کی ولادت ایرچ (ضلع جالون، پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامع علوم وفنون، وسیعُ النظر، کثیرُ المطالعہ، جمعِ کتب کے شائق، ولی کامل اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چھبیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ 5ربیعُ الآخر 953ھ کو وصال فرمایا، تدفین احاطۂ درگاہِ محبوبِ الٰہی سیدنا شیخ نظامُ الدین اولیا دہلی میں ہوئی۔(تذکرہ علمائے ہند، ص83، شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص97) (11) ولی کامل، صاحبِ کرامات حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی کی ولادت 1137ھ میں گوگیرہ (اوکاڑہ) پنجاب میں ہوئی اور وصال 5ربیعُ الآخر 1197ھ کو فرمایا، آپ کا مزار خانقاہ شریف (نزد سمہ سٹہ ضلع بہاول پور) پاکستان میں مرکزِ فیوض و برکات ہے۔ "تلقینِ لدُنّی" آپ کی تصنیف ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/408) (12) مشہور صوفی شاعر، صاحبِ دیوان فرید حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی کی ولادت 1261ھ کو چاچڑاں شریف (ضلع بہاول پور) میں ہوئی۔ وصال 6ربیع الآخر 1382ھ کو فرمایا، مزارِ مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور پنجاب پاکستان میں مرجعِ خواص و عام ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/371تا378) **احبابِ اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت** (13) مُریدِ اعلیٰ حضرت، اجمل العلما، حضرت علامہ مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی کی ولادت 1318ھ سنبھل (یوپی) ہند میں ہوئی، آپ جید مفتی، بہترین مدرس، کئی کتب کے مصنف، استاذُ العلماء، صاحبِ فتاویٰ اجملیہ (چار جلدیں) اور بانی مدرسۂ اہلِ سنّت اجمل العلوم (متصل جامع مسجد جہان خاں) سنبھل (یوپی) ہند ہیں۔ آپ کا وصال 28ربیعُ الآخر 1383ھ میں ہوا، مزار مذکورہ مدرسے میں ہے۔(فتاویٰ اجملیہ، 1/12تا56) **تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت:** (14) شہزادۂ شیخ المشائخ، حضرت مولانا سیّد ابوالمحمود احمد اشرفی کی ولادت 1286ھ کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم باعمل، شیخِ طریقت، مناظرِ اسلام اور سلطان الواعظین تھے۔ 15ربیع الآخر 1347ھ کو وصال فرمایا۔ مزار کچھوچھہ شریف میں ہے۔(حیات مخدوم الاولیا، ص439تا449) (15) استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الحیّ قادری پیلی بھیتی کی ولادت تقریباً 1299ھ پیلی بھیت (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 24ربیع الآخر 1359ھ کو فرمایا۔ تدفین قبرستان محلہ منیر خان پیلی بھیت میں کی گئی۔ آپ ذہین وفطین عالمِ دین، جامع علوم وفنون، مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے سینئر مدرس، محدّث سورتی کے بھتیجے اور علمی جانشین تھے۔(تذکرہ محدثِ سورتی، ص253) (16) فقیہِ اعظم ابویوسف محمد شریف محدّث کوٹلوی کی ولادت باسعادت 1277ھ میں کوٹلی لوہاراں (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں ہوئی۔ 6ربیعُ الآخر 1370ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کوٹلی لوہاراں غربی محلہ نکھوال (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں جامع مسجد شریفی سے متصل ہے۔ آپ عالم باعمل، شیخِ طریقت، مفتی اسلام، استاذ العلماء، واعظ خوش بیان، مناظرِ اسلام، بانی ماہنامہ الفقیہ، شاعر وادیب اور صاحبِ تصنیف تھے۔ (تذکرۂ فقیہِ اعظم، ص97-100)

www.dawateislami.net

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف حضور غوث پاک

مزار شریف حضرت ابو عثمان سعید حیری نیشاپوری

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال / عرس ربیعُ الآخر میں ہے۔

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 16 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ کے شُمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **اولیائے کرام** رحمھم اللہ السّلام

1 قطبِ وقت حضرت سیّدُنا حبیب عَجَمی فارسی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت بصرہ (عراق) میں ہوئی اور 3 ربیعُ الآخر 156ھ کو وصال فرمایا۔ مزار شریف محلہ بشار بغداد میں ہے۔ آپ مشہور تابعی بزرگ حضرت خواجہ حسن بَصَری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے شاگرد و خلیفہ، مشہور ولیِ کامل، مُستجابُ الدُّعاء، صاحبِ کرامت اور عابد و زاہد ہیں۔ (شانِ اولیا، ص63)

2 حضرتِ سیّدُنا امام ابو عثمان سعید حِیَری نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 203ھ کو "رے" (موجودہ تہران) ایران میں ہوئی اور 22 ربیعُ الآخر 298ھ کو وصال نیشاپور (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں فرمایا۔ آپ امامِ زمانہ، محدّثِ وقت، صوفیِ باصفا اور اکابر اولیا سے ہیں۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 22/149، 152، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:1، ص123)

3 خواجۂ چشت حضرتِ سیّدُنا خواجہ ابواسحاق شرفُ الدّین شامی عَلَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت عَکّہ (اب یہ فلسطین کا ایک شہر ہے) شام میں ہوئی۔ یہیں آپ نے 14 ربیعُ الآخر 343ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، زُہد و تقویٰ میں مشہور، صاحبِ کرامت اور سلسلۂ چشتیہ کے اہم ترین شیخ ہیں۔ (عبادالرحمٰن، 1/90، خزینۃ الاصفیاء، 2/37، 38)

4 بانیِ سلسلۂ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرتِ سیّد محیُ الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی حَسَنی حُسینی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی کی ولادت 470ھ کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ کو بغداد شریف (عراق) میں وصال فرمایا، آپ جیّد عالمِ دین، بہترین مدرّس، پُراثر واعظ، مصنّفِ کتب، فقہا و محدّثین کے استاذ، شیخُ المشائخ اور مؤثّر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلّیات ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص171، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:1، ص178، مرآۃ الاسرار، 563، 571)

5 سلطانُ التّارکین، حضرت صوفی حمیدُ الدّین سُوالی ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سُوال (مضافاتِ اجمیر صوبۂ راجستھان) ہند میں ہوئی۔ 29 ربیعُ الآخر 673ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک ناگور شریف (صوبۂ راجستھان) ہند میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ خواجہ غریب نواز، صوفیِ کامل، مصنّفِ کتب اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص89، 90، مرآۃ الاسرار، ص677، 682، تذکرہ علمائے ہند، ص170)

6 استاذِ صاحبِ کنزالعُمّال، حضرتِ سیّدنا ابوالمعارف قطبُ الدّین مصطفٰے بن کمالُ الدّین بَکْری دِمَشقی خَلْوَتی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1099ھ دِمَشق میں ہوئی اور 18 ربیعُ الآخر 1162ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک قبرستان مُجاوِرین قَرافۃُ الکبریٰ قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ استاذُ العُلَماء، دو سو سے زائد کتب کے مصنّف، سلسلۂ خلوتیہ کے مرشدِ کبیر، شیخُ الصّوفیاء، صاحبِ کشف و کرامات اور فقہائے احناف سے تھے۔ اَلْوِرْدُ الْمَنْهُوْلُ الْاَصْفٰى فِیْ مَوْلِدِ الرَّسُوْل آپ کی کتاب ہے۔ (الشیخ مصطفٰی البکری حیاتہ وآثارہ، جامع کراماتِ اولیا، 3/624، 644، جہان امام ربانی، 6/50)

7 بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مرادیہ، شیخُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت سمرقند اُزبکستان میں 1050ھ کو ہوئی اور 12 ربیعُ الآخر 1132ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک مدرسہ درسخانہ محلّہ نیشانجی پاشا (استنبول) ترکی میں ہے۔ آپ فقیہِ حنفی، محدّثِ وقت، جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ، مصنّفِ کتب، بانیِ مدرسہ نقشبندیہ بَرّانیہ و مرادیہ دِمَشق اور صاحبِ کرامات اولیا سے ہیں۔ (معجم

www.dawateislami.net

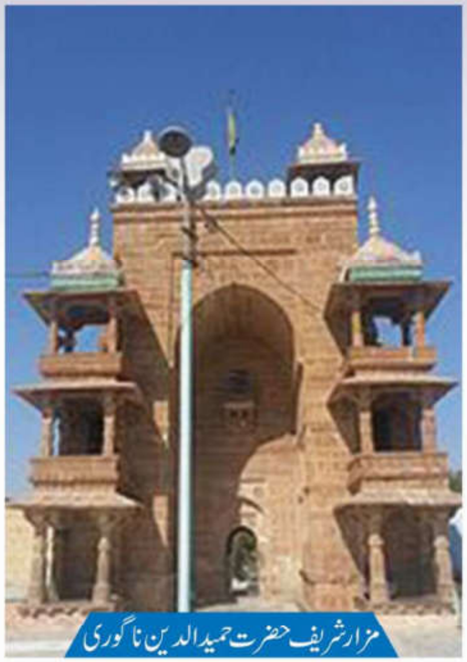
مزار شریف حضرت حمید الدین ناگوری

المؤلفین، 3/839، 840، الأعلام للزرکلی، 7/199) 8 بانیِ سلسلہ معمرہ منوّریہ، حضرتِ سیّدُنا شاہ منوّر علی عمر دراز قادری بغدادی الٰہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت 491ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی اور (708سال کی) طویل عمر پاکر 15 ربیعُ الآخر 1199ھ کو الٰہ آباد (یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ ضیاءُ الدّین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے بھانجے، حضور غوثِ اعظم کے بزرگ ترین خادم، حضرتِ سیّد کبیرُ الدّین دولہ کے خلیفہ اور اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔(تاریخ مشائخ قادریہ، 2/192تا197، حقیقت گلزار صابری، ص150)

علمائے اسلام رحمھم اللہ السّلام

9 مؤرّخِ اسلام حضرتِ سیّدُنا عبد الملک بن ہِشام حِمْیَری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی بصرہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ مصر میں 13 ربیعُ الآخر 218ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علمِ نسب و نحو کے امام، مؤرخ اور محدِّث تھے۔ اپنی کتاب اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لِاِبْنِ ھِشَام کی وجہ سے مشہور ہوئے۔(وفیات الاعیان، 3/150) 10 حافظُ الحدیث ابنِ عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قُرْطُبی مالکی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت 368ھ کو قُرْطُبہ (Córdoba) اُنْدَلُس (موجودہ اسپین Spain) میں ہوئی۔ 29یا30ربیعُ الآخر 463ھ کو وصال فرمایا، شاطِبہ (Xàtiva)، بَلَنْسِیَہ، اُنْدَلُس میں دفن کیا گیا۔ آپ مجتہدُ الاسلام، محدثِ عصر، امامِ زمانہ، شیخِ علماءِ اُنْدَلُس، قاضیِ اُشْبُونہ وشَنْتَرِین، مؤرخِ اسلام اور 27 سے زیادہ کتب کے مصنّف تھے۔ اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَۃِ الْاَصْحَاب آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (وفیات الاعیان، 5/428تا432) 11 قاریُ الہدایہ حضرت امام سراجُ الدّین عمر خیّاط حنفی مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت محلہ حسینیہ قاہرہ مصر میں ہوئی اور ربیعُ الآخر 829ھ کو وصال فرمایا، تدفین حَوشُ الاَشْرف برسبائی نزد جامعہ برقوقیہ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، جامعِ منقول و معقول، استاذُ العُلَماء، فقیہِ حنفی، شیخِ طریقت تھے۔ فتاوٰی قاریُ الہدایہ آپ کے فتاوٰی کا مجموعہ ہے۔(حدائق الحنفیہ، ص341، فتاوٰی قاری الہدایہ، ص6، 11) 12 شیخُ الاسلام امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغا مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 802ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 4ربیعُ الآخر 879 ھ کو وصال فرمایا، تدفین بابِ مشہدِ قاہرہ میں ہوئی آپ حافظِ قراٰن، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مؤرّخ، صاحبِ لسان، 116 کتب ورسائل کے مصنف، بہترین مناظر، حسناتِ دہر اور اکابر فقہائے احناف میں سے ہیں۔ اہم کتب میں تاجُ التَّراجم اور مجموعہ رسائل ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص360، شذرات الذہب، 7/470) 13 عظیم حنفی فقیہ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت تقریباً 866ھ حَلَب شمال مغربی شام میں ہوئی اور 10 ربیعُ الآخر 956ھ کو وصال فرمایا اور قسطنطنیہ میں دفن کئے گئے۔ آپ امام وخطیب جامع مسجد سلطان محمد فاتح (استنبول، ترکی) فقیہِ عصر، محدثِ زمانہ، کئی کتب کے مصنّف اور مشاہیر فقہائے احناف سے تھے۔ غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی اور مُلْتَقَی الْاَبْحُر آپ کی تصانیف ہیں۔(حدائق الحنفیہ، ص400، وفیات الاخیار، ص13) 14 امام قطبُ الدّین محمد بن احمد نَہْرَوانی ہندی مکی قادری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 917ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں ہوئی۔ 26 ربیعُ الآخر 990ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ وقت، مفتیِ احناف مکۂ معظّمہ، مدرّس و خطیبِ حرم، مؤرّخِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور 13 سے زائد کتب کے مصنف تھے۔(حدائق الحنفیہ، ص522، دیوان الاسلام، 4/15، شذرات الذہب، 8/420)

15 خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ شیخ جمال بن امیر بن حسین مالکی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت 1285ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی۔ وفات 19ربیعُ الآخر 1349ھ کو فرمائی، مکّہ شریف میں دفن کئے گئے۔ آپ امام مالکی، مدرّسِ حرم، مصنّفِ کتب، جسٹس شَرْعی عدالت، رکنِ مجلس اعلیٰ محکمۂ تعلیم اور مُقَرِّظِ اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ و حُسَامُ الْحَرَمَیْن تھے، آپ کی کتب میں ”اَلثَّمَرَاتُ الْجَنِیَّۃ فِی الْاَسْئِلَۃِ النَّحْوِیَّۃ“ مشہور ہے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص163، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءِ مکۂ مکرمہ، ص149تا151)

www.dawateislami.net

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

رَبِیْعُ الْآخِر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور عُلَمائے اسلام کا وِصال ہوا، ان میں سے 31 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) حضرت عُمَیر بن رِئاب قُرَشی سَہمی رضی اللہ عنہ ابتدائی مسلمانوں سے ہیں، حَبَشہ پھر مدینہ شریف ہجرت کرنے کا شَرَف پایا۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، آپ جنگِ عَیْنُ التَّمْر (صوبۂ کربلا، عراق) میں شہید ہوئے اور یہیں دَفْن کئے گئے۔ یہ جنگ ربیعُ الآخر 12ھ میں ہوئی۔ (اسد الغابہ، 4/310، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، 1/10) (2) حضرت ابونعمان بشیر بن سَعْد خَزْرَجی انصاری رضی اللہ عنہ بیعتِ عُقبہ میں اسلام لائے اس لئے السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ سے ہیں، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں شعبان میں سَرِیّۂ فَدَک اور شوّال میں وادیِ قُریٰ روانہ فرمایا، یومِ سَقِیْفَہ کو انصار میں سب سے پہلے آپ نے حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ آپ ربیعُ الآخر 12ھ کو جنگِ عَیْنُ التَّمْر میں شہید ہوئے اور یہیں دَفْن کئے گئے۔ (الاصابہ، 1/442، الاستیعاب، 1/252) **اولیائے کرام رحمہم اللہ السَّلام:** (3) مشہور صُوفی بزرگ حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 513ھ میں نیشاپور کے قصبۂ کَرگین (خُراسان) ایران میں ہوئی۔ 29ربیعُ الآخر 627ھ کو شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک محلّہ شادباغ نیشاپور (خراسان) ایران میں مَرجَعِ خواص و عوام ہے۔ آپ ماہرِ طِبّی اَدْوِیات، صاحبِ دیوان فارسی شاعر، بہترین اَدیب ومُصنّف اور عارفِ ربّانی تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیاء، اَسرار نامہ اور مَنْطِقُ الطَّیْر یاد گار ہیں۔ (مرآۃ الاسرار، ص669 تا 672، وفیات الاخیار، ص74) (4) حضرت پیر عبد الملک امانُ اللہ پانی پتی قادری رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور 12ربیعُ الآخر 957ھ کو پانی پت (ہریانہ ہند) میں وِصال فرمایا، آپ عالِمِ دین، ولیِّ کامل، کُتُبِ تَصَوُّف پر عُبُور رکھنے والے تھے اور آپ کی تحریر کردہ کُتُب میں علّامہ جامی کی کتاب لَوَائح کی شرح "اَشِعَّۃُ اللَّوَائِح" بھی ہے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص241 تا 243) (5) جدِّ اَمْجد ساداتِ قُطْبی حضرت قُطْبُ الدّین بِیْنادِل قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ رَزّاقیہ کے عظیمُ المَرتَبت فرد، ولیِّ کامل، صاحبِ تَصَرُّف اور سلسلہ سُہروردیہ قادریہ قلندریہ کے اہم شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 17ربیعُ الآخر 1057ھ کو ہوا، مزارِ مبارک جونپور (یوپی، ہند) کچہری روڈ پر ایک اِحاطے میں ہے۔ (تذکرۃ الانساب، ص124) (6) بانیِ سلسلہ قادریہ وارثیہ حضرت مولانا سیّد محمد وارِث رسول نُما قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک عِلمی گھرانے میں 1087ھ کو بنارس (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں 10ربیعُ الآخر 1166ھ میں وِصال فرمایا، مزار محلّہ کوئلہ من (نزد مچھندری) بنارس میں ہے، آپ عُلوم و فُنون میں ماہر، استاذُ العُلَماء، کئی کُتُب کے مُحَشّی و مُصنّف اور شیخِ طریقت تھے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثرت سے زیارت کرنے اور کروانے کی وجہ سے رسول نُما مشہور ہوئے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، 2/166تا176) (7) ولیِّ شہیر، قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سُہروردی رحمۃ اللہ

مزار شریف شیخ فرید الدین عطار

مزار شریف قطب الدین بینا دل قلندر

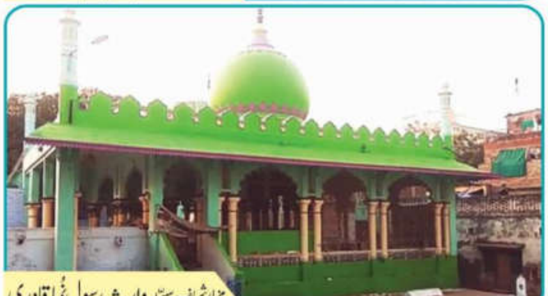

مزار شریف سیّد وارث رسول نُما قادری

www.dawateislami.net

علیہ نہایت سخی، صاحبِ کرامت اور ولیِ کامل تھے، آپ کا مزار ایم اے جناح روڈ جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی میں مَرْجَعِ خلائق ہے۔ آپ کی پیدائش 999ھ اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور پنجاب) اور وفات 25 ربیعُ الآخر 1046ھ کو کراچی میں ہوئی۔ (تذکرہ اولیائے سندھ، ص245، نوائے وقت، 5 جنوری 2018ء) 8 رابع حضرت خواجہ حافظ مقبولُ الرّسول لِلّٰہی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ کو آستانہ عالیہ لِلّٰہ شریف (تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم) میں ہوئی اور 14 ربیع الآخر 1368ھ کو وصال فرمایا، مزار لِلّٰہ شریف میں ہے۔ آپ اُردو و فارسی میں ماہر، شریعت پر عمل کرنے اور کروانے کے جذبے سے سرشار، بارُعب مگر ملنسار و ہمدرد تھے۔ (تاریخ مشائخ نقشبندیہ، 631 تا 653) 9 نواسۂ امیرِ ملّت حضرت مولانا حافظ پیر سیّد حیدر حُسین علی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1336ھ اور وفات 27 ربیعُ الآخر 1407ھ کو ہوئی، روضۂ امیرِ ملّت (علی پور سیّداں شریف ضلع نارووال پنجاب) سے مُلحقہ حُجرے میں مزار ہے۔ آپ فاضلِ دارُ العُلُوم نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف، پابندِ شریعت، صاحبِ جُود و سخاوت، کئی مساجد و مدارِس کے بانی، خلیفۂ امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ مُحدّثِ علی پوری اور تبلیغِ دین و ترویج سلسلہ کے لئے کثیر شہروں کا سفر کرنے والے تھے۔ (تذکرہ خلفائے امیرِ ملت، ص409) **عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:** 10 قاضیِ مکّہ حضرت امام سلیمان بن حَرْب اَزْدِی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 140ھ بَصرہ میں ہوئی اور یہیں ربیعُ الآخر 224 کو وصال فرمایا، آپ عظیم مُحدّث، حدیث کے ثِقَہ راوی، امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام دارِمی جیسے مُحدّثین کے شیخ ہیں۔ آپ پانچ سال قاضیِ مکّہ رہے۔ (تاریخ بغداد، 9/34 تا 38) 11 امامُ الحَرَمَیْن ابوالمعالی عبدُ الملک جُوَیْنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک علمی گھرانے میں 419ھ کو جُوَیْن سَبزوار نزد نیشاپور (ایران) میں ہوئی اور بُشت نِقان نزد نیشاپور میں 25 ربیعُ الآخر 478ھ کو وِصال فرمایا، آپ کی تُرْبَت اسی شہر کے قدیمی حصّے کے قبرستان "تلاجرد" میں ہے۔ آپ علمِ فِقْہ، اُصول اور عقائد پر کامل دَسْترس رکھنے والے عظیم فقیہ، عبقری شخصیت کے مالک، ایک درجن سے زیادہ کُتُب کے مُصنّف، بانیِ مدرسہ نظامیہ نیشاپور، استاذِ امام غزالی اور اکابر عُلمائے شَوافع سے ہیں۔ کتاب "نِهَايَةُ الْمَطْلَبْ فِيْ دِرَايَةِ الْمَذْهَب" آپ کی یادگار ہے۔ (وفیات الاعیان، 2/80، 81)

مزار شریف حضرت عالم شاہ بخاری

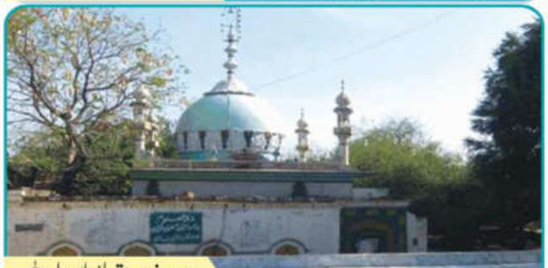

مزار شریف خواجہ مقبولُ الرّسول لِلّٰہی

مزار شریف سید حیدر حسین شاہ

12 قاضیُ القُضاۃ، سَعْدُ الدّین سَعْد بن محمد دَیْری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 768ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور مِصر میں 9 ربیعُ الآخر 867ھ کو وفات پائی، آپ نے علمِ دین اپنے والد شیخُ الاسلام شمسُ الدّین محمد دَیری سے حاصل کیا، آپ آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے حَنَفی عالم، قاضی، درسِ تفسیر میں یکتا، مفتیِ اسلام، چند کتابوں کے مُصنّف اور تقریباً 24 سال مصر کے قاضیُ القُضاۃ رہے۔ (الفوائد البهية، 102 تا 104) 13 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا قاضی محمد گوہر علی صُوفی عَلَوی رحمۃ اللہ علیہ موضع لودے (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 5 ربیعُ الآخر 1370ھ میں وصال فرمایا۔ موضع لودے میں دَفْن کئے گئے۔ آپ جَیّد عالمِ دین، مدرِّسِ درسِ نِظامی، آستانہ عالیہ چُورہ شریف کے مرید و خلیفہ، شاعرِ اسلام اور کئی کتب کے مُصنّف ہیں۔ "جَوَاهِرِعَلْوِيَه بِاَشْعَارِ الصَّرْفِيَة وَالنَّحْوِيَة" آپ کی 28 کُتُب میں سے ایک ہے۔ (معارف رضا سالنامہ 2007، ص221، ماہنامہ الحقیقہ، تحفظ ختم نبوت نمبر، 2/851) 14 استاذُ العُلَماء، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پنڈی گھیپ (ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں 1333ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں 15 ربیعُ الآخر 1417ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ دارُ العُلُوم مَنْظرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرّس اور مُحرِّر تھے۔ (تذکرہ علمائے اہلِ سنت، ضلع اٹک، ص297، 299)

www.dawateislami.net

ربیع الآخر میں کی جانے والی آسان نیکیاں

کاشف شہزاد عطاری مدنی

ماہِ فاخِر، ربیع الآخر کے تشریف لاتے ہی حضور سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس ماہِ مبارک کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خصوصی نسبت حاصل ہے، اسی لئے عاشقانِ غوثِ اعظم اس مہینے کو ربیع الغوث بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں چند آسان نیکیوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ ماہِ ربیع الآخر میں خود بھی ان نیکیوں پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی ان کی ترغیب دلا کر ثوابِ دارین کے حق دار بنیں۔

صالحین کا ذکرِ خیر کرنا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچّھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔

(شعب الایمان، ج۴، ص۲۵۶، حدیث: ۴۹۹۳، بیروت)

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو صِرف اچھی بات کہنے کے لئے زَبان کو حرکت میں لاتے ہیں، نیک لوگوں کا تذکرہ بھی اچھی گفتگو میں شامل ہے اور باعثِ رحمت بھی۔

چنانچہ حضرتِ سیّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۳۳۵، حدیث: ۱۰۷۵۰، بیروت) جامعِ صغیر میں ہے: انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکر کرنا عبادت ہے اور صالحین کا ذِکر (گناہوں کا) کفّارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۶۴، حدیث: ۴۳۳۱، بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نیک بندوں کے تذکرے کے وقت رحمتِ خداوندی کا نزول ہوتا ہے تو جس مقام پر نیک بندے خود موجود ہوں، وہاں کیوں نہ جُھوم جُھوم کر رحمت نازل ہوگی، لہٰذا نیک بندوں کی ظاہری زندگی میں ان کی صُحبت اور وصالِ ظاہری کے بعد ان کے مزارات

www.dawateislami.net

پر حاضری کو اپنا معمول بنالیجئے۔ وہاں نازل ہونے والی بے پایاں رحمتوں سے ہم بھی اپنا حصہ پانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جو عشقِ نبی کے جلووں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پہ سایہ کرتے ہیں

ہمیں بُزُرگوں کی باتیں سنائیے

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد چشتی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بچپن ہی سے اپنے بُزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی، چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران اپنے استاذ صاحب سے عَرض کیا کرتے: ماسٹر جی! ہمیں بُزُرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طَیِّبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۲، لاہور)

ماہِ ربیع الآخر میں بالخصوص حضور سیّدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کرنا سننا عین سعادت کی بات ہے۔ اس مقصد کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل **"جنّات کا بادشاہ، مُنّے کی لاش اور سانپ نما جن"** نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **غوثِ پاک کے حالات** کا پڑھنا، سننا نہایت مفید ہے۔

گیارہویں شریف

ماہِ ربیع الآخر میں کی جانے والی ایک آسان نیکی گیارہویں شریف ہے۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کی فاتحہ کو ادباً گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوثِ پاک، سرکارِ بغداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فاتحہ کرے، سال بھر تک بہت برکت رہے گی۔ اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دُکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی پریشان حال نہ ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کر دے، اس میں کمی نہ ہو، اتنے ہی پیسے مقرر کرے، جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بفضلہٖ تعالیٰ اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ (اسلامی زندگی، ص۱۳۲، مکتبۃ المدینہ کراچی) فاتحہ کا طریقہ جاننے کے لئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **فاتحہ کا طریقہ** ملاحظہ فرمائیے۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں عرض کرتے ہیں:

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
مُعمّا یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم
تمہیں وَصل بے فَصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص۱۲۵، گجرات، ہند)

www.dawateislami.net

(Season for Increasing Virtues)

نیکیاں بڑھانے کا موسم

محمد عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

سردی ہو یا گرمی! ہر موسم عبادت کا موسم ہے، لیکن سردیوں میں کم وقت میں زیادہ ثواب کمانا نسبتاً آسان ہے۔ **مؤمنوں کا موسمِ بہار** حُضورِ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: موسمِ سرما مؤمن کا موسمِ بہار ہے کہ اِس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مؤمن ان میں روزہ رکھتے ہیں اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان میں قیام کرتے (یعنی نوافل وغیرہ پڑھتے) ہیں۔ (شعب الایمان، 3/416، حدیث:3940) **سردیوں کی آمد پر خوش ہوتے** ہمارے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین موسمِ سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اِسے عبادت میں اِضافے کا موسم قرار دیتے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: سردی کو خوش آمدید، اِس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ شب بیداری کرنے والے کے لئے اِس کی راتیں لمبی اور روزہ دار کے لئے دن چھوٹا ہوتا ہے۔ (فردوس الاخبار، 2/349، حدیث:6808) **میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہئے کہ سردیوں کے موسم میں خوب خوب نیکیاں کمائیں اور اپنے نامۂ اعمال کو مہکائیں۔ **(1) شب بیداری کیجئے** اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سردیوں کی راتوں میں عبادت کو محبوب جانتے تھے چنانچہ حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے فرمایا: سخت سردیوں کی راتوں میں نماز پڑھنا میرا محبوب ترین عمل ہے۔ (عیون الحکایات، ص119) امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 1/332، حدیث: 421) حضرتِ سیّدُنا صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/186، رقم:3644) **(2) تلاوتِ قراٰن کیجئے** حضرتِ سیّدُنا عُبید بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: اے اَہلِ قراٰن! تمہاری قراءت کے لئے راتیں لمبی ہوگئی ہیں تو تم اِن میں قیام کرو، اور تمہارے روزوں کے لئے دن چھوٹے ہوگئے ہیں تو تم اِن میں روزے رکھو۔ (احادیث الشتاء للسیوطی، ص97) حضرتِ سیّدُنا ابوعبداللہ محمد بن مُفْلِح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سردی کے موسم میں رات کے اوّل حصّے اور گرمیوں میں دن کے اِبتدائی حصّے میں ختمِ قراٰن مسنون ہے۔ (الآداب الشرعیۃ لابن مفلح، ص688) **(3) نفلی روزے رکھئے** سردیوں میں دن چھوٹے اور موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کا اِحساس کم ہوتا ہے، لہٰذا اِس موسم میں روزے کا ثواب کمانا آسان ہے۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔ (ترمذی، 2/210، حدیث:797) **(4) دُگنا ثواب کمایئے** سردی کی وجہ سے نماز میں سُستی مت کیجئے، بلکہ سردی کی مشقّت پر صبر کرکے اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا (یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں مشقّت زیادہ ہو۔ (تفسیرِ کبیر، 1/431)) پر عمل کیجئے اور وُضو کی مشقّت پر صبر کرکے دُگنا ثواب کمایئے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے سخت سردی میں کامِل وُضو کیا اُس کے لئے ثواب کے دو حصّے ہیں۔ (مجمع الزوائد، 1/542، حدیث: 1217) مشقّت کے وقت وُضو کرنے والے کو قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ (اتحاف الخیرۃ المھرۃ، 10/385، حدیث: 10100)

www.dawateislami.net

جیلانی نُسخہ ربیعُ الآخر کی گیارھویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سورۃ الفاتحہ، ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص، پھر گیارہ بار یَاشیخ عَبۡدَالقَادِر جیلانی شَیۡئًا لِلّٰہِ اَلۡمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلسَر وغیرہ) کیلئے مفید ہے۔

بغدادی نسخہ

ربیعُ الآخر کی گیارھویں شب (یعنی بڑی رات) سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھا لیجئے، اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ گیارہ نام یہ ہیں:

(1) سیِّد مُحیُ الدِّین سلطان (2) مُحیُ الدِّین قطب
(3) مُحیُ الدِّین خواجہ (4) مُحیُ الدِّین مَخدُوم
(5) مُحیُ الدِّین ولی (6) مُحیُ الدِّین بادشاہ
(7) مُحیُ الدِّین شیخ (8) مُحیُ الدِّین مَولٰنا
(9) مُحیُ الدِّین غوث (10) مُحیُ الدِّین خلیل
(11) مُحیُ الدِّین۔

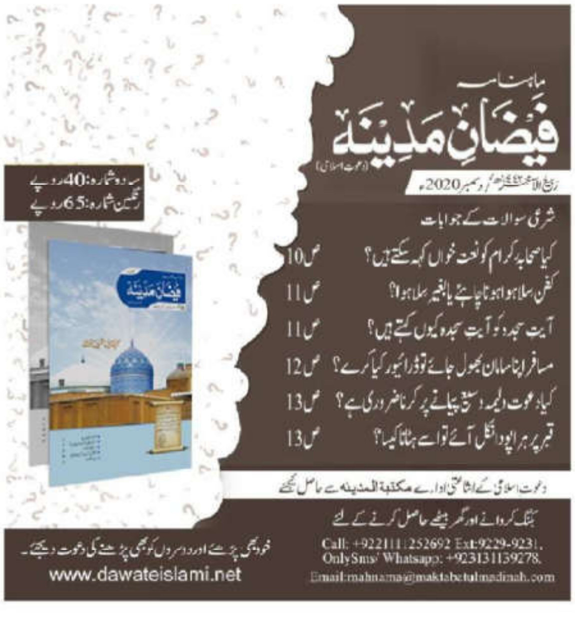

پیرانِ پیر، روشن ضمیر، غوثِ اعظم دستگیر کے 2 مبارک فرامین

بغیر علم خدا کی عبادت

(7) ارشادِ حضور سیِّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی: ”جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔“ (شریعت وطریقت، ص20)

محبتِ الٰہی کا تقاضہ

(8) ارشادِ حضور سیِّدنا غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی: ”محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا تقاضا ہے کہ تُو اپنی نگاہوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تُو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل نہیں دیکھ پائے گا۔“ (غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حالات، 78)

دِیارِ غوثِ اعظم کی حاضری

(قسط:01)

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جن ذرائع کا استعمال کر رہی ہے ان میں سے ایک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے۔ میں خود بھی کوشش کرتا ہوں کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کروں اور دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کو بھی میرا مشورہ ہے کہ ضرور بِالضرور اس کے مُطالعے کا معمول بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ علمِ دین کے انمول خزانے کے علاوہ مَدَنی تربیت کے مدنی پھول بھی حاصل ہوں گے۔ گزشتہ دنوں مَدَنی چینل کے مقبولِ عام سلسلے "ذہنی آزمائش سیزن 10" میں ہم نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تشہیر اور اس کی فروخت میں اضافے کیلئے بھرپور کوشش کی جس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔ بہر حال "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے محمد آصف عطّاری مَدَنی (چیف ایڈیٹر) نے بتایا کہ خطوط (Letters) اور WhatsApp وغیرہ کے ذریعے فرمائش آئی ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مجھ ناکارہ کا مضمون بھی آنا چاہئے۔ کیا میں اور کیا تحریری کام! بہر حال آپس کے مشورے میں یہ طے پایا کہ "مدنی سفر نامہ" شائع کرنے کی صورت بنائی جائے اور میں اس سلسلے کے لئے صَوتی پیغامات (Voice Messages) کے ذریعے سفر کے احوال عرض کروں گا اور مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اسلامی بھائی اسے تحریری صورت میں مرتب کریں گے۔ اللہ کریم مجھے اخلاص واستقامت کے ساتھ اس سلسلے کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

عرب ممالک میں دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں اللہ پاک کے فضل و کرم سے گزشتہ کئی سالوں سے دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں عرب ممالک میں بھی عام ہو رہی ہیں۔ عرب ممالک سے پاکستان آنے والے علمائے کرام کی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں آمد نیز امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے فیضانِ مدینہ اور گزشتہ سال 1439 ہجری میں سفرِ حج کے دوران مکۂ مکرمہ میں ملاقات کے ثمرات سامنے آنے لگے ہیں۔ **بغدادِ معلّٰی میں ہونے والا علومُ القراٰن سیمینار** 16 فروری 2019ء کو عراق کے شہر مدینۃُ الاولیاء بغداد شریف میں عُلومُ القراٰن کے عنوان سے سیمینار منعقد کیا گیا اور مُنتَظِمین کی طرف سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز کو بھی پانچ یا چھ علماء و مُبلّغین بھیجنے کی دعوت دی گئی۔ 16 فروری کو ہی نیپال میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کا سُنّتوں بھرا اجتماع اور مدنی مشوروں کا سلسلہ ہونا تھا جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا عمران عطّاری کی تشریف آوری بھی تھی۔ ابتداءً میں نے سیمینار میں شرکت سے معذرت کرلی کیونکہ میری حاضری نیپال کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں پہلے سے طے تھی لیکن سیمینار کے مُنتَظِمین کے اصرار پر ہامی بھرلی، ایک نیّت یہ بھی کی تھی کہ اس میں شرکت کی بدولت دنیا کے مختلف مَمالک سے تشریف لانے والے علمائے کرام اور شخصیات سے ملاقات اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کرنے کا بھی موقع ملے گا۔ اس سفر کے اخراجات مُنتَظِمین نے پیش کئے یعنی ہمیں اسپانسر کیا۔ **سُوئے بغداد روانگی** 15 فروری 2019ء بروز جمعہ بابُ المدینہ کراچی کے انٹر نیشنل ایئر پورٹ سے صبح کے وقت ہمارے سفر کا آغاز ہوا۔ پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی ہوائی جہاز میں سفر کا موقع ملے، چند باتوں کا خیال رکھیں: ✿ اپنے بیگ وغیرہ پر کوئی نشانی لگالیں ✿ کسی

www.dawateislami.net

انجان کے سامان کی ذِمّہ داری ہرگز نہ لیں ✿ بلندی سے گرنے اور جلنے سے امن میں رہنے کی دعا بھی پڑھ لیا کریں۔[1] ✿ جہاز عموماً اوپر جاتے اور نیچے اترتے ہوئے دائیں بائیں ہِلتا ہے، اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ✿ دورانِ سفر ذکر و دُرود اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ رکھیں ✿ فضائی عملے میں بے پردہ عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، اس لئے نگاہوں کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں ✿ نشست گاہ کے آگے موجود اسکرین پر بسا اوقات فلموں ڈراموں کا سلسلہ ہوتا ہے، اس کی بھی اس انداز میں ترکیب بنالیں کہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں، بلکہ آف کرنے میں ہی عافیت ہے ✿ فضائی سفر کے دوران بھی "فرض نماز" وقت کے اندر ادا کرنا ضروری ہے، لہٰذا دورانِ سفر نماز کی پابندی کریں، اپنے موبائل یا ٹیبلٹ میں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی بنائی ہوئی ایپ Prayer Times انسٹال کرلیں، کہ نماز کا وقت جاننے کا اہم ذریعہ ہے۔[2] ✿ اگر آپ وقتاً فوقتاً فضائی سفر کرتے رہتے ہیں تو کسی ایک ایئر لائن کو مخصوص کرلیں اور ممکنہ صورت میں اسی سے سفر کیا کریں۔ اس صورت میں آپ اس ایئر لائن کے مستقل کسٹمر بن جائیں گے اور آپ کو کئی ایسی سہولیات میسر ہو جائیں گی جو عام مسافروں کو نہیں ملتیں مثلاً بِلا معاوضہ سامان (Luggage) کی اضافی مقدار کی سہولت، اکانومی کلاس فُل ہونے کی صورت میں اضافی معاوضے کے بغیر بزنس کلاس میں سفر اور بزنس کلاس لاؤنج وغیرہ۔ چونکہ مجھے اکثر و بیشتر ہوائی جہاز سے سفر کا موقع ملتا ہے، اس لئے میں نے بھی ایک ایئر لائن مخصوص کرلی ہے اور میں اس کا گولڈ کارڈ ممبر ہوں جس کی بدولت کئی اضافی سہولیات دستیاب ہو جاتی ہیں۔ **دوحہ (قطر) میں عارضی قیام** بابُ المدینہ کراچی سے میں تقریباً اڑھائی گھنٹے میں قطر کے دارُالخلافہ (Capital) دوحہ پہنچے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوحہ میں بھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام موجود ہے۔ دوحہ پہنچتے ہی مجھے یہاں کے ذِمّہ داران کا پیغام موصول ہوا کہ اگر آپ باہر آسکتے ہیں تو ہم آپ سے ملنے پہنچ جاتے ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث ترکیب نہ بن سکی۔ کم و بیش چار گھنٹے قیام کے بعد طیارہ بغداد کی طرف روانہ ہوا اور دو گھنٹے بعد بغداد ایئر پورٹ پہنچا دیا۔ غالباً یہ بغداد شریف میں میری چَھٹی (6) حاضری ہے۔ مجھ سمیت پانچ افراد جن میں مفتی علی اصغر عطّاری مدنی اور شعبہ عربی (مدنی چینل) کے ذِمہ دار مولانا عبدُاللہ عطّاری بھی شامل تھے، بابُ المدینہ کراچی سے (الگ الگ) جبکہ ایک مُبلِغِ دعوتِ اسلامی جرمنی اور ایک تُرکی سے بغدادِ معلیٰ پہنچے۔ **وقت کے قدر دانوں کی صحبت کا اثر** خوش قسمتی سے مجھے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری کے ساتھ سفر کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ میں نے ان دونوں کا یہ طرزِ عمل دیکھا ہے کہ سفر کے دوران بھی کسی نہ کسی اچّھے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے کئی نعتیہ کلام اور مناجات وغیرہ سفر کے دوران تحریر فرمائے ہیں۔ نگرانِ شوریٰ کو بھی دورانِ سفر مُطالعہ اور بیانات کی تیاری وغیرہ میں مصروف دیکھا ہے۔ چنانچہ میری بھی کوشش ہوتی ہے کہ دورانِ سفر کسی اچّھے کام میں مصروف رہوں جیسا کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اس سلسلے "مدنی سفر نامہ" سے متعلق کئی صَوتی پیغامات بھی دورانِ سفر ریکارڈ کروائے۔ سفر کے دوران مصروف رہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ وقت آرام سے گزر جاتا ہے۔ **مدنی ماحول کی برکت** تقریباً 2 ماہ پہلے بھی بغداد شریف پرائیویٹ قافلے کی صورت میں حاضری کی سعادت ملی تھی۔ اُس وقت ہم نے امیگریشن کی لائن میں کھڑے ہو کر انتظار کیا اور پھر اپنا سامان خود اٹھا کر باہر گاڑی میں رکھا، لیکن اب چونکہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے نمائندے بن کر حاضر ہوئے تھے، اس لئے سیمینار کے مُنتَظِمین نے ہمارا استقبال کیا، ہمارا سامان اور پاسپورٹ لے کر قِطار کے بغیر ہمارا امیگریشن کروایا اور VIP لاؤنج میں بٹھایا، یقیناً یہ سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستگی کی برکت ہے۔

مجھ کو ملی ہے عزت عطّار کی بدولت　　　چمکی ہے میری قسمت عطّار کی بدولت

---

(1) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا (ابوداؤد، 2/132، حدیث:1552) مدنی پھول: بُلند مقام سے گرنے کو تَرَدِّیْ اور جلنے کو حَرَق کہتے ہیں۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ یہ دُعا طیّارے کیلئے مخصوص نہیں، چُونکہ اِس دُعا میں "بلندی سے گرنے" اور "جلنے" سے بھی پناہ مانگی گئی ہے اور ہوائی سفر میں یہ دونوں خطرات موجود ہوتے ہیں، لہٰذا اُمّید ہے کہ اِسے پڑھنے کی بَرَکت سے ہوائی جہاز حادِثے سے محفوظ رہے گا۔ (2) ایپلی کیشن کا لنک: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.dawateislami.namaz

www.dawateislami.net

ربیعُ الآخر 1442ھ کا تازہ شمارہ لا رہا ہے

عظیم ہستیوں کا قرب پانے کا سب سے بڑا ذریعہ،
جنّت میں گھر بنوانے کے طریقے، خصائصِ مصطفےٰ،
پنج تن پاک کی برکتوں کا شاہکار، معجزہ کیا ہے؟
سمیت اور بہت سارے دلچسپ، معلوماتی اور علمی مضامین
آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروائیے

بکنگ اور مزید تفصیلات کے لئے:
Call/SMS/WhatsApp: +92313-1139278

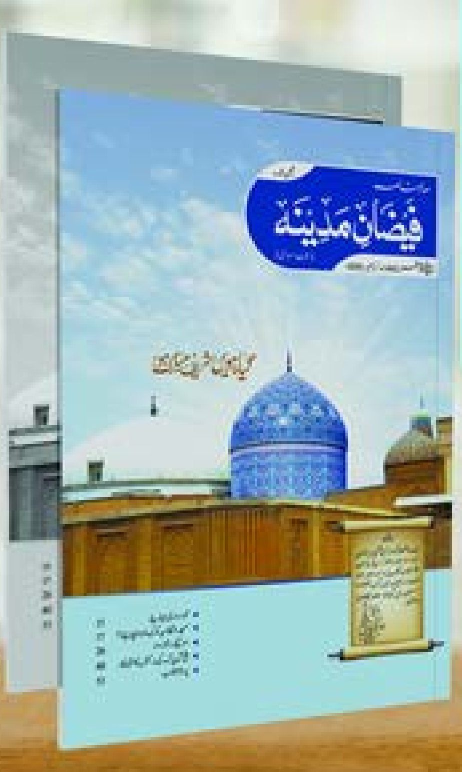

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net